عشق معصوم ہے

عاشے راجپوت

"ریاست ہاؤس"

"عشق، معصوم ہے" کی کہانی کی شروعات ہوتی ہے ریاست داداجی کے چھوٹے مگر پاگل قسم کے خاندان کے تعارف کے ساتھ۔

لاہور میں رہنے والے ریاست داداجی اپنے زمانے کے نمبر دار رہنے کے ساتھ ساتھ ایک اعلیٰ قسم کے شکاری بھی رہ چکے تھے۔ مگر افسوس کچھ ہی برس پہلے اس دنیافانی سے کوچ کر گئے تھے۔
پیچھے اُنکا جو قیمتی سرمایہ رہ گیا تھاوہ تھی ایک شکاروالی بندوق اور اُس میں سے گولی کی سی نکلتی فیملی مطلب چار اولاد اور آگے اُنکی بھی اولاد جواب گولی سے تیز اور میزائل سے تھوڑی ہی کم تھیں ۔۔۔!

سب سے بڑی انکی بیٹی جو بہت کم عمری میں ہی پیادیس سدھار گئیں تھیں۔ کراچی میں مقیم تھیں۔ انکی بھی آگے تین اولاد ہیں ۔ سب سے بڑا بیٹا "معاذ" اور چھوٹی دو بیٹیاں ہیں۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ریاست داداجی کی دوسری اولاد اُنکا سپوت اُنکے بیٹے ولایت صاحب تھے۔انکی بس دو ہی بیٹیاں ہیں(عشاء جو کہ اپنی جان سے پیاری پھوپو کے بیٹے معاذ سے منسوب ہے۔اور دوسری بیٹی شفاء ہے)

جب کہ تیسرے نمبر پر ریاست صاحب کے ایک اور بیٹے وجاہت صاحب تھے۔انکی بھی آگے دو اولاد (ملیشا اور رمیز) ہیں۔

ریاست داداجی کی چھوٹی سی فیملی ابھی ختم نہیں ہوئی۔۔۔۔۔سب سے چھوٹی اور لاڈلی بیٹی "انوشے جو کہ اب آرمی میں میڈیکل کی فیلڈ میں اپنی خدمات سرانجام دے رہی ہے۔" حال ہی میں امان سے شادی کے بندھن میں بندھی تھی۔

ان سب کے علاوہ ریاست ہاؤس میں انکی بڑی بہو کے بھائی(صبیح رحمانی) دس سال کے تھے جب انکے والد بارڈر پے ہونے والی بمباری سے شہید ہو گئے تھے تب ہی ریاست داداجی اُسے اپنے گھر لائے اور گھر بھر کا فرد بناڈالا تھا۔

کراچی۔۔۔۔۔؛

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آہ۔۔۔میرے لفنگے دوست، میرا دل میرے گردے اور گردے میں پھنسی پتھری کے مانند" معاذ جونہی ساحل سمندر پر آیا سامنے عامر، منیب، علی اور عفان بیٹھے نظر آئے فوراً اپنے "ابا" کا اپنے دوستوں کو دیئے جانے والا "خطاب" یاد آتے ہی ہنسی دبا کے اُنکی طرف آیا مگر آگے ماحول کچھ کچھ گرم محسوس ہوا

"جدا ہو کے بھی۔۔۔تُو مجھ میں کہیں باقی ہے۔۔۔پلکوں میں۔۔۔۔۔" منیب، عفان کو ترچھی نگاہوں سے دیکھتا ہولے ہولے گٹار کی دھنوں پر پُر سوز آواز میں گنگنا رہا تھا۔

"شرم کر یار بیچارے کو فی میل تو نہ بنا" عامر نے کینو کے چھلکے ہوا میں اُڑا کے منیب کو شرم دلائی جب کہ عفان انکو گھور کے کھڑا ہو گیا تھا۔تب ہی معاذ نے بنا کچھ بولے اسکو بھی اپنے ساتھ کھینچ کے نیچے بٹھایا۔

"توبہ یہ نخرے بھی تو بلکل لڑکیوں کی طرح کر رہا ہے" علی نے کینو کی پھاڑی پے نمک لگا کے کھاتے ہوئے عفان کو گھور کا وہ بھی تو زبردستی کا سنجیدہ نظر آنے کی کوشش میں بیوقوف لگ رہا تھا۔

"یار عفان سدھر جا سدھر جا۔۔ہم تیرے دوست ہیں تیرے بوائے فرینڈ نہیں جو تیرے ناز نخرے اٹھائیں، چل چپ کر کے غصہ تھوک دے، ناراضگی کی دیوار گرا دے اور۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اور کیا؟؟ سدا کا بے صبر اعامر جلدی سے بولا۔ منیب کے اس جذباتی ڈائیلاگ کے درمیان یہ وقفہ اُس سے ہضم نہیں ہو رہا تھا۔

"اور اپنی بدگمانی کے پردے ہٹا کے دیکھ تو ہم غلط نہیں ہیں، تیری ناراضگی جائز ہے لیکن ہم سے نہیں" منیب نے کینو عفان کی طرف اچھالتے ہوئے آخر اپنا جذباتی ڈائیلاگ پورا کر ہی لیا تھا۔ عامر تو ایک دفعہ پھر اُسکا قائل ہوا۔

دراصل یونیورسٹی کی ایک سیاسی پارٹی کا لیڈر عفان مصطفیٰ تھا اور پچھلے دنوں ہونے والی جھڑپ کی لپیٹ میں اُسکے دوستوں کا مستقبل بھی خطرے میں پڑ رہا تھا اسی لیے اُس نے مخالف پارٹی سے چپکے سے اُنکی شرائط مانتے ہوئے اور معافی مانگ کے اپنے حق سے دستبردار ہونے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ مخالف پارٹی بہت خوش تھی مگر یہ چاروں عفان کی دھمکی، غصہ اور دھونس بھری تنبیہہ کے باوجود میدان میں کود پڑے اور یوں ایک سے پانچ ہو گئے تھے۔ اپنے کریئر کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ان چاروں نے عفان کا کریئر بھی بچا لیا تھا۔ اب ایچ او ڈی کی طرف سے انکو فائنل ایگزیمز میں اپیئر ہونے کی پرمیشن مل گئی تھی۔ مگر عفان نے کل سے ان لوگوں پے چڑھائی کی ہوئی تھی۔ اگر کچھ اُلٹ ہو جاتا تو؟ پانچوں کا فیوچر تو داؤ پے لگ جاتا نا۔

"اگر اُن لوگوں کی وجہ سے پروفیسر نے تم لوگوں کو بھی فیل کر دیا تو؟ عفان نے غصے سے کینو واپس منیب کی طرف پھینکتے کہا

"تو خیر ہے، نیکسٹ ٹائم سہی" معاذ نے اتنے ہی آرام سے جتایا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہنہ سب سے پہلے تیرا ابا ہی ہمیں لائن میں کھڑا کر کے شوٹ کریں گے" عفان جی جان سے سلگ گیا تھا۔

"ہاں ہاں تُو تو بس تُو ہی ہے نا آخر سمجھتا کیا ہے خود کو؟ کیا چاہتا تھا کیا پلاننگ تھی تیری؟ یہی نا کہ ہم پاگلوں کی طرح پڑھ پڑھ کے پیپر دیں اور تُو مزے سے گانے سنے، فلمیں دیکھے۔۔ گھومے پھرے موج اڑائے؟ ۔۔۔ تف ہے تیری سوچ پر تو اپنی انجوائمنٹ کے لیے ہم چاروں کو پیپر جیسی دلدل میں دھنسوانا چاہتا تھا ہے نا؟ منیب نے ایک دفعہ پھر جذباتی تقریر جھاڑی، اس دفعہ عفان بھی منہ پھاڑے اسکی فراٹے مارتی زبان دیکھتا حیرت کا شکار تھا۔

لاہور۔۔۔۔۔۔؛

دسمبر کی صبح کے ساڑھے پانچ کا وقت تھا۔ موسم میں خنکی دِن با دِن بڑھتی جا رہی تھی میشا، عشاء اور شفاء شرافت کے سارے ریکاڈ توڑتی ہوئی آج اللصبح اپنے ٹیسٹ کی تیاری کے لیئے جاگنے میں کامیاب ہو ہی گئی تھیں۔ تینوں بی ایس سی فائنل ایئر میں تھیں۔

"ارے ماموں یہ آپکا پاک آرمی والا میس نہیں ہے جہاں ایگزیکٹ ٹائم پر پہنچنا لازم ہو" تینوں ڈائننگ ٹیبل پر اپنی کتابیں پھیلائے پڑھنے میں مصروف تھیں جب صبیح تروتازہ اپنی مردانا وجاہت کا پیکر لیئے تیزی سے سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے آیا۔ آرمی میں ہونے کی وجہ سے باڈی متناسب ہونے کے ساتھ ساتھ فٹ بھی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھی۔بالوں کی فوجی کٹنگ اور ہلکی ہلکی بڑھی داڑھی میں دراز قد مزید دراز لگتا تھا۔گہرے سبز رنگ کی ٹی شرٹ اور خاکی رنگ کی شارٹس پہنے جاگنگ پے جانے کو تیار تھا۔تب ہی شفاء نے دل ہی دل میں نظر اتارتے ساتھ چھّیڑا بھی۔

"فلحال تو جاگنگ پے جارہاہوں۔۔میری چمگادڑو" بھرپور سمائل دیتا تیزی سے گیٹ کی طرف بڑھا

"آج آپکی پارٹنر نہیں جارہیں؟انو سے لڑائی ہوگئی کیا؟" میشا کی زبان میں بھی کھجلی ہوئی

"بہت سر کھاتی ہے تمہاری انو۔۔۔اور ویسے بھی اُسے کہنا اپنے پارٹنر کو نہ بھول آئے" ہاتھ ہلاتا نظروں سے اوجھل ہوگیا تھا مگر انوشے جو ابھی ابھی نیچے آئی تھی حیرت سے منہ کھولے کھڑی دیکھ ہنستے ہوئے امان نے ٹھوڑی پر ہاتھ مار کے اُسکا کھلا ہوا منہ بند کردیا تھا۔

آؤچ۔۔۔۔" کندھے پر دھپ سے تھپڑ لگنے پر صبیح بنادیکھے بھی جانتا تھا کون ہے۔

"مسٹر صبیح رحمانی میں تمہارا سر کھاجاتی ہوں؟" انوشے ناک چڑھا کے بولتے ہوئے اُسکے ساتھ قدم سے قدم ملا کے بھاگنے لگی۔

"شکر اس دنیا میں صرف میں ہی مظلوم نہیں رہا" امان نے بھی بھاگتے ہوئے ان دونوں کو جوائن کیا ساتھ ہی انوشے کے کندھے سے کندھا مارا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اور یہ تم ہمیں چھوڑ کے کیوں آ گئے تھے" امان کو جوابا گندھا مار کے مگر سوال صبیح سے کیا

"پارٹنرز۔۔۔" صبیح اُن سے دو قدم آگے نکل گیا تھا تب ہی اُلٹے قدموں گھوم کے اُنکی طرف منہ کیا چند سیکنڈز دیکھا اور الٹا بھاگتا ہوا اشارہ کرتے ہوئے بول کے رخ موڑنے کے ساتھ ہی بھاگنے میں سپیڈ پکڑ لی ۔

"یہ عجیب نہیں ہو گیا؟" انوشے لال پیلی ہوتی امان سے مخاطب ہوئی جو جوابا کندھے اچکا کے ٹریک پے اُسی کے پیچھے تیزی میں بھاگا۔

دونوں آگے پیچھے سپیڈ سے بھاگتے ہوئے انوشے سے دور نکل گئے تھے۔
آسمان پر سورج طلوع ہونے کی سرخی سی پھیلی تھی۔اکا دکا پرندے اڑتے اور چہچہاتے نظر آ رہے تھے۔
انوشے چند سیکنڈز کھڑی اُن دونوں کو سوچ کے لب بھینچے۔۔۔دونوں ہاتھوں سے پونی ٹیل کو مزید کسا، براؤن اپر کی زپ ٹھوڑی تک کھینچتی بھاگنا شروع کر چکی تھی۔امان اور صبیح کی طرح وہ بھی آرمی میں تھی۔سو بھاگنے کا ایکسپیرینس اسے بھی انکے جیسا ہی تھا۔

پہلے امان اور اُسکے بعد صبیح کو کراس کرتی طنزیہ نظروں سے دونوں کو دیکھ کے ٹریک کے دس راؤنڈز پورے ہونے پر وہیں رکھے بینچ پے بیٹھ گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تم میں تو آج کوئی کوچ ہی گھس گیا تھا۔۔۔نان سٹاپ" صبیح اُسکے گالوں کی لالی اور ناک پہ نظر آتی پسینے کی ننھی بوندوں سے بمشکل نظر ہٹا کے کہتا وہیں گھاس پہ لمبا لیٹ گیا تھا۔

تب ہی امان بھی آ کے بینچ پے اُسکے ساتھ بیٹھ کر اُسی کے منہ کے آگے سے پانی کی بوتل ہٹا کے اپنے منہ کے لگا چکا تھا۔انوشے سرخ پڑتی نظریں چرا گئی تھی جب کہ

صبیح کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں لیا تھا۔

"ہز بنڈ ہے اُسکا۔۔۔میں بھی نا" سر جھٹکتے ایک ہاتھ سے گھاس کو بھی اُکھاڑ کے نظریں گھما گیا تھا۔

"وہی ہوا نا جسکا ڈر تھا" عفان نے گھور کے چاروں کو دیکھا جنکی شکل پے بارہ بجتے صاف دکھائی دے رہے تھے

"ہاؤ کڈ ڈو دس ٹو اس۔۔۔۔سر" معاذ پھٹی پھٹی آواز میں بولتا سراپا احتجاج نظر آیا

"آہاہ اب آیا نا مزا۔۔۔پورا سمسٹر میرے ناک میں دم کر کے رکھا تھا تم لوگوں نے،اب ایڑھیاں رگڑتے رہنا مگر میرے سبجیکٹ میں پاس ہو کے دکھاؤ" پروفیسر صاحب نے اپنی عینک کے اوپر سے جھانکتے ہوئے طنز کیا

۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

پوری کلاس ہکا بکا تھی۔

"اوئے منیب تھوڑی جذباتی تقریر جھاڑ کے آجا۔۔ جانا بھائی نہیں ہے؟ عامر، سر کے باہر جانے کا ارادہ بھانپ کے منیب کے کان میں گھسا منمنایا تھا۔

"سر۔۔۔ سر، سر۔۔۔۔۔۔۔۔ سر آپ ایسے ہمیں بے سروسائبان چھوڑ کے کیسے جاسکتے ہیں سر؟" منیب پروفیسر اور کلاس کے دروازے کے درمیان دیوار بن کے تن کے کھڑا ہو کے بولا

"منیب۔۔۔۔لیو" سر نے غصے سے کہا

"منیب نہیں۔۔۔۔ منی کہیے سر" منیب کے بولتے ہی پوری کلاس کا قہقہ نکلا تھا

"خاموش۔۔۔۔" بوکھلا تو ایک دم سر بھی گئے تھے مگر فوراً پیچھے مڑ کے کلاس کو غصے سے بول کے منیب کو گھورا

" صحیح کہہ رہا ہوں سر۔۔۔۔ اگر آپ نے یونہی بیچ راستے میں ہمارا ساتھ چھوڑ دیا اور فیل کر دیا تو گھر والوں نے ہمیں چوڑیاں پہنا کے گھر ہی بٹھا دینا ہے۔۔۔" مزید مظلومیت طاری کرتے بولا

"سر پلیز آپ تو سمجھیں نا۔۔۔ ہم چھوٹے چھوٹے بچے تو بس آپکے ساتھ ہنستے کھیلتے تھے کبھی تنگ تو نہیں کیا نا" عامر نے بھی اپنا حصہ ڈالا جواباً پروفیسر نے ایسے گھورا جیسے ابھی بھی کسر رہ گئی تھی کوئی،

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"سر۔۔۔ہمارے فیوچر کا سوال ہے پلیز سر" علی نے بھی التجا یہ کہا

"ناوڈس مس" ان سب کے جواب میں پروفیسر نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور درمیان سے نکل کے چلتے بنے

"اوہ شٹ۔۔۔۔" پوری کلاس کے منہ سے یک زبان آہ نکلی

"اب کیا ہو گا یار۔۔۔؟" معاذ نے عفان کو دیکھا جو بے نیاز بنا کُرسی کو گھماتا جھولے کھانے میں مصروف تھا

"یہ تم لوگوں کو پہلے سوچنا چاہئے تھا۔۔۔میں نے وارن بھی کیا تھا مگر تم لوگوں نے سنی ہی نہیں" کندھے اچکا کے طنزیہ بولا تو منیب منہ بسورے دھپ کر کے اپنی کُرسی پے بیٹھا

"چلو سب سٹرائیک کرتے ہیں۔۔۔یہ کیا بات ہوئی پوری کلاس کو پاس کر دیا بس تم پانچوں کو فیل کر دیا ہے؟ ۔۔۔انکے باپ کی یونیورسٹی ہے کیا؟" کلاس کا سی آر بھی اُنکے حق میں بولا لڑکیاں بھی انکی طرف تھیں۔ پانچوں اپنی چلبلی نیچر اور "سیاپا گینگ" کے نام سے مشہور تھے۔سب کو پسند بھی بہت تھے۔

"ہاں یہ آئیڈیا ٹھیک ہے۔۔۔ہو سکتا ہے ہماری فریاد کوئی تو سن لے" منیب نے چھت کی طرف نگاہ اٹھائے کہا ایک دفعہ تو سی آر نے بھی اُسکی تقلید میں بے ساختہ اوپر کی طرف دیکھا اور فوراً جھنجھلا کے واپس اُسکی طرف دیکھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اور یوں پوری کلاس کوریڈور میں پہنچ کے سوچ میں پڑ گئی تھی اب کیا کریں۔ تب ہی وہی پروفیسر کال سن کے پیچھے سر، سر۔۔۔ پلیز سر کی آوازیں اگنور کر کے اُنکے درمیان سے راستہ بنا کے آفس میں چلے گئے تھے

"عفان لب بھینچے وہاں سے نکلنے لگا تھا جب معاذ نے کندھے پے ہاتھ رکھ کے اسکو کول کیا۔ "

"ہم جا رہے ہیں۔۔۔ کوئی ہمارے پیچھے نہ آئے" عامر اور علی نے ایک ساتھ اعلان کیا اور اپنے جوتوں کے تسمے ایسے کسے جیسے جنگ کرنے جا رہے ہوں

"جاؤ میرے کرن، ارجن جاؤ۔۔۔ ہماری زندگی کا پروانہ اب تمہارے ہاتھ میں ہے۔" منیب نے دونوں کے سروں پے ہاتھ رکھ کے ایک سٹائل میں کہا سب ایک دفعہ پھر ہنسنے پر مجبور ہو گئے تھے

"گڈ آفٹر نون سر" عامر نے علی کو جونہی دروازے سے اندر دھکا دیا لڑکھڑا کے جلدی سے سر کے سامنے مؤدب ہوا

"تم دونوں پھر آ گئے۔۔۔ گیٹ آؤٹ فرام ہیئر رائٹ ناؤ" سر ایک دم بوکھلا کے کُرسی سے کھڑے ہوئے کیونکہ عامر نے روم کو خالی دیکھ کے دروازہ لاک کر دیا تھا۔ اُس نے تو اسلیے لاک کیا کہ کوئی انکے پیچھے نہ آ جائے اور پروفیسر صاحب کا خون یہ سوچ کے خشک ہو رہا تھا دونوں اُنکا قتل ہی نا کر دیں۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"سر۔۔۔ہماری بات۔۔۔۔۔عامر جونہی بولتا قریب آیا

پروفیسر صاحب اپنی بڑی سی توند سمبھالے جھپٹ کے اُنکی پہنچ سے دور ہو گئے تھے

"جو بات کرنی ہے دور کھڑے ہو کے کرو" ماتھے پہ پسینے کی بوندیں چمکی

عامر اور علی نے ایک نظر ایک دوسری طرف دیکھ کر پلان پے عمل کرنے کا اشارہ دیتے ہی پورے قد سے پروفیسر کے قدموں سے لپٹ چکے تھے

"سر پلیز۔۔۔۔۔آپکو آپکے بچوں کے بچوں کا واسطہ پلیز ہمیں یہاں سے پاس کروا کے دفع کر دیں ۔۔۔۔۔تاکہ دوبارہ کبھی ہم آپکو اپنی شکل نہ دکھائیں" دونوں پاؤں پکڑے یک زبان بولے

پروفیسر کی جان ابھی بھی سولی پر لٹکتی محسوس ہوئی تب ہی اپنے پاؤں چھڑانے چاہے مگر وہ تو بلی کے بچوں کی طرح لپٹے رہے

"نہیں سر پہلے آپ کہیں۔۔۔کہ جاؤ بچو جی لو اپنی زندگی" عامر نے منیب کے جذباتی ڈائیلاگ کا اثر لیتے ہوئے ڈرامائی انداز میں کہا

"اوکے۔۔۔اوکے جاؤ" سر اب ہانپ رہے تھے۔

"پکا پرومس سر؟ لمحے میں تار کی طرح سیدھے کھڑے ہوتے دونوں جوش سے بولے تو سر کے چہرے پہ اڑتی ہوائیاں دیکھ کے ہنسی دبائی

"ہاں ہاں گو آوے" ایک ہاتھ سے اشارہ کرتے ناصحانہ انداز لیئے بولے تو دونوں خوش ہوتے باہر نکل آئے تھے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیا بنا؟؟؟؟؟؟؟ معاذ فوراً آگے بڑھا

"Be a Rebel "yahooooooooooooo

"بی آر یبیل" یاہووووو" عامر نے ایک دم وکٹری کا نشان بناتے ہوئے اپنا بیگ ہوا میں اچھالتے ہوئے کہا تو سب نے ہوٹنگ سٹارٹ کر دی تھی۔

عفان، معاذ، منیب، علی اور عامر اچھلتے ہوئے گنگنا رہے تھے۔ آس پاس مختلف ڈیپارٹمنٹ کے سٹوڈنٹس اشتیاق سے انکو دیکھنے جمع تھے۔

اور یوں انکا ہنستے کھیلتے پڑھائی کے زمانے کا آخری دِن اپنی آب و تاب کے ساتھ غروب ہو چکا تھا۔

آگے انکی پریکٹیکل لائف نئے سرے سے منہ کھولے کھڑی تھی۔

"صبیح اب تم بھی شادی کر لو" سورج غروب ہونے کو تھا۔ انکو پورا گھنٹہ گزر گیا تھا بیڈمنٹن کھیلتے ہوئے۔ ماتھے پر آئے پسینے کی بوندوں کو تولیے سے صاف کرتی انوشے نے صبیح کو چھیڑا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تمہیں ہی جلدی تھی شادی کی۔۔۔انتظار ہی نہیں کیا میرا" ریکٹ گھما کے شوٹ مار کر امان کو اپنی طرف سے گیم ختم کرنے کا اشارہ دیتا ساتھ پڑی کُرسی پے بیٹھ گیا تھا۔

"کبھی تو سیریس ہو جایا کر۔۔ چھچھوندر" امان نے بھی ریکٹ شٹل انوشے کو دیتے اُسکے ساتھ بیٹھ کے کندھے پے مکا مارا جس پے وہ قہقہ لگاتا نیم دراز ہو کے اپنی آنکھوں پے بازو رکھ گیا تھا۔
صبیح جتنا شادی سے چڑتا تھا سب لوگوں کو اتنا ہی اُسکی دلہن لانے کا شوق تھا۔

"چائے۔۔چائے۔۔چائے" میشا دور سے ہی چائے کی ٹرالی گھسیٹ کے لاتے ہوئے سب کو بلانے کے لیئے صدائیں بھی لگا رہی تھی۔
دونوں بھائیوں کا گھر ایک مگر پورشن الگ الگ تھے۔دونوں کے پورشنز کے دروازے درمیان میں بنے ڈائننگ ہال میں کھلتے تھے۔اور ہال کا دروازہ لان میں۔یوں سب لوگ ایک ساتھ مل جل کے بیٹھنے کے بہانوں میں ہی رہتے تھے۔

سب لوگ اپنے اپنے کونے کھدروں سے نکل کے بڑی سی ٹیبل کے گرد براجمان چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔جب نعیمہ (ولایت کی بیگم) نے بھی انوشے والی بات کر دی۔سب کی ہنسی نکل گئی تھی صبیح کے تاثرات دیکھ کے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آپا آپ لوگوں کو میری شادی کا اتنا شوق کیوں ہے" چڑ کے کہتا اپنا کپ اٹھایا

"ماموں کر لیں یار شادی۔۔۔ ہم نے بہت سارا انجوائے کرنا ہے" شفاء خوش ہو کے بولی

"بس بس۔۔۔۔ رہنے دو چھپکلیو تم لوگ تو۔۔۔ ایویں کیوں کسی کو بیوہ بنانا چاہتی ہو" سر جھٹک کے شرارت سے بولا

"ہائے اللہ۔۔۔ صبیح ایسا نہیں کہتے" صائمہ (وجاہت کی بیگم) نے فوراً دہل کے کہا

" صحیح کہہ رہا ہوں صائمہ آپی۔۔۔ فوجی کی زندگی کا کیا بھروسہ؟ ہم تو ہر روز صبح اپنے سر پے کفن لپیٹ کے نکلتے ہیں۔۔۔ فوجی کی ایک ہی تو خواہش ہوتی ہے " شہادت" صبیح نے ایسے کہا جیسے بہت آسان بات ہو مگر وہاں بیٹھے جتنے لوگ تھے سب کا دل ایک لمحے کو بند ہوتا محسوس ہوا تھا سوائے انوشے اور امان کے کیونکہ آرمی میں ہونے کی وجہ سے انکو بھی موت کا ڈر نہیں تھا

"تم نے نہیں کرنی شادی تو نہ کرو۔۔۔۔ مگر یوں میری سانسیں تو نہ روکا کرو" نعیمہ کا تو ایک ہی بھائی تھا چھوٹا اور لاڈلا۔ فوراً گلوگیر لہجے میں بولتی کپ ٹیبل پر پٹخا تھا

"بڑی بھابی اسکو عادت ہے تنگ کرنے کی آپ سیریس نہ لیا کریں" انوشے نے فوراً اُنکا ہاتھ پکڑ کے کندھے کے گرد بازو پھیلایا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اسکی شادی تب ہو گی نا جب کوئی اپنی لڑکی دے گا۔۔۔اسلئے بیچارہ خود ہی انکار کر دیتا ہے" امان نے مذاق کا رنگ دیتے چھیڑا تو سب کی دبی دبی ہنسی نکل گئی تھی۔

"انکے لیے لڑکی ہم ڈھونڈیں گے" عشاء، میشا اور شفاء فوراً پُر جوش ہوتی اچھلی تھیں

"نو جی۔۔۔۔اسکے بچپن کے دوست ہم ہیں تو ہم اسکی نیچر کی لڑکی ڈھونڈ سکیں گے" انوشے نے فوراً میدان میں کود کے اپنا اور امان کا پتہ صاف کیا

"تم اپنی جیسی کوئی ڈاکٹرنی ہی ڈھونڈو گی تم تو رہنے ہی دو۔۔۔اور تم لوگ اپنی جیسی پھوہڑ ڈھونڈو گی اسلیے تم بھی رہنے دو۔۔۔ہماری بھابی ہو گی وہ تو ڈھونڈیں گے بھی میں اور نعیمہ بھابی ہی" صائمہ نے صاف ہری جھنڈی دکھا کے انوشے اور لڑکیوں کو سائڈ پے کر دیا تھا وہ اپنی اپنی جگہ حیرت کی مورت بنی بیٹھی رہ گئیں۔

"صبیح کی دلہن تو میرے دوست کی بیٹی ہی بنے گی" ولایت، وجاہت اور رمیز ابھی گھر میں داخل ہوئے تھے اور ساتھ ہی ولایت صاحب نے اپنا حصہ بھی ڈالا۔ اُنکے انداز پے سب کا قہقہ نکلا تھا جب کہ صبیح ٹیڑھے میڑھے منہ بناتا بھاگنے کو پر تول رہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"چار شادیاں کرلو یار۔۔گھر والے اپنی اپنی پسند کی دلہن لا کے راضی ہو جائیں گے بیچارے" وجاہت نے بھی شرارت سے اُسکے کندھے پے بازو پھیلاتے کہا تو وہ بھی ہنس کے کمرے میں آتے ہی بیڈ پے اوندھا گرا۔

"کرلوں گا شادی جس دِن۔۔۔انومیرے دماغ سے نکل جائے گی" منہ بسور کے کہتا اوندھے منہ ہی لیٹے لیٹے زمین پہ اُنگلی سے "A" لکھے جارہا تھا۔

دسمبر کی رات کی تاریکی ہر سو پھیلی ہوئی تھی۔چودھویں کا چاند پوری آب وتاب کے ساتھ چمکتا ایک الگ ہی منظر پیش کررہا تھا۔ایسے میں وہ کھڑکی میں کھڑی دھند میں دھندلا سا نظر آتا چاند یک ٹک دیکھتی مسکرا رہی تھی۔
آج پھر "وہ" اسکو اپنی پوری شان وشوکت کے ساتھ روڈ پر چلتا چند لمحوں کے لیے نظر آیا تھا صرف مگر تب سے ہی اُسکے ہونٹ مسکرائے جارہے تھے

"آپی سو جاؤ۔۔۔آج کونسا جوکر دیکھ لیا آپ نے جو دِن سے مسکرائے ہی جارہی ہیں" چھوٹی نے کمبل سے ذرا سامنہ نکال کے اُسکی محویت کو توڑا تو وہ بھی اپنے کمر تک آتے کالے گھنے بالوں کو جوڑے کی شکل میں لپیٹتی اپنے سنگل بیڈ کی طرف آئی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ونٹر وکیشنز ہو گئی ہیں۔۔۔ کیا کرنا ہے جلدی سو کے ؟" ایک لب دبائے شرارت سے بول کر اپنی رضائی گردن تک اوڑھ لی تھی۔

"اِس گھر میں آج تک سنڈے تو آیا نہیں ہے جو گنتی کی دس چھٹیوں پے آپ خوش ہو رہی ہیں" منہ بسور کے کہتی کروٹ بدل کے سو گئی تھی۔

"دونوں چھوٹیاں کچھ زیادہ ہی نیگیٹیو سوچنے لگی ہیں آج کل "

پُرسوچ نظروں سے اُسکی پشت تکتی آنکھیں موند گئی تھی۔چند لمحوں میں ہی اُسکے ہونٹ واپس مسکراہٹ میں ڈھلے بند آنکھوں میں بھی کسی کا عکس رونما ہوتے ہی دماغ پُرسکون ہو جاتا تھا۔

"ہائے اللہ جی۔۔۔انکو تو پتہ بھی نہیں ہو گا کسی کے لیے وہ آئیڈیل ہیں۔۔۔۔صرف آئیڈیل اوکے نا" مسکراتے لبوں سے رضائی ہی ہاتھوں میں دبائے ابھی خوابوں کی دنیا میں قدم رکھنے ہی لگی تھی جب بھائی کی چنگھاڑ نے جھنجھوڑ کے رکھ دیا تھا

"حمائلہ..." حمائل اور اُسکی چھوٹی بہن ایک جھٹکے میں اُٹھ کے بیٹھی تھیں۔ گہری سانس لیتی چہرے پے خوف رقم تھا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تب ہی اُسکی امی آئیں ۔" امی کیا ہوا۔۔۔بھائی غصے میں کیوں ؟چھوٹی ڈر کے مارے سرخ ہو رہی تھی جب کہ حمائل ابھی تک ساکت تھی۔ناجانے آج کون سی قیامت ٹوٹنے والی تھی۔کچھ تو اُسکا اپنا بھائی ہی شکی مزاج تھا ،باقی کسر اُسکی بھابی پوری کر دیتی تھیں۔

"یہ کس کا نمبر ہے ؟بتا کس کس سے باتیں کرتی ہے تُو؟ تب ہی اُسکا بھائی کمرے میں ہاتھ میں موبائل لیئے داخل ہوا پیچھے پیچھے بھابھی بھی آئیں

"ہاں ہاں پوچھیں اِس سے "

حمائل نے درزیدہ نظروں سے بھابھی کی طرف دیکھا گھنٹہ پہلے وہ خود اُس سے انکا بہنوں اور امی کا مشرکہ موبائل مانگ کے لے کر گئی تھی۔

"بھائی میں نہیں جانتی" حمائل نے ہمت کر کے اپنے بھائی کو کہا حالانکہ وہ جانتی تھی اِسکا فائدہ نہیں بھائی صرف وہ دیکھے گا جو اُنکی بیوی دکھائے گی۔

"یہ نمبر تمہارے موبائل میں سیو تھا۔۔۔آج میں جب امی سے بات کرنے کے لیے تمہارا موبائل لے کے گئی تو بار بار اسی نمبر سے کال آرہی تھی میں نے تنگ آکر اٹینڈ کی تو اُس نے یہی کہا حمائل سے بات کرنی ہے، آج کہاں ہے وہ صبح سے۔۔۔۔اور تو اور پتہ نہیں کیا کچھ پوچھ رہا تھا، بھئی میری تو ہمت نہیں ہوئی اور کچھ سننے کی تب

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہی تمہارے بھائی کو دے دیا موبائل فوراً۔۔۔۔۔جوان جہاں لڑکی ہے کل کلاں کو بھاگ بھی گئی تو؟ "

بھابھی نے زبردستی کی ہمدردی جتاتے اپنی ساس کو طنزیہ دیکھا

حمائل کا جسم سفید پڑ رہا تھا۔پتھرائی نظروں سے بھابھی کو دیکھتی اُنکی چال سمجھنے کی کوشش میں تھی جب اُسکے بھائی نے اُسکے سامنے موبائل پھینکتے ساتھ اُسکی گردن پکڑ کے جھٹکا دیا۔چھوٹی کی چیخ نکل گئی تھی

"ارباز۔۔۔پاگل ہو گیا ہے تُو؟ آج تک تُو نے بہانے نکال نکال کے اپنی ماں بہن کو بے عزت کیا ہے مگر ایسا الزام۔۔۔اپنی ہی بہن پر؟ کیا تُو نہیں جانتا یہ کیسی ہیں؟" اُسکی امی نے فوراً دھکا دیتے اسکو پیچھے کیا مگر وہ شعلہ بار آنکھوں سے ابھی بھی اسے ہی گھور رہا تھا۔ایک پل کو تو لیلیٰ کی سانس بھی اٹکی تھی۔

"شکر وقت پر ہی سارا ملبہ اسکی بہن پے ڈال دیا ورنہ اس وقت اسکی جگہ میں ہوتی" بال کانوں کے پیچھے اڑستی دل ہی دل میں شکر کی سانس لی تھی

"امی جس دِن یہ اپنے یار کے ساتھ بھاگ۔۔۔۔۔لیلیٰ نے طنزیہ کہنا شروع ہی کیا تھا جب اُسکی ساس نے اسکو چپ کروا دیا

"بس۔۔۔۔یہ تمہارا سر درد نہیں ہے،میں ابھی زندہ ہوں" حمائل کے گرد بازو پھیلاتی نم آنکھوں سے چیخی تھیں

حمائل اپنی ہی نظروں میں گرتی جا رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اِسکا کالج جانا بند ہے۔۔۔ یہ گھر سے باہر قدم نہیں نکالے گی آج کے بعد، سن لیں امی آپ بھی اور ہاں اسکی شادی کی تیاریاں شروع کر دیں۔۔۔ ملک ریاض سے اسکی شادی کنفرم ہی سمجھیں اب" ارباز ہتک آمیز لہجے میں بولتا اپنی ماں کو تنبیہ نظروں سے دیکھنا نہیں بھولا تھا

"میرے جیتے جی میری بیٹی کی شادی کبھی اُس پاگل بڈھے سے نہیں ہو گی۔۔۔ سنا تو نے" پیچھے سے اُسکی ماں لرز کے رہ گئیں تھیں

"ہنہ انکے لیے شہزادے آئیں گے نا اب" لیلیٰ با آواز بلند بولتی ارباز کے پیچھے ہی اپنے کمرے میں چلی گئی تھی لیلیٰ کافی شوخ مزاج تھی کچھ ارباز کے سارا دن گھر سے باہر رہنے کی وجہ سے وہ اور زیادہ برائی کی طرف مائل ہو گئی تھی۔ جتنی دیر ارباز گھر سے باہر رہتا تھا لیلیٰ دروازہ بند کئے نا جانے کس کس سے باتیں کرتی انکو اپنے جال میں پھنسا کے رکھتی تھی، تاکہ اُن سے پیسے بٹور کے عیاشی کر سکے۔ آج بھی یہی ہوا تھا۔ اپنے موبائل میں بیلنس ختم تھا تو اُس نے حمائل کے موبائل سے کال کر لی تھی۔ اتنے میں ارباز خلافِ معمول جلدی گھر آ گیا تھا۔ اور لیلیٰ کو ہلکی آواز میں بات کرتا دیکھ بھی چکا تھا تب ہی پیچھے سے ہی موبائل اُسکے ہاتھ سے لے کے اپنے کان کے لگایا مگر مقابل مردانا آواز سن کے اُسکی آنکھوں میں اترتی سرخی سے لیلیٰ ڈر گئی تھی۔

"کون ہے تُو؟ بتا؟؟ ارباز کے چلانے پر مقابل نے فوراً کال کاٹ دی تھی مگر وہ بپھرا شیر بنا اس سے پہلے لیلیٰ کو کچھ کہتا اُس نے سارا ملبہ حمائل پے ڈال کے ساتھ تھوڑا مرچ مسالا بھی لگا دیا تھا۔ اور یہ سب جو ہوا لیلیٰ کے لگائے بہتان کا نتیجہ تھا۔ حمائل اپنی ماں کی آغوش میں پھوٹ پھوٹ کے رو رہی تھی۔ کم عمر میں اُسکے باپ کے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جانے کے بعد ارباز نے ان بہنوں پر بہت سختیاں اور پابندیاں رکھی ہوئی تھیں۔ شاید وہ زمانے سے ڈرتا تھا یا جیسا خود تھا ویسا سب کو سمجھتا تھا "دوغلہ "

"امی قسم سے میں کسی سے نہیں" حمائل ہچکیوں کے درمیان بمشکل اپنی ذات کی صفائی دے رہی تھی اور اُسکی ماں خون کے آنسو رو رہی تھی۔

"بھائی تو بہنوں کا مان ہوتے ہیں۔۔۔ کیسی بدقسمتی ہے اپنے بھائی کے ہوتے ہوئے بھی سکون سے محروم تھیں" شل ہوتے دماغ سے اپنی بیٹیوں کو محفوظ کرنے کی جگہ سوچتی رہتی تھیں جہاں اُنکی بیٹیوں کو کم از کم بے عزت کرنے والا کوئی نہ ہو۔

"انو آپ نے ابھی ہی جانا تھا فورٹ منرو۔۔۔۔ ابھی تو ہماری کالج سے چھٹیاں ہوئی ہیں" میشا، شفاء اور عشاء انوشے کی پیکنگ میں مدد کرواتی افسردہ بھی تھیں۔ کیونکہ انوشے اور امان ایک ہفتے کے لیے گھومنے پھرنے فورٹ منرو جا رہے تھے۔

"اتنی ٹھنڈ ہے آپ لوگ مری جاتے۔۔۔ فورٹ منرو میں کیا ہے بھلا" شفاء نے منہ پھلائے ایک اور شکوہ کیا

"پورا پاکستان دیکھا ہوا ہے... بس کچھ علاقے ایسے ہیں جن کو دیکھنے کا بہت شوق ہے مجھے" انوشے مسکرا کے انکو دیکھتی بولی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آرمی میں ہونے کے باجود ابھی کچھ علاقے رہ گئے ہیں آپکے" میشا نے شرارت سے پوچھا تو وہ بھی ہنس دی تھی۔

"اوئے تم لوگ بھی چلو نا لاہور" معاذ نے منہ بسور کے اپنے چاروں دوستوں کو دیکھا جنہوں نے صاف ہری جھنڈی دکھائی ہوئی تھی۔

"عفان تُو تو کزن ہے میرا۔۔۔تُو تو چل ہی سکتا ہے۔۔۔ان لفنگوں کو یہیں سڑنے دے" تینوں کو گھور کے عفان کو مکھن لگایا

"بس رہنے دے تُو تایا کی اجازت سے صرف دو دن کے لیے تو جا رہا ہے اُس میں بھی ہمیں لٹکا کے جائے گا؟ لمبا سٹے ہوتا تو ہم چلتے بھی" عفان نے چڑ کے جواب دیا تو معاذ ٹیڑھے میڑھے منہ بنا کے ہی رہ گیا تھا۔ معاذ نے غلطی سے لاہور کی ایک کمپنی میں آنلائن آپلائے کر دیا تھا۔ اب وہیں انٹرویو تھا جس پے اُسکے دوست پہلے ہی کہہ چکے تھے نہ جا۔۔۔خوار ہو جائے گا نوکری پھر بھی نہیں ملنی تُجھے۔۔" اور اگر مل گئی تو؟ معاذ نے ترچھی نظروں سے گھورا

"جمعہ جمعہ آٹھ دن نہیں ہوئے تُجھے ڈگری ہاتھ میں لیئے اور کہہ رہا ہے مل گئی تو" عامر نے مذاق اڑایا جس پے وہ گھور کے رہ گیا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"پتہ نہیں وہ کون خوش نصیب ہوتے ہیں جنکے دوست اُنکی کامیابی پے خوش ہوتے ہیں۔۔۔ میرے آوارہ دوستوں کو تو میرے انٹرویو پہ بلانے پر بھی شک ہے" معاذ نے ہاتھ اٹھا کے دہائی دی تو باقی چاروں کا قہقہہ نکلا تھا

"اماں دے بھی دو موبائل، گاڑی نکل جائے گی" معاذ نک سک سا تیار براؤن کرتا شلوار پہنے بار بار گھڑی پہ بھاگتی سویوں کو دیکھتا چوتھی دفعہ اپنی اماں کے سامنے آیا تھا جنہوں نے انوشے کو معاذ کے لاہور جانے کا بتانے کے لیے موبائل لیا تھا مگر اللہ جانے ایک گھنٹہ گزرنے کے بعد بھی انکی بات ختم ہونے میں نہیں آرہی تھی۔

"اوہ ہاں نوشی میں نے جو بتانے کے لیے فون کیا تھا وہ تو بھول ہی گئی۔۔۔ اپنا معاذ نکل رہا ہے بس اللہ خیر رکھے کل اس وقت وہاں ہو گا۔ تُو سنبھال لئے وہاں کے معاملات، یہ ہچکچا رہا تھا کہتا اکیلے یوں ماموں کے گھر جاتے ہوئے شرم آرہی ہے" معاذ جو اپنی گھڑی پہن کے اب جوتے پہن رہا تھا کرنٹ کھا کے سیدھا ہوا مطلب اماں نے کام کی بات ابھی تک کی ہی نہیں اوپر سے اپنی طرف سے پتہ نہیں کیا کہے جارہی تھیں۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"خالہ باقی اماں کی باتیں میں وہاں پہنچ کر آپکو من و عن سنا دونگا ابھی کے لیے اللہ حافظ" اماں کے ہاتھ سے موبائل لے کے خود انوشے کو کہتا۔ موبائل اپنی جیب میں ٹھونس کے چھوٹا سا سفری بیگ اُلٹ پلٹ کے دیکھتا تسلی کر رہا تھا

"آگ لگے تیرے موبائل کو۔۔ دو منٹ تسلی سے بات نہیں کرنے دی" تیکھی نظروں سے گھور کے اُسکے لیے تیار کی ہوئی میٹھی ٹکیاں، آلو کے پراٹھے اور شامی کباب ٹفن میں رکھتے ہوئے جل کے بولی

"اماں آپ بھی حد کرتی ہیں پورا گھنٹہ بات کرلی اور وہ بات نہیں کی جسکے لیئے فون کیا تھا۔۔۔ اور ہاں میں نے کب کہا مجھے شرم آرہی ہے" بیگ کندھے پے لٹکائے کچن کے دروازے میں کھڑا منہ بسور کے بولا

"تُجھ میں تو شرم ہے نہیں۔۔۔ اب یوں منہ اٹھا کے اپنے سسرال جا ہی رہا ہے تو تھوڑی شرم لحاظ کرنا تو بنتا ہے نا" ٹفن اُسکے ہاتھ میں دے کے ساتھ نصیحتوں کی ایک لمبی پٹاری اُسکے ہاتھ میں دی

"معاف کردیں امی۔۔۔ میں جوان جہاں لڑکی نہیں، لڑکا ہوں اور نوکری کے لیے جا رہا ہوں" اُنکی نصیحتوں کو سنتا لال پیلا ہو کے دونوں چھوٹی بہنوں کو پیار سے تنگ کر کے باہر قدم رکھے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اچھاسن اپنے ابا سے ملتا ہوا جایئے۔۔ورنہ غصہ کریں گے ،اور ہاں سونا بھی نہیں ہے راستے میں اور کسی سے کوئی چیز لے کے بھی نہیں کھانی....." اماں کی ایک دفعہ پھر نصیحتیں شروع ہو چکی تھیں

"اماں اماں۔۔۔۔ آپ بلکل فکر نہیں کریں، اپنا اور اپنے اُنکا ڈھیر سارا خیال رکھیئے گا۔" سر جھکا کے شرارت سے بولا اُسکی اماں نے پیار دینے کی جگہ بال خراب کر دیے تھے۔" چل بدمعاش "

"آہ۔۔۔۔دو گھنٹے لگا کے بال جمائے تھے" فوراً بال سیدھے کرتا عفان کی طرف متوجہ ہوا جو بائیک لیئے ابھی ابھی پہنچا تھا

"سلام تائی۔۔۔امی سلام دے رہی تھیں آپکو" جھٹ سلام جھاڑا

"وعلیکم سلام خوش رہ۔۔۔دھیان سے جانا اور عفان بیٹا اسکو گاڑی میں بٹھا کے ہی آیئے پتہ ہے نا کتنا لاپرواہ ہے " اماں دروازے میں کھڑی ہونے کی وجہ سے دوپٹہ ناک پے رکھے ساتھ ایک دفعہ پھر شروع ہو چکی تھیں

"اچھا اماں تم اندر جاؤ کنڈی لگا لو۔۔۔ایویں لوگ دیکھ رہے" معاذ نے اکا دکا لوگوں کو رکتے دیکھ کر کہا تو وہ مزید دروازے کی اوٹ میں ہو گئیں تھیں مگر دروازہ بند تب ہی کیا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہیں ہو گیا۔ مسلسل آیتوں کا ورد کرتی اُسکے سفر کی خیریت کے لیے دعا کرتی رہی تھیں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آپی تم نے کہا کیوں نہیں۔۔۔اس نمبر سے اتنی دیر بات بھابی کر رہی تھیں" مناہل صبح سے حمائل کے سر ہو رہی تھی

"مناہل بس کرو بیٹا۔۔۔جو ہونا تھا ہو گیا" اُسکی امی نے نرمی سے کہتے بات سمیٹی

"کیوں رہنے دو امی؟ بھابی کا جب دل چاہے گا بہتان لگائیں گی؟ اور بھائی اُنکی باتوں میں آکر بے عزت کریں گے؟ مجھے تو سمجھ نہیں آتی بھابی کو آپی سے مسئلہ کیا ہے" جلتی آنکھوں سے حمائل کی پیلی پڑتی شکل دیکھ کے مدھم ہوئی تھی

"ہم سچائی نہیں جانتے۔۔۔اسلئے بیٹا اللہ پہ چھوڑ دو۔۔۔اُسکے پاس سب حساب کتاب ہو رہا ہے۔ تو تم پریشان نہیں ہو" اُسکی امی نہیں چاہتی تھی ایک دفعہ پھر انکی بیٹیاں ہی بے عزت ہوں۔ کیونکہ انکی بھابی چاہتی یہی تھیں کہ یہ لوگ بولیں اور انکے بھائی کے دل سے انکی عزت کم ہو جائے۔ جبکہ انکی امی چاہتی تھیں بہن بھائیوں میں لحاظ تو باقی رہے اور کچھ رہے یا نہ رہے بیشک۔

"یار کوئی تو چل لیتے ساتھ" معاذ ریلوے اسٹیشن پر بیٹھا ابھی سے غمگین ہو رہا تھا

"بھائی تیرا تو سسرال ہے وہاں۔۔۔۔۔ہم کیا کرتے دو دن کے لیئے جا کے؟ علی نے لیز کھاتے ہوئے اپنی طرف سے دلیل دی تھی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اتنی دور اکیلے جاتے ہوئے گھبراہٹ سی ہو رہی ہے" منہ بسورے بولتے ہوئے پانی کی بوتل منہ کے لگائی

"یہ لے تیرا ٹکٹ۔۔۔ آدھا گھنٹہ رہ گیا ہے گاڑی کے آنے میں" عفان نے ٹکٹ اور ساتھ لیز، بسکٹس کا شاپر بھی دیا

"قسم سے اُسکی دوسری اماں لگ رہا ہے" عامر نے اُسکے ہاتھ میں بسکٹ وغیرہ دیکھتے ہی جھپٹ کے ساتھ تنگ بھی کیا

"صدقے ۔۔۔۔" معاذ کا موڈ عفان کی اپنے لیے ذرا سی پرواہ دیکھتے ہی بحال ہو گیا تھا۔ کہنے کو دونوں کزنز تھے مگر وقت پڑنے پر بھائی بن جانا کوئی ان سے سیکھے

"غور سے اور آخری دفعہ دیکھ لو اسکی شکل۔۔۔ واپس پتہ نہیں آتا ہے یا نہیں۔۔۔۔۔۔" منیب کی بات ابھی پوری بھی نہیں ہوئی تھی معاذ آنکھیں پھاڑے جب کہ باقی تینوں کی طرف سے ایک ساتھ لات اور مکے آئے تھے

"سن تو لو جذباتی بندرو" اپنا کندھا سہلاتا صدمے سے بولا

"میں کہہ رہا تھا۔۔۔ اگر اسکی وہاں نوکری لگ گئی تو اس نے وہیں اپنے ساس سسر کے قدموں میں ہی اپنی باقی زندگی گزار دینی ہے" باقی تینوں کا قہقہہ نکلا تھا معاذ ہنوز شاکڈ تھا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میں انٹرویو دینے ہی نہیں جاتا" منہ لٹکایا

"ایسے کیسے نہیں جاتا۔۔۔اب تو گھر واپس جا ذرا تیرا ابا تُجھے چوک میں لٹکا کے گولی ماریں گے، آگے۔ کنواں پیچھے کھائی ہے بیٹا جی" عامر اُسکے لیز کا پیکٹ چٹ کر چکا تھا تب ہی معاذ نے بدلے کے طور پہ اُسکے ہاتھ سے شاپر جھپٹا اور بیگ میں رکھ دیا تھا۔

اسٹیشن پے رمیز لینے آیا تھا۔ کمر ٹوٹتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی اٹھارہ سے بیس گھنٹے ٹرین میں اکیلے سفر کرنا آسان نہیں تھا۔

گھر آتے ہی سب سے مل کے جو سویا تو صبح صرف ناشتہ کرنے کے لیے جاگا تھا اُسکے بعد پھر دوبارہ سونے کے بعد دوپہر میں کسی وقت ہی اُسکی آنکھ پوری طرح کھلی تھی۔ مگر سر ہنوز بھاری بھاری تھا۔ چائے کی شدید طلب اسکو گیسٹ روم سے باہر نکلنے پر مجبور کر گئی تھی۔

جونہی کچن میں قدم رکھا عشاء ٹھٹک کے رکی تھی۔ سامنے ہی معاذ براؤن رنگ کی ٹی شرٹ اور بلیک ٹراؤزر میں نہایا دھویا فریش سا کھڑا دیکھ ڈھیر سارا رونا آیا کیونکہ وہ اس وقت تیل لگے بکھرے بالوں کے رف سے جوڑے اور تین الگ رنگ کے کپڑوں میں تھی۔ اُس نے نہانا تھا بس سستی آڑے آگئی تھی۔ صبح سے سردی زیادہ تھی تو منہ دھونے کی زحمت بھی نہیں کی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کچھ چاہیئے تھا؟ جھجکتے ہوئے بول کے نامحسوس انداز میں رخ موڑ گئی تھی۔" کیا سوچیں گے اُنکی منگنی اس گھر کی بھنگن سے ہوئی ہے" کن انکھیوں سے اُسکا فریش چہرہ دیکھتی دل میں کلس کے رہ گئی تھی۔

"جی سر میں شدید درد ہے۔۔۔اگر آپ چائے بنادیں تو۔۔۔۔۔۔" معاذ بھی پہلے تو جھجکا مگر عشاء گھریلو سے انداز میں جھجکتی ہوئی بہت اپنی اپنی سی لگی تب ہی ذراسا مسکرا کے چائے کا کہہ کے وہاں رکھی چھوٹی میز اور کرسی نظر آنے پر وہیں براجمان ہو گیا تھا

"ہائے اللہ جی۔۔۔ آپ یہیں بیٹھے گے؟ عشاء ریلیکس سی ہو کے مڑی مگر اسکو بیٹھا دیکھ واپس رخ موڑ کے دونوں ہاتھوں سے بالوں کو سمیٹنے کی کوشش کی۔

"جی ٹھنڈ بہت ہے تو یہیں نہیں ٹھیک؟ معصومیت سے ٹیبل پے کہنیاں ٹکائے بولا عشاء نے ذرا کی ذرا نظر اٹھا کے دیکھا اور سر ہلا کے چائے بنانے لگ گئی تھی۔ (سوچ عشاء سوچ اپنا امپریشن جو اتنا برا بیٹھا ہے ان پر۔۔۔ کیسے ٹھیک کرے اوہ یس کیوں نا ساتھ سموسے بنادوں۔۔ امپریس ہی ہو جائے گا) یہ سوچ آتے ہی جھٹ فریزر سے سموسے اور چکن رول نکال کے سلیب پے رکھے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"یہ کیا۔۔۔مجھے صرف چائے " معاذ جو صبح ناشتہ کرتے ہی سو گیا تھا اب پیٹ میں جلن بھی تھی تب ہی سموسے دیکھ کے پیٹ پھٹتا محسوس ہوا مگر عشاء کا چہرہ فوراً مرجھایا ہوا لگا تو بات چھوڑ دی

"میرا مطلب میں ہاتھ دھولیتا ہوں تب تک" مسکرا کے کہتا سنک کی طرف مڑ گیا عشاء خوش ہوتی سموسے فرائے کرنے لگی

"لگتا ہے بہت ایکٹو ہیں آپ" اسکو پھرتی سے سموسے اور چائے سامنے رکھتے دیکھ فوراً کہا تو وہ خواہ مخواہ شرما گئی

"میرے ہاتھ میں ذائقہ بھی بہت ہے، کھا کے تو دیکھئے اب مہمانوں کے لیئے اتنا تو کر ہی سکتی ہوں" عاجزی دکھائی

"میں مہمان ہوں؟" بھنوا اٹھا کے یک دم پوچھا عشاء بوکھلا گئی تھی

"ہاں تو ابھی داماد بھی تو نہیں بنے ہیں نا" بوکھلاہٹ میں کیا نکلا اِسکا اندازہ بعد میں ہوا فوراً سر پے ہاتھ مار کے شرمندہ سی تھی اسی اثناء میں وہ مزید بولا

"بہت ذائقہ ہے آپکے ہاتھ میں" سموسے واقعی لذیذ تھے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"امی نے بنائے ہیں نا اِسلئے" ایک دفعہ پھر سچ منہ سے نکلا دو منٹ پہلے اپنے اسی منہ سے کریڈٹ اپنے نام کیا تھا

"بھاگ لے عشاء اس سے پہلے انکو بلکل ہی بونگی لگے" دانت پیس کے جانے لگی جب ایک دفعہ پھر معاذ کی مسکراتی آواز نے قدم روکے

"آپ کے یہاں داماد۔۔۔میرا مطلب مہمان کو یوں اکیلا چھوڑ دیا جاتا ہے؟ چائے کا کپ لبوں سے لگاتے شرارت سے اسکو دیکھا

"میں امی کو بھیج دیتی ہوں" کم بخت کے ہاتھ ابھی سے اپنی بونگیوں کی لمبی فہرست تھما دی" . کن انکھیوں سے دیکھتی دل ہی دل میں خود کو کوسا۔

"سموسوں سے زیادہ چائے مزے کی تھی۔ سر درد غائب ہی ہو گیا" چائے کا کپ رکھ کے کھڑا ہوتے اُسکا اعتماد بحال کرنا چاہا اور وہ خوش ہو بھی گئی تھی۔

"دیکھا میں نے کہا تھا نا میرے ہاتھ میں بہت ذائقہ ہے بس کوئی یقین نہیں کرتا" معاذ کا قہقہ نکلا تو وہ ایک دفعہ پھر اسکو دیکھتے اپنی تازہ چھوڑے گئے شگوفے پر غور کرتی سرخ ہوئی تھی

"نمبر دیں گی اپنا؟ معاذ نے ہلکی سی مسکراہٹ پاس کی بدلے میں وہ کشمکش میں کھڑی رہی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہم کزنز بھی ہیں، عشاء" اُسکا گریز دیکھ کے خود ہی اپنا کپ اور پلیٹ سمیٹ کے سنک پر رکھ کے واپس اسکو دیکھا

"امی سے پوچھ لیجئے گا" لب دبائے بولتی سیدھی کمرے میں جا کے اگلی سانس لی تھی

"ویٹ۔۔۔واٹ ؟؟؟ ممانی سے نمبر کا پوچھوں ؟ معاذ کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے مگر اُسکی معصومیت اور بے ساختہ انداز دل کو چھو گیا تھا۔

"پھر اُس کے بعد کسی شے میں دلکشی نہ رہی۔"....

میشا، عشاء کے تعاقب میں کھڑکی سے باہر جھانکتے ہوئے بڑے دل سوز انداز میں گنگنائی

"ہمم۔۔۔" عشاء اپنے ہی خیالوں میں سر کھڑکی کے پٹ کے ساتھ ٹکا کے اُسکی حمایت میں بولی لیکن فوراً ہی دنیا میں واپس آتی سٹپٹا کے اسکو گھورا

"ک کس کے بعد ؟ بال کانوں کے پیچھے کرتی شال مزید کندھوں پے پھیلائی

"وہی جسکے سامنے تم اپنی بونگیاں جھاڑنے سے باز نہیں آئیں" شفاء سیب کھاتی ہوئی مزے سے پاؤں جھلا کے بولی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"یار کہا تو ہے۔۔۔ پتہ نہیں کیوں منہ سے پھسلتا جارہا تھا سب کچھ " معصومیت سے کہہ کے منہ بسورے رضائی میں گھسی

"ویسے ۔۔۔۔۔ معاذ بھائی تمہاری بارات تو لے آئیں گے نا؟ اوئے بھنگن سن، پکا پکا بھاگ تو نہیں گئے وہ..." میشا نے شرارت سے خدشہ ظاہر کر کے قہقہہ لگایا

"مجھے نہیں لگتا وہ واپس مڑ کے دیکھیں گے بھی۔۔۔ بلکہ روز رات کو ڈر کے آنکھ کھلتی ہو گی۔۔۔ ممی بچاؤ۔۔۔ عشاء نظر آئی خواب میں" شفاء نے بھی شرارت سے پوری منظر کشی کی

"مر جاؤ تم دونوں۔۔۔ وہ کون سی منہوس گھڑی تھی جب تمہیں اپنے اوپر بیتی قیامت کا احوال سنا دیا تھا" عشاء سرخ ہوتی تکیوں سے وار کرنے کے بعد کمرے سے ہی باہر نکل گئی تھی

"واؤ انو آپکی پکس تو زبردست آئی ہیں" انوشے اور امان ٹور سے واپس آ چکے تھے

"پھوپھو کہا کرو۔۔۔ منہ پھاڑ کے انو تو ایسے کہتی ہو، جیسے چھوٹی بہن ہو تمہاری" صائمہ بیگم نے فوراً میشا کو لتاڑا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہائے امی سچ بتاؤں وہاں کالج میں پھوپھو اور ماموں کی بہت فین فالونگ ہے۔۔۔ آدھا کالج تو دونوں کو کپل ہی سمجھتا تھا دونوں ہی آرمی یونیفارم پہنے ہزاروں لڑکیوں کے آئیڈیل ہیں " میشا نے خوش ہو کے بتایا کپل والی بات پے انوشے نے سٹپٹا کے صبیح کی طرف دیکھا جو ایک ہاتھ کی مٹھی ہونٹوں پے جمائے صوفے پے لیٹا اُسی کو مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

تھوک نگل کے نامحسوس انداز میں مزید امان کے قریب ہو کے بیٹھ گئی تھی۔ ڈرتے ڈرتے دوبارہ سامنے دیکھا صبیح اُسی انداز میں لیٹا مگر نظریں اب اس سے ہٹ کر سائڈ پہ رکھے واز پر جمی ہوئی تھیں

"کیا پتہ وہم ہی ہو میرا" دل ہی دل میں شرمندہ ہو کے رہ گئی تھی۔ نا جانے کیوں کبھی کبھی صبیح کے انداز بہت کچھ کہتے نظر آتے تھے مگر اگلے ہی لمحے وہ کسی خول میں بند ہو کے رہ جاتا تھا۔

"انو پلیز یار اتنی جلدی واپس نہیں جائیں۔۔۔ شادی ہو گئی تو کیا ہوا آپ یہیں رہیں بس" انو اور امان نے دو دن بعد واپس پنڈی جانا تھا اسلیے سب ہی اُداس تھے

"ڈیوٹی جوائن کرنی ہے سویٹی۔۔۔ مام ڈیڈ بھی کب سے انتظار کر رہے ہیں ہمارا، کچھ عرصے تک یہیں تو آنا ہے ہم نے " انوشے نے پیار سے سمجھا کے اپنے ساس سسر کا بھی ذکر کیا

"انکل پھوپھو کو کچھ دِن کے لیے چھوڑ جائیں نا۔۔۔ جنوری میں ہم صبیح ماموں کے ساتھ پنڈی خود چھوڑنے آئیں گے انو کو واپس" شفاء تو انوشے سے کچھ زیادہ ہی اٹیچ تھی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تم لوگ مجھے ہی گود لے لو۔۔۔انوش بھی پھر کہیں نہیں جایا کرے گی" امان نے شرارت سے کہا تو سب ہنسے تھے سوائے صبیح کے وہ سابقہ انداز میں لیٹا دوسرا بازو آنکھوں پے رکھ کے سوتا بن گیا تھا۔

"جناب کے انداز ہیں بدلے بدلے سے" معاذ واپس آچکا تھا۔پانچوں اپنی پسندیدہ جگہ ساحل سمندر پر آئے ہوئے تھے۔جب کہ معاذ کا دل بھٹک بھٹک کے غروب ہوتے سورج کو یک ٹک دیکھنے کے لیے ہمک رہا تھا۔ تب ہی خاموشی سے ان چاروں کے درمیان سے اٹھ کر ایک بڑے سے ٹیلے پے بیٹھا ان لمحوں کو محسوس کر رہا تھا جب پیچھے سے منیب گنگنایا

"بکواس نہ کر" جھینپ کے چھلانگ لگا کر نیچے اترا

"یار ویسے کتنا لکی ہے تُو۔۔۔کوئی ظالم سماج نہیں بیچ میں جو تیرے اور ہماری بھابی کے درمیان آئے" عامر امپریس ہوتا گول گول منہ بنا کے اشتیاق سے بولا

"ابے اوہ گھامڑ اسکی منگنی تو بچپن سے تہہ ہے" علی نے افسوس سے اسکو دیکھ کے کہا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہاں تو بچو ہم نے کیا سیکھا؟؟؟؟ شادی ہمیشہ پھوپو اور ماموں کے بچوں سے ہی کرو اماں بھی خوش اور ابا بھی خوش" منیب نے اپنی عقل جھاڑی

"ویسے پوائنٹ ہے یار۔۔۔۔اگر بیوی، بیوی کی جگہ ایف سکسٹین جنگی طیارہ نکلے اور گھر میں روز جنگ کا سا سماں بنے تب بھی الزام آپ پر نہیں آئے گا۔۔۔۔ جانتے ہو کیوں؟؟؟ عفان نے سنسنی پھیلاتے ہوئے بات چھوڑی

"کیونکہ وہ جنگی طیارہ اماں ابا خود ملی بھگت سے لے کے آئے ہوتے ہیں" منیب نے ہنستے ہوئے بات پوری کی تو باقی سب کا بھی قہقہہ نکلا مگر معاذ چاروں کو گھورتا دھمکیاں دینے پے اُتر چکا تھا مگر یہ چاروں بھی چکنے گھڑے تھے، مل کے معاذ کو تنگ کرنا اپنا فرض سمجھ کے بخوبی نبھانا جانتے تھے۔

"ہائے قسمے اب لگ رہا ہے ہم دنیا میں واپس آئے ہیں" میشا کالج میں داخل ہوتے ہی گول گول گھومتے ہوئے خوش ہو رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"واقعی یار میں تو بور ہی ہو گئی تھی" امبر نے بھی بیگ گود میں رکھتے ہوئے زمین پہ ہی بیٹھ کر منہ بنا کے کہا

"ہم تو بور نہیں ہوئیں" شفاء، میشا کا دوپٹہ کھینچ کے بیٹھنے کے لیے کہتی ساتھ اسکو بھی جواب دیا

"بد تمیز۔۔۔میرا گلا کٹ جاتا، امی نے کتنی دفعہ روکا ہے ایسے دوپٹہ نہیں کھینچتے" میشا نے فوراً گھور کے کہا تو

امبر ہنس پڑی تھی۔ تم لوگ گھر میں بھی ایسے ہی لڑتی ہو؟

نہیں۔۔۔۔امی سے جوتے کھانے ہیں کیا" ہنستے ہوئے دونوں یک زبان ہو کے شرارت سے بولی

"یار حمائل کیوں نہیں آئی اتنے دنوں سے نہ کانٹیکٹ کیا کوئی" عشاء اُداسی سے بولتی ارد گرد دیکھ رہی تھی

"ہاں میں نے اتنے میسجز کئے، کالز کی مگر نو آنسر" امبر نے بھی اُداس ہوتے کہا

"اُسکے گھر چلیں؟ شفاء نے چٹکی بجا کے آئیڈیا دیا

"نہیں یار۔۔۔اُسکی بھابھی سے بڑا ہی ڈر لگتا ہے مجھے" میشا نے فوراً پہلو بچایا

"اوہو تو ہم بس آنٹی سے بات کریں گے نا، وہ تو کتنی سویٹ سی ہیں" امبر نے فوراً کہا

"نہیں جاسکتے۔۔۔اُسکی بھابھی جب طنز مارتی ہیں یا کچھ بھی کہتی ہیں، حمائل شرمندہ سی ہو جاتی ہے، بہتر یہی ہے ایک دو دن تک اُسکے آنے کا انتظار کر لیتے ہیں" عشاء نے شاید پہلی دفعہ کوئی عقل مندی کی بات کی تھی ورنہ انکے گروپ میں حمائل کو "سمجھدار گرو" جب کہ عشاء کو "بیوقوف گرو" کہا جاتا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"حمائل بچے کالج نہیں گئی تم؟ اُسکی امی ابھی گھر لوٹی تھیں چادر اُتار کے رکھتے اُنکی نظر حمائل پے پڑی تو حیران ہوتی اُسکے ماتھے پے ہاتھ رکھ کے بخار چیک کیا۔ جواب مکمل اُتر چکا تھا

وہ خاموشی سے اٹھ کے پانی کا گلاس بھر کر لائی اور امی کے سامنے کر دیا۔

"کس سے خفا ہو حمائل" گلاس پکڑتے دوسرے ہاتھ سے اُسکا ہاتھ تھام کے ساتھ بٹھایا

"امی۔۔۔ میرا خواب ہے آپ کو اور اپنی چھوٹی بہنوں کو ایک پر سکون اور آرام دہ زندگی دوں۔۔۔ مگر ہمیشہ کچھ نا کچھ ایسا ہو جاتا ہے میں بلکل ٹوٹ جاتی ہوں، میرے حوصلے پست ہو جاتے ہیں، دل کرتا ہے جادو کی چھڑی ہو اور گھمانے سے سب ٹھیک ہو جائے" خفا خفا سی اپنا دل کھول رہی تھی

۔______________________

"چلو اٹھو کالج جاؤ" اگلے دن اُسکی امی نے خود اسکو جگایا کالج جانے کے لئے

"امی۔۔۔ رہنے دیں بھائی پھر سے کچھ نہ کہیں " لب کاٹتی بول کے دوبارہ لیٹ گئی تھی

"اسکو میں خود دیکھ لوں گی، تم اٹھو ٹائم نہیں ہے" اُسکی امی ساتھ ساتھ کمرہ سمیٹ رہی تھیں

"امی۔۔۔ "

چپ حمائل، ایسے ذرا ذرا سی باتوں پے ہار مان کے نہیں بیٹھ جاتے۔۔ تمہارا بھائی اُس وقت غصے میں تھا اِسکا مطلب یہ نہیں تم اپنی زندگی جینا چھوڑ دو" چادر اوڑھ کے قطعیت سے جواب دیتیں باہر نکل گئیں تھیں

"میں فساد سے بچنا چاہتی ہوں اور بچانا چاہتی ہوں امی" گہری سانس لیتی الماری سے مڑی توڑی یونیفارم ہی نکال کے پہننے بھاگ گئی تھی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"چلیں؟اُسکے بیگ میں باکس ڈال کے پوچھا

"امی یہ کیا؟بچوں کی طرح لنچ لے کے جاؤں گی؟" اپنے لمبے بالوں کو سلجھانے کا وقت نہیں تھا ایسے ہی لپیٹ کے الماری سے نیوی بلیو شال نکال کے اوڑھی

"ناشتے کا وقت نہیں ہے، تمہیں اپنے ساتھ ہی لے کے نکلوں گی میرے پیچھے پتہ نہیں پھر تم جاؤ یا نہ جا سکو" اسکی امی کسی کے گھر کھانا بنانے کا کام کرتی تھیں۔

"یہ۔۔۔۔حمائل کہاں جا رہی ہے؟اتنے میں اُسکی بھابھی اونچی آواز میں بولی تاکہ اُسکا بھائی کو بھی پتہ لگے

"یہ کالج جائے گی" سختی سے جواب دے کے اُسکا ہاتھ پکڑے باہر نکلنے لگی

"سچ میں کوئی گل کھلا دیا تو سر پکڑے نا آنا ہمارے پاس" لیلیٰ تو اپنی ساس کی جرات پے حیران ہو کے چلائی تھی

"میری بیٹی ہے، تو بہتر ہو گا اسکی فکر بھی مجھے ہی کرنے دو" اُسکے پیچھے کھڑے ارباز کو ایک سرد سی نظر سے دیکھ کے باہر نکل گئیں تھیں۔اور پیچھے لیلیٰ نے تماشا لگانا شروع کر دیا تھا۔جس سے بیزار ہوتا ارباز واپس منہ سر لپیٹے سو گیا تھا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"پتہ نہیں آج بھی حمائل آتی ہے یا۔۔۔۔۔۔۔" شفاء کے باقی کے الفاظ حمائل کو گیٹ سے اندر داخل ہوتے دیکھ منہ میں ہی رہ گئے تھے اور بھاگ کے اُسکے گلے لگی تھیں۔چاروں نے اُسکی کلاس لینی تو تھی مگر پہلے اپنے لیکچرز اٹینڈ کرنے بھاگی تھیں، ورنہ پھر انکی اپنی کلاس لگ جاتی

"ہاں اب بتا، کیوں غائب ہو جاتی ہے" عشاء نے اُسکے بالوں کی لٹ کھینچ کے کہا

"موبائل خراب ہو گیا تھا" لٹ کھینچنے کی وجہ سے بال ڈھیلے ہو گئے تھے تب ہی انکو کھول کے دوبارہ جوڑے میں لپیٹے

"تمہارے بال تو اور بھی زیادہ پیارے ہو گئے۔۔۔ حسین لمبی آبشار جیسے ان میں سے دو دو بال ہمارے بھی لگا دو یار اللہ بھلا کرے گا" میشا نے ندیدوں کی طرح اُسکے خوبصورت بالوں کو دیکھ کے جس انداز میں کہا سب کی ہنسی نکل گئی تھی

"یار تمہارے تو اتنے بال ہیں دو دو دے بھی دو گی تو فرق نہیں پڑے گا مگر میشا بیچاری کے ٹوٹل دو بال ہیں جن میں سے ایک گرنے والا ہے" امبر نے اُسکی پتلی پونی ٹیل کو سامنے کرتے ہنس کے کہا

"ہاں یار انو کی شادی میں اُس منحوس پارلر والی کے ہاتھوں میں پتہ نہیں کیا تھا کٹنگ کے بعد بڑھے ہی نہیں" اپنی پونی کے سروں کو مونچھوں کی طرح ہونٹوں پر رکھ کے دکھ سے بولی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"چھوڑ میری بہن اس دنیا میں آدھی لڑکیاں اس غم میں مبتلا ہیں اُنکے بال بہت گرتے ہیں اور آدھی اس غم میں اُن سے اُنکے بال سنبھلتے نہیں" شفاء نے ہنستے ہوئے میشا کو اپنے ساتھ لگایا تو وہ بھی ڈرامے کرتی جھوٹ موٹ کے آنسو بہانے لگی

"یار تم کیوں چپ چپ ہو؟ عشاء نے حمائل کی طرف دیکھا جو بس مسکرائے جا رہی تھی

"بہت مس کرتی ہوں تم لوگوں کو، یہاں آتے ہی زندگی پیاری لگنے لگتی ہے" شال کو کندھوں کے گرد لپیٹتی مسکرا کے اپنی شرارتی دوستوں کو دیکھ کے پیار سے بولی جب امبر نے فرضی کالر لہرائے اور باقی سب بھی مسکرا دی تھیں

"کیا بنا جاب کا؟ معاذ چھت پے چارپائی پر لیٹا عشاء کی حرکتوں کو یاد کرتا مسکرا رہا تھا جب اُسکے ابا بھی چھت پے آ کے اُسکے پاس بیٹھے

"ابا آپکو بتایا تو تھا، بس فارمیلٹی ہی لگ رہی تھی اتنی دور بلا کے خوار کیا" فوراً بیٹھ کے جگہ بنائی

"کہیں اور کوشش کر لے مگر کرنی سرکاری ہی ہے" مایوس ہوتے کھڑے ہو گئے تھے۔

"ابا سرکاری نوکری میں کیا رکھا ہے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بس میں نے کہہ دیا سرکاری نوکری ہی کرنی ہے اور جلدی تلاش کر لے سارا دِن ویلا چھت پے پڑا رہتا ہے یا پھر اپنے لفنگے دوستوں کے ساتھ گھومتا رہے گا" اُسکے ابا سناتے ہوئے واپس نیچے چلے گئے تھے معاذ ٹھنڈی آہ بھر کے واپس لیٹ گیا تھا۔ دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھ کے آنکھیں بند کر لی

"آج ابا کی آواز میں کتنی تھکن تھی، ورنہ تو ابا نے پہلے کبھی میرا لحاظ نہیں کیا تو آج کیسے کر لیا" اپنے ابا کی آواز میں ہمیشہ سے تنتنا سننے کی عادت تھی۔ مگر آج مایوسی سی محسوس کر کے دل سکڑا تھا

ایک ہاتھ جیب میں ڈال کے موبائل نکال کر وقت دیکھا ساڑھے دس ہو رہے تھے۔

عشا کو کال ملائی۔ دو دن پہلے ہی اُس نے انوشے سے کہلوا کے عشاء کی امی کی اجازت سے اِسکا نمبر لیا تھا۔ لیکن نمبر صرف عشاء کا نہیں تھا بلکہ عشاء، میشا اور شفاء تینوں کا مشترکہ تھا تو کم کم ہی بات ہوتی تھی

سلام دعا کے بعد معاذ خاموشی سے آنکھیں موند گیا تھا، مگر عشاء خاموش ہوتی نہیں تھی دو دن میں ہی اُسکی جھجھک ختم ہو چکی تھی۔

"کیا کر رہے تھے آپ" اُسکی خاموشی پے جھنجھلائی

"کچھ نہیں بس لیٹا ہوا تھا چاند ستاروں کو دیکھ رہا تھا۔ مگر تم نظر ہی نہیں آئی چاند میں" شرارت سے جواب دیا

"اتنی ٹھنڈ میں باہر؟ عشاء کو کپکپی سی چڑھی

"کراچی میں ابھی اتنی ٹھنڈ نہیں"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اچھا"

"عشاء تم کنگلے سے شادی کرلو گی؟ اچانک سوال کیا

"یہ کیسا سوال ہے "

یار ابا سے روز ہی بے عزتی ہوتی ہے میری وہ بھی بلاناغہ، مگر سمجھ نہیں آرہا کہاں سے گورنمنٹ جاب ڈھونڈوں"

"تو نہ کریں، جو مل رہی ہے وہی کرلیں" عشاء نے ناک سے مکھی اڑائی

"نہیں۔۔۔ ویسے میرا مائنڈ تو بزنس کا ہے مگر ابا۔۔۔ نہیں مانتے "

"آپکے ابا کو یقین ہو گا کہ آپ نے پیسے ڈبو دینے ہیں" ہنستے ہوئے مذاق کیا

"ویسے سچ یہی ہے، ابا کہتے ہیں تُجھے سرمایہ دینے کا مطلب پیسوں کو خیر آباد کہنا ہے" دونوں ہنس دیئے تھے

"آپ میرے بابا سے اُدھار۔۔"

افو۔۔۔ اب یہ بھی نہیں کہا کہ تم ننھے سے دماغ سے اتنا پریشان ہو جاؤ" معاذ نے فوراً بات کاٹی

"اچھا پھر میری پاکٹ منی لے لیں" اپنی خدمات پیش کی جس پے معاذ دیر تک ہنستا رہا

"نادیدہ پاکٹ منی؟" عشاء نے خود ہی رونا رویا تھا ہمیں پاکٹ منی بھی نہیں مِلتی۔ دونوں ایک دفعہ پھر ہنس دیئے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ماموں کی دلہن ڈھونڈ رہے ہیں" میشا نے شرارت سے امبر اور حمائل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

حمائل کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی مگر امبر نے اشتیاق سے آنکھیں پھیلا کے اسکو دیکھا

"یار، میرے گھر آجاؤ نا رشتہ لے کر۔۔۔ تمہیں تو پتہ ہے آرمی سے عشق ہے مجھے ہائے مزا آجائے گا۔ مجھے جب آرمی والوں کی گاڑی نظر آجائے تب بھی میرا دل کرتا ہے اُنکی گاڑی میں بیٹھ جاؤں بس انکو دیکھوں ، دیکھتی جاؤں دیکھتی جاؤں۔۔۔۔۔۔

"اور فوت ہو جاؤں" عشاء نے اُسکی اوور ایکٹنگ دیکھتے ہوئے جل کے فقرہ مکمل کیا

"یار سچی کہہ رہی ہوں، کیا کمی ہے مجھ میں تمہارے ماموں کے ساتھ کتنی اچھی لگوں گی، ہائے شرم آرہی ہے" دونوں ہاتھ منہ پے رکھ کے ڈرامائی انداز میں بولی

"ہماری ماؤں کو پہلے ہی ہم سے بہت شکوے ہیں، ایک تمہیں اور لے گئے تو اماں نے بلکل ہی نا امید ہو جانا ہے ہم سے۔۔۔ ہم سے بڑا ڈراما ہو تم" شفاء نے فوراً زور و شور سے سر نہ میں ہلا کے فوری انکار کیا

"حمائل۔۔۔۔۔۔ کے بارے میں سوچا جا سکتا ہے ویسے بھی بڑا آئیڈیلائز کرتی ہے اُنکو" میشا نے رازدارانہ انداز میں جھک کے آہستگی سے کہا وہیں حمائل کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"نہیں، میرے لیئے صرف آئیڈیل ہیں وہ اور خبر دار میرے گھر آئے تو تم لوگ" حمائل کی جان نکل گئی تھی یہی سوچ کے اگر یہ لوگ واقعی رشتہ لے کے آگئے اسکی بھابی اور بھائی اسکو ہی غلط سمجھیں گے پھر پتہ نہیں کونسا فساد کھڑا ہو جائے گا

"کیا ہے یار اب اتنی پیاری آپر چونیٹی مل رہی ہے تمہیں" امبر کو ایک آنکھ نہیں بھایا تھا اُسکا یوں انکار کرنا

"ہمارے ہاں آؤٹ اوف فیملی شادی نہیں کرتے" حمائل نے سختی سے کہنے کی ناکام کوشش کی

"اف لڑکی آج کل کون ذات پات دیکھتا ہے؟ امی اور آنٹی مل کے خود معاملات دیکھ لیں گی تم چپ کرو" میشا نے اُسکے انکار کو ہوا میں اڑایا

"ہم دیکھتے ہیں، میرا مطلب ہمارے خاندان میں نہیں چلتا یہ سب، میں نے کہہ دیا ہے نہیں آنا تم لوگوں نے اور ویسے بھی بھائی نے کسی اور کا سوچا ہوا ہے" بے دردی سے ہونٹ کاٹتی کینٹین سے ہی نکل گئی تھی آنکھیں بھیگتی محسوس ہوئی تو گہری سانس بھر کے درخت کے نیچے رکھے بینچ پے بیٹھ گئی پیچھے وہ چاروں اُسکا اتنا ہارش ریکشن دیکھ کر ہکا بکا بیٹھی رہ گئی تھیں۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"پتہ نہیں زِندگی چاہتی کیا ہے" حمائل بھیگی آنکھوں سے دھند میں لپٹا کالا آسمان تکتی سوچ میں گم تھی۔

"ہاں وہ آج تک بھی میرے لئے ٹھنڈی ہوا کے جھونکے کی مانند ہیں مگر اب حالات بھی پہلے جیسے نہیں۔ میں صرف اپنا نہیں سوچ سکتی۔۔۔۔ ابھی چھوٹی بہنیں بھی ہیں بھابھی کو میرے بارے میں بھنک بھی پڑگئی تو انہوں نے انکا جینا حرام کر دینا ہے" لب کاٹتی دل میں اٹھتے بغاوت کے بادلوں کو جھٹک کے سنگل بیڈ پے سوئی مناہل کو ایک نظر دیکھا

"کل آرام سے سمجھا کے منع کروں گی اُنکو۔۔۔ دیکھا جائے گا، بھائی اگر اُس انکل سے شادی کروانا چاہتے ہیں تو کروادیں" بے حس ہو کے فیصلہ لیتی اپنے بیڈ پر آکے لیٹ گئی تھی۔ آنکھیں بند کرتے ہی آنسو نکلتے اپنا آپ منوا رہے تھے

"امی کو بتا دوں؟ امی تو غلط نہیں سمجھیں گی مجھے" اچانک آنکھیں کھول کے بیٹھ کر اپنے گال رگڑتی دماغ پھر بغاوت پے اُترا تھا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"نہیں امی کا مان ٹوٹ جائے گا، بھابھی اور بھائی کے سامنے کیسے میری ڈھال بن جاتی ہیں اور میں ہی اُنکو ایسے بتا کے اُنکا دل توڑ دوں؟ نفی میں سر ہلا کے گھٹنوں میں سر دیا

"اللہ تُو جانتا ہے نا، میں نے اُنکا ساتھ پانے کی صرف خواہش کی تھی ضد نہیں۔۔۔۔۔اب تُو ہی کوئی راستہ دکھا" کافی دنوں کا غبار تھا جو آج آنسو کے ذریعے نکل کے اُسکی گود بھگو رہے تھے۔ذہنی طور پہ تھک چکی تھی تب ہی جسمانی طور بھی پہ ٹوٹا محسوس کرتی تکیے پے سر پٹخ کے دل ہی دل میں دعا گو تھی

یہ پانچوں دوستیں آٹھویں کلاس سے ساتھ پڑھتی آرہی تھیں۔پانچوں بلا کی شرارتی، باتونی تھی لاابالی پن انکے مزاج کا حصہ تھا۔

یہ لوگ میٹرک میں تھیں جب امبر کی امی کا سی ایم ایچ میں آپریشن تھا۔

اسکول سے واپسی پر چاروں امبر کو روتا دیکھ کر اُسکا حوصلہ بن کے اُسکے پاپا کے ساتھ ہی ہسپتال آئی تھیں۔

کینٹین سے نکلتے ہوئے رش کی وجہ سے حمائل اکیلی رہ گئی تھی۔تب ہی ڈرتے ڈرتے ایلیویٹر تک آئی آگے فوجی کو دیکھ کے ڈر ختم ہوا، مبہوت سی اندر داخل ہو کے اسکو دیکھتی خوش ہو رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ فوجی یونیفارم میں اتنا دلکش لگ رہا تھا کہ حیران رہ گئی ۔کوئی اتنا پیارا بھی کیسے لگ سکتا ہے بھلا۔

"بیوٹیفل۔۔۔۔دنیا کے حسین لوگ آرمی میں ہی کیوں جاتے ہیں؟" بے ساختہ منہ سے نکلا

صبیح نے مڑ کے اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھا نہیں بلکہ گھورا تھا ۔جو وہائٹ یونیفارم پہ گرے دوپٹہ شولڈرز میں ڈالے، بلیک سکارف سر پر اوڑھا ہوا تھا، گندمی رنگت اور بڑی بڑی کالی آنکھیں۔پہلی نظر میں معصوم اور پُر کشش لگی تھی ۔

اُسکی عمر کا اندازہ لگاتے صبیح مسکرا دیا۔اس عمر کی لڑکیاں اکثر ہی اسکو دیکھ کے یُونہی خوش ہو جاتی تھیں۔تب ہی نفی میں سر ہلا کے ایلیویٹر سے نکلنے لگا تھا جب وہ فوراً بھاگتی ہوئی پیچھے آئی

"آٹو گراف پلیز سر" کوریڈور میں اُسکا راستہ روکے بیگ میں سے پین ڈھونڈتی ساتھ التجایہ انداز لیئے بار بار اسکو دیکھ رہی تھی کہیں چلا نہ جائے

"آئی ایم گیٹنگ لیٹ، مس" اُسکا پین مل ہی نہیں رہا تھا تب ہی صبیح نے نرمی سے کہا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"سوسوری مل گیا" دل ہی دل میں اُس کے یوں نرمی سے بولنے پر صدقے واری جاتی ریڈ بورڈ مار کر نکال کے اسکو تھمایا اور اپنا بلیک سکارف کا سرا اپنے ہاتھ پے پھیلا کے اُسکے سامنے کیا
صبیح حیران ہوتا سر جھٹک کے اُسکے بلیک سکارف پے سرخ مار کر سے سائین کرنے لگا

"تھینک یو سوچ سر" حمائل اپنی فیلنگز بیان نہیں کر پا رہی تھی شدت جذبات سے آواز کانپی

"سٹے بلیسڈ" کندھے اچکا کے آگے بڑھا جب پیچھے سے آتی آواز نے پاؤں جکڑے

"آئی ایم ان لو۔۔۔کیپٹن صبیح رحمانی " حمائل اپنے بلیک سکارف پے سرخ رنگ سے نظر آتے ہوئے حروف پر ہاتھ پھیرتے آنکھیں بند کر کے بولی۔ صبیح لب بھینچ کے رہ گیا۔اُس نے چھوٹی لڑکی سمجھ کے اُسکا دل رکھ لیا تھا مگر وہ ایک فوجی کو دیکھ کر کچھ زیادہ پاگل ہو گئی تھی شاید

"مس اپنی پڑھائی پر دھیان دیں، ہم بیشک آپ لوگوں کی حفاظت کے لیئے ڈیوٹی کرتے ہیں۔ مگر ایک لڑکی کو اپنی حفاظت خود کرنی آنی چاہیئے" سختی سے اسکو کہہ کر جانے لگا
"پھر شادی کر لیں مجھ سے" نہ جانے اتنی ہمت کہاں سے آ گئی تھی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میرے پاس فضولیات کے لیے ٹائم نہیں ہے" اب اس لڑکی کو دیکھ کے کوفت ہو رہی تھی جو گلے ہی پڑ گئی تھی

"ہاں تو ابھی کب کہہ رہی ہوں۔۔۔۔اب دو چار سالوں تک آپکا انتظار کر ہی سکتی ہوں" احسان جتانے والے انداز میں اُسکے قدموں کا ساتھ دینے کے چکر میں تقریباً بھاگ رہی تھی

"لسن آپ اپنا راستہ ناپیں اور میری جان بخش دیں" صبیح کو صحیح معنوں میں غصہ آگیا تھا۔ایک چھٹانک کی لڑکیاں اظہارِ محبت کرنے کھڑی ہو جاتی تھیں

"بٹ اب میرا دل۔۔۔۔"

"یہ آپکا ذاتی معاملہ ہے، میرے دل و دماغ میں کوئی اور ہیں۔شادی بھی اُن سے ہی کروں گا سو آپ اپنا ذاتی مسلہ سنبھالیں اور میں اپنا مسئلہ سنبھالتا ہوں،ڈن؟" صبیح کو اُس سے پیچھا چھڑانا آسان نہیں لگا تب ہی کھڑے ہو کے اُسکی اُمیدوں پے پانی پھیرا وہ منہ بسور کے رہ گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہیو آنائس ڈے، لٹل گرل" اُسکے معصومیت سے منہ بسورنے پر مسکرا کے اپنی جیبوں میں ہاتھ ڈال کے میس کی طرف نکل گیا تھا۔ جہاں انوشے اور امان اُسکے انتظار میں بیٹھے تھے۔ پیچھے حمائل اُسکے گال پہ پڑنے والا مدھم ساڈمپل دیکھ کے مبہوت رہ گئی تھی۔

"چلو وکینسی خالی نہیں ہے کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔ مگر آپ پے کرش آگیا ہے" دونوں ہاتھوں سے دوپٹہ شولڈر سے نکال کے سر پے لیا اور سکارف کھینچ کے احتیاط سے تہہ لگا کر اپنے بیگ میں رکھتے ہوئے ہنس کے بولی اور اپنے دوستوں کی تلاش میں نظریں گھمائی جنکو نا پا کے چھکے چھوٹے۔

ساری جگہ تلاش کرتی آخر میں پریشان ہوتی رونے کے قریب تھی جب دور سے اپنا ٹولہ نظر آتا دیکھ سکھ کا سانس لیا

"کہاں رہ گئے تھے؟" انوشے نے ٹیڑھی نظروں سے گھورا

"یار آرمی میں آنے کے بعد خود کو سلیبرٹی والی فیلنگ آتی ہے" چڑ کے بوتل منہ کے لگائی

"آج پھر کوئی چڑیل عاشق ہو گئی تم پر؟ امان نے قہقہ لگایا

"ہاں نہیں تو کیا گز بھر کی لڑکیاں کھڑی ہو کے پروپوز کر رہی ہوتی ہیں" سر جھٹک کے اپنی پلیٹ سامنے کی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کس نے کہا تھا آرمی جوائن کرو۔۔۔۔پہلا جرم تو یہی ہے اور دوسرا جرم بھی لاگو ہوتا ہے" انوشے نے بھی ہنستے ہوئے اُسکے گال پے اُنگلی رکھ کے گھمائی

"اب اور کونسا جرم ہے میرا" خفاسی نظر اُس پے ڈال کے اپنے دونوں ہاتھ گالوں پے رکھے کلین شیو کی وجہ سے انوشے اور امان اسکو گال کھینچ کے تنگ بہت کرتے تھے

"خوبصورت ہونا بھی تو جرم ہے نا" امان نے ٹیبل پے جھکتے آنکھ مار کے کہا تو صبیح نے اپنی بے ساختہ اُمڈتی ہنسی کو لبوں میں دبائے دونوں کو گھورا جس سے اُسکے گال میں پڑنے والا ڈمپل گہرا ہوا تو امان اُنگلی سے اشارہ کرتا اپنا دل تھام گیا اُسکی حرکت پے صبیح اور انوشے کے قہقہہ نکلا تھا

"اے سن۔۔۔میں سوچ رہی تھی امی سے حمائل کے لیے بات کریں؟ میشا نے پاپڑ کھاتے ہوئے کُرسی پے اُنکے پاس بیٹھتے ہوئے آہستہ سے کہا

"یار اُس نے سختی سے منع کیا ہے، اُسکے گھر کا ماحول بھی عجیب سا تو ہے شاید اسلئے" عشاء نے ناک چڑھا کے کہا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اوہو تو ہم کونسا اسکو بھگانے کی بات کر رہے ہیں۔۔۔امی لوگ جائیں گے رشتہ لے کر اور ویسے بھی اُسکا ریکشن نارمل ہی تھا۔" شفاء نے اپنا پیکٹ چھوڑ کے میشا کے پیکٹ سے پاپڑ لینے چاہے جسکو وہ گھور کے اپنے پیچھے کر گئی تھی

"ویسے یار حمائل کو لے آئے تو اماں ساری عمر کے لیئے ہم سے خوش ہو جائیں گی ۔۔۔امی جو خوبی ہم میں دیکھنا چاہتی ہیں وہ ساری حمائل میں موجود ہیں" عشاء پُر سوچ انداز میں بولی

"اوئے ویسے بھی اُسکے بال کتنے پیارے ہیں، تمہیں یاد ہے نا جب ہم نے کٹنگ کروائی تھی ماموں کتنا غصہ ہوئے تھے اُنکو لمبے بال ہی پسند ہیں" شفاء نے بھی خوش ہو کے دلیل دی

"اوہ ہاں یار اوپر سے اپنی حمائل کا قد بھی کتنا لمبا ہے۔۔۔۔ہینڈسم ماموں کے ساتھ ٹال اور اسمارٹ لڑکی ہی جچے گی" میشا نے انگلیاں چاٹتے ہوئے سی سی کرتی بھی اپنی بات پوری کی

"ہائے اپنی سب سے پیاری دوست ممانی بن کے آجائے گی شکر ہے ماموں سے دور بھی نہیں کرے گی پھر وہ ہمیں" عشاء نے اسکو کراہت سے دیکھ کے تھپڑ مارا اور شفاء کی طرف رخ موڑ کے اپنا پوائنٹ رکھا جس پے دونوں زور و شور سے سر ہلا کے پوری طرح حمائل کے حق میں ہو چکی تھیں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"انو انو۔۔۔۔۔۔ ہمیں ماموں کی دلہن مل گئی" تب ہی انوشے کو لان میں آتے دیکھ میشا اچھل کے کھڑی ہوتی بولی

"اچھا کون؟ شفاء کے چاکلیٹ بڑھانے پر اُسکے ساتھ بیٹھ کے تینوں کو دیکھا

"ہماری دوست ہے پھو پھو اُسکے بال ریپانزل جیسے یہ لمبے لمبے اور قد ماموں کی طرح آسمان کو چھوتا ہوا ،شہزادیوں کے سی بڑی بڑی کالی آنکھیں بلکل فروزن جیسی ،ہونٹوں کی کیا کہئے پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے" تینوں نے اشتیاق سے اُسکی تعریفوں میں زمین آسمان ایک کر دیئے تھے اور انوشے ہنس ہنس کے پیٹ پکڑے بیٹھی تھی

"بھابھی دیکھنے میں کیا حرج ہے" ہمیشہ کی طرح انوشے اپنی شرارتی بھتیجیوں کی نمائندگی کرنے میں پیش پیش تھیں

"انوشے ہم نے دیکھا ہوا ہے انکی دوستوں کو ساری ایک جیسی ہیں۔ مجھ سے تو یہی نہیں سنبھلنے میں آتی انکے جیسی ہی ایک اور چھوٹی بچی لا کے گنجی نہیں ہونا میں نے" بڑی بھابھی سرے سے انکاری ہوئیں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"امی کتنا عرصہ پہلے آئی تھی وہ ہمارے گھر تب تو وہ ایسے ہی تھی اب تو بڑی ہو گئی ہے۔۔۔

"تم تینوں بھی لوٹھا کی لوٹھا ہو گئی ہو مگر عقل گٹوں میں ہی ہے " اُسکی امی سخت نالاں تھیں ان سے وہ تینوں منہ بنا کے چلی گئی تھیں

"بھابھی جانے میں کیا ہے، ایک دفعہ ہو آتے ہیں آج ہی مل کے آجائیں گے صرف" چھوٹی بھابھی نے کہا تو وہ انوشے کو دیکھنے لگی
"ویسے بھی صبیح جس طرح شادی سے بھاگتا ہے، اسکو کوئی شرارتی لڑکی ہی ہینڈل کر سکتی ہے۔۔۔ کھڑوس تو یہ خود بھی ہے" انوشے نے شرارت سے کہا تو وہ دونوں بھی ہنس دی تھیں

"اوکے ان آفت کی پڑیوں کو نہ بتانا تینوں نے شور مچا دینا ہے۔۔۔ ولایت سے کہوں گی چھوڑ دیں ہمیں اُنکے گھر " آخر راضی ہوتی مسکرا کے بولی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اللہ خیر آج پھر نند بھاوج سر جوڑے بیٹھی ہیں۔۔۔میں تو اپنی چارپائی گھر سے باہر ہی لگالونگا بلکہ نہیں ٹکٹ لگادونگا فری کی فلم۔۔۔۔۔۔۔آہ ظالم ماں ...." اُسکی امی نے بات پوری ہونے سے پہلے ہی جوتی اُتار کے ماری تھی جس پے رمیز نے فوراً بات بیچ میں چھوڑ کے اپنا بیٹ، بال اٹھا کے بھاگنے میں ہی عافیت سمجھی

"لے بھئی صاحبزادے، تیرا فیوچر"

"کیا ہے یہ، ابا جان؟" تعجب سے لفافہ کھولتے ہوئے پوچھا

"تیرے باپ کا ڈیتھ سرٹیفکیٹ"

"کیا؟؟؟؟" لفافہ ہاتھ سے چھوٹ کے گر گیا" آپ مطلب آپ میرے ابا نہیں ہیں؟ اِسکا مطلب آپ لوگوں نے مجھے اڈاپٹ کیا ہوا ہے؟ معاذ کو اپنا دل حقیقتاً ڈوبتا ہوا محسوس ہوا

"ابے سن تو بے غیرتا" ابا اُسکے جذباتی پنے پر چلا کے بولے

"جی کہیں کہیں بے غیرت ہی کہیں مجھے آپ، آپ کے ٹکڑوں پر جو پلا ہوں۔۔۔ابا آپ نے مجھے پہلے بتایا کیوں نہیں؟ بچپن سے لے کر آج تک اپنے آپکو، آپکا بیٹا سمجھتا رہا۔۔۔آپکے پیسوں پر اپنا حق سمجھا، ابا کاش آپ مجھے پہلے بتادیتے تو میں بھیک مانگ لیا، ہوٹل کے برتن دھولیتا لیکن یوں۔۔۔۔نہیں ابا میں کچھ بھی کرلوں گا مگر یوں۔۔۔" ابا نے پانی پی کے گلاس دے کے مارا جسکو بروقت کیچ کرتا بات بیچ میں ہی چھوڑ گیا

امی خود ایک طرف کھڑی آنسو بہا رہی تھیں۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

,"تُو ارے اب تُو کیوں ٹسوے بہارہی ہے استغفار۔۔میرا پورا خاندان ہی پاگل ہے" ابا کے توپوں کا رخ اماں کی طرف ہو گیا تھا مگر اماں پر بھی اُنکے جلال کا کہاں اثر تھا۔ فوراً منہ پہ دوپٹے کا گولہ رکھ کے فل والیوم کے ساتھ رونے لگیں

"آپ۔۔۔" ابھی وہ کچھ کہنے ہی لگی تھیں کہ ابا چلائے "بس، اس گھر میں کوئی ہے جو میری سن لے؟" ابا دونوں ہاتھوں میں اپنے تھوڑے سے بال پکڑے جھنجھلاہٹ کا شکار ہوئے

جھٹ معاذ کے دل کو ٹھک کر کے چوٹ لگی اور بڑھ گیا ابا کی طرف۔

"آپ بیشک میرے سگے ابا نہیں مگر آپ نے مجھے پالا پوسا بڑا کیا پڑھایا لکھایا کھلایا پلایا۔۔۔۔۔" چٹاخ" باقی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے

"ناہنجار، جذباتی ماں کی جذباتی اولاد " جس پر اُسکی اماں ایک زور سے سسکی بھر کے رہ گئی تھیں۔

"ابے او اُلو کے پٹھے۔۔۔ میں ہی تیرا سگا باپ ہوں، شکر تو کیا مناوں دل تو کرتا ہے اسی جوتے سے تیری اتنی چھترول کروں نانی یاد آجائے" ابا ایک ساتھ دونوں محاذوں پر گولے برسا چکے تھے تب ہی اماں بھی طیش میں آئی

"اوہ معاذ کے ابا میری ماں تک کیوں جارہے ہو, ذرا کچھ ہو تا نہیں میرے میکے کو برا بھلا کہنا شروع" ناک پونچھتی کچن میں چلی گئیں۔

اس سے پہلے ابا، اماں کے میکے کی شان میں مزید قصیدے پڑھتے معاذ بیچ میں آگیا" ابا۔۔

چپ رہ دل تو کرتا ہے پڑول چھڑک کے آگ لگادوں" ابا کا جلال ختم ہونے میں نہیں آرہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

معاذ کی ٹانگ آگ پر ہی اٹک گئی تھی" ظالم سماج۔۔۔ابا کیا سچ میں، میں آپکا بیٹا نہیں ہوں؟ درد بھری آواز میں آرزردہ سا بولا

"ہاں ہاں مجھے پاگل کتے نے کاٹا تھا جو اپنے بیٹے کی سرکاری نوکری کی خاطر خود کو مار دیا۔۔۔تاکہ مل والے تُجھے میری جگہ نوکری پر رکھ لیں مگر آج تک اس گھر میں بغیر فلم چلے کوئی بات پوری ہوئی ہے جو اب ہو جاتی" لفافہ کُرسی پے پٹخ کے چلتے بنے پیچھے معاذ منہ کھولے شدید حیرت کا شکار کھڑا کا کھڑا رہ گیا۔

"کیا ہوا امی۔۔۔حمائل رات کو سونے سے پہلے بال سلجھانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی جب اُسکی امی کمرے میں آئیں

"کتنی دفعہ کہا ہے گرہیں نہ نکل پا رہی ہوں تو تیل لگا کے نکالا کرو" نرمی سے کہتی تیل کی شیشی اٹھا کے بیڈ پے بیٹھی حمائل مسکرا کے اُنکے قدموں میں بیٹھ گئی تھی۔

"آج تو مزے کی نیند آئے گی، اتنی مزے کی مالش کرتی ہیں امی آپ" بند آنکھوں سے ہنستی ہوئی بولی

ہمم۔۔۔اُسکی امی ہنکارا بھر کے رہ گئی تھیں

"کیا بات ہے امی جی؟ سر پے رکھے اُنکے ہاتھوں پر ہاتھ رکھ کے سر موڑ کے پوچھا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میں نے تمہاری شادی کا سوچ لیا ہے۔۔۔ کوشش کروں گی اسی مہینے خیریت سے ہو جائے" بالآخر گہری سانس لیتی کسی نتیجے پر پہنچتے ہوئے بتایا

" مگر اچانک امی ؟؟؟؟ حمائل پوری گھومے اُنکی طرف دیکھ کے بولی

"ہاں تمہارا بھائی سیریس ہے اور مجھے اس سے پہلے ہی تمہارا رشتہ طے کرنا ہے، کل ہی ہاں کردوں گی ۔۔۔اب بس تم صرف پڑھائی پر دھیان دو تا کہ بعد میں کالج جاؤ یا نہ جاؤ مگر پیپرز تو دے سکو نا؟ اُسکی چڑیا بنا کے نظریں چرا کے کہتیں باہر نکلنے لگی

"امی کون ہیں ؟ کہاں.... حمائل رونے کے قریب تھی مگر اُسکی امی کے دیکھنے پر باقی الفاظ منہ میں رہ گئے

" مسز نعیمہ کے بھائی کا رشتہ آیا ہے آج۔۔۔ مجھ پر بھروسہ ہے نا؟ تو پریشان نہیں ہونا" مسکرا کے اُسکے گال تھپتھپا کے باہر چلی گئیں تھیں

"اف اب یہ کون ٹپک پڑے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ دو دن کے اندر اندر میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے" سر پکڑے گھٹنوں پے تھوڑی رکھی

"اللہ جانے ایک مہینے بعد میری زندگی میں کیا ہوا ہو گا؟ اُس انکل کے ساتھ۔۔۔ صبیح سر کے ساتھ یا پھر اب یہ پتہ نہیں کون سی مسز کے بھائی آ گئے" ہونٹ لٹکا کے روہانسی ہوتی بیڈ پے چڑھ کے بیٹھ گئی تھی۔ رضائی اچھی طرح لپیٹ کے اپنی کتاب کے پہلے ورق پے آج کی تاریخ لکھی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہر مہینے کی اسی تاریخ کو دیکھا کروں گی۔۔۔۔کہاں سے کہاں پہنچ گئی" منہ بنا کے سوچتی لیٹ گئی تھی۔ آنسو سے بچنے کے لیے اِدھر اُدھر کی ہانک رہی تھی مگر لیٹتے ہی وہ بیتاب آنسو آنکھوں کی بار پھلانگ گئے جلدی سے آنکھوں پے بازو رکھا

معاذ دونوں جیبوں میں ہاتھ ڈالے ساحل سمندر کی طرف جا رہا تھا جہاں اُسکے دوست اُسکا انتظار کر رہے تھے۔ چلتے چلتے چھوٹے پتھروں کو ٹھوکروں سے اڑاتے ہوئے اُداسی سے نیچے دیکھتا چل رہا تھا

"کیسا ملک ہے یار، جہاں اگر بیٹے کو اپنے پیروں پے کھڑا ہونا ہے تو باپ کو اس دنیا سے ہی بھیجنا ہو گا۔۔۔ہنہ" گہری سانس بھر کے سامنے دیکھا اور ٹھٹھک کے رک گیا

سامنے ہی علی ایک بڑے سے ٹیلے کے ساتھ ٹیک لگائے نیچے بیٹھا ہوا تھا، عفان اسی ٹیلے کے اوپر بیٹھا چھوٹی چھوٹی کنکریاں پانی میں اچھال رہا تھا۔۔۔منیب دونوں ہاتھوں پے تھوڑی رکھے ڈوبتے سورج کو دیکھتا اُداس شام کا حصہ لگ رہا تھا وہیں عامر ہونک بنا ان سب کی شکلوں کو دیکھتا کسی بہت بڑے افلاطون ٹائپ بمباری کے انتظار میں گیلی مٹی پے پتھر سے نقش و نگار بنا رہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہیں یہ ان سب کو کیا ہو گیا؟ اوہ اللہ مجھے معاف کر دے کس کس چیز کا شکر ادا کروں۔۔۔والدین جو اپنا آپ قربان کرنے کو تیار ہیں اور ادھر میرے چاروں لٹو دوست میرے انتظار میں کس طرح اُداس بیٹھے ہیں اس اُداس شام کی طرح" معاذ دل ہی دل میں خوش ہوتا اپنی طرف سے سوچے جا رہا تھا۔ اسکے دوست اکثر کہتے تھے معاذ کی خوش فہمیوں کا کوئی علاج نہیں۔

چاروں کی فوٹو بنانے کے لیے جلدی سے جیب سے موبائل نکالا ابھی فوکس ہی کیا تھا جب علی اُسی انداز میں بیٹھا بولا

"ڈفر۔۔۔فوٹو کھینچنی ہے تو اچھی کوالٹی کی تو کھینچ "

"ہاں نہیں تو کیا پھٹیچر موبائل کا پھٹیچر کیمرہ ہے" منیب نے کھڑے ہو کے کہتے ہوئے عفان کی جیب سے موبائل نکال کے احسان جتانے والے انداز میں دے کے دوبارہ اپنی پوزیشن سنبھالی

"ہنہ دے ایسے رہا ہے جیسے تیری دلہن جہیز میں لائی ہو" معاذ نے جل کے منیب کی کمر پے کنکر دے کے مارا

"اوکے ریڈی۔۔۔۔؟ کیمرا سیٹ کر کے پوچھا عامر کی یس سنائی دیتے ہی فوٹو کلک کی

"واہ واہ کیا فوٹو آئی ہے، ڈھلتا سورج، ساحل سمندر۔۔۔۔گیلی چکنی مٹی۔۔۔لہروں میں ڈولتا ہوا سورج کا عکس کیا بیک گراؤنڈ ہے، اُداس بیٹھے سمندری گھوڑوں نے تصویر مکمل کر دی" معاذ نے تاک کے حملہ کیا جس پے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

چاروں ہی سب بھول بھال کے معاذ پے جھپٹے تھے مٹّی اور لہروں میں لوٹ پوٹ ہوتے پانچوں اپنی اپنی پریشانیاں بھول چکے تھے۔

"صبیح آ بھی جاؤ, لیٹ ہو رہے ہیں" انوشے لاؤنج میں کھڑی ہو کے چلائی تھی تب ہی وہ رف سے حلیئے میں دروازے میں کھڑا نظر آیا

"یہ کیا؟ تم نے جانا نہیں ہے؟ انوشے حیران ہوتی ہینڈ بیگ سمبھالتی اُسکی طرف آئی

"نہیں۔۔۔میری دو گھنٹے بعد کی فلائیٹ ہے۔۔ تم لوگ جاؤ میں پنڈی میں ملتا ہوں تم سے" کندھے اچکا کے کہتا واپس روم میں چلا گیا تھا

"کیا مسئلہ ہے، صبیح؟ انوشے غصے میں اُسکے پیچھے کمرے میں آئی

"کیا ہوا؟ تم اتنا اوور ریکٹ کیوں کر رہی ہو یار؟ غصے سے اُسکا سرخ ہوتا چہرہ دیکھ کے نرمی سے کہتا شیشے میں دیکھ کے بال بنانے لگا

"تم بدل سے گئے ہو" افسوس سے کہتی اُسکے کندھے پے مکا مارا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اوف۔۔۔اوکے مگر ابھی آپ جائیں محترمہ آپکے شوہر نیچے انتظار کر رہے ہونگے" ہیئر برش واپس رکھ کے بنا اسکو دیکھے کہہ کر جانے لگا تھا جب وہ بے اختیاری میں اُسکی کلائی پکڑنے کو بڑھی صبیح نے فوراََ ہاتھ اٹھا کے اپنے آپکو پیچھے کرکے بچاتے ہوئے بھنوؤاٹھائے اسکو دیکھا

انوشے کی آنکھیں سبکی کا احساس لیئے بھیگ گئیں تھیں۔ امان، صبیح اور انوشے ہمیشہ ساتھ رہے تھے، ٹریننگ ،جوائننگ، ڈیوٹی ہر چیز ان تینوں نے ساتھ کی تھی۔ اور اب صبیح جیسے اُسکے سائے سے بھی بچنا چاہ رہا تھا۔
"میرا شوہر، پہلے دوست ہے تمہارا شاید" بھیگی آواز میں طنزیہ بول کے تیزی سے باہر نکلنے لگی تھی

"انو۔۔۔" صبیح جی بھر کے شرمندہ ہوتا اسکو روکنے کے لئے اُسکا ہاتھ پکڑ کے روکنے کے لئے بڑھا جب اُسی کے انداز میں انوشے اپنا ہاتھ بچا کے دور ہوگئی تھی۔

"سٹے آوے۔۔۔ مسٹر" بھرائی آواز میں بولتی بھاگ گئی تھی۔ ناجانے کس بات سے زیادہ تکلیف ہوئی تھی صبیح کا اپنا ہاتھ پیچھے کرنے سے یا اُسکا اِنکے ساتھ نہ جانے سے۔

شٹ یار" صبیح لب بھینچے یُونہی کھڑا تھا جب موبائل پر میسیج آیا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میری بیوی کو رُلانے کا خمیازہ بھگتنے کے لیئے تیار رہنا

کیپٹن ایس_آر" میسج پڑھتے فوراً کھڑکی سے دیکھا جہاں امان سرد نگاہوں سے اسکو دیکھتا انوشے کو بازو کے حلقے میں لیے گاڑی میں بٹھا رہا تھا۔

"بات نہ کرنا تم سب کی سب مجھ سے" حمائل نے بک اٹھا کے چاروں کو باری باری ماری

"تُو نے ہی منع کیا تھا ورنہ ہم تو امی کو منا کے ہی دم لیتے" شفاء نے اپنا بچاؤ کرتے ہوئے کہا

"یار مجھے کیا پتہ تھا راتوں رات ہی کسی مسز نعیمہ کے بھائی کا رشتہ ڈن کر دیں گی امی" حمائل روہانسی ہوتی ہونٹ لٹکا کے بولی

"یار کون ہیں یہ خاتون؟ نام جانا پہچانا لگ رہا ہے" شفاء نے سر کھجاتے ہوئے سوچتے ہوئے کہا

"اوئے تمہاری امی کا نام کیا ہے؟ میشا نے جھٹ اُسکا ہاتھ کھینچ کے کہا

"امی۔۔۔" عشاء نے کندھے اچکا کے جواب دے کے انکے علم میں اضافہ کیا جس پے ایک ساتھ دونوں طرف سے تھپڑ لگے تھے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"یاد آیا۔۔۔۔۔۔۔یار عشاء اپنی امی کا نام بھی تو نعیمہ ہے" شفاء تھپڑ مارتے ہوئے اچانک یاد آنے پر پر جوشی سے بولی

"شاباش ہے بیٹا اپنی امی کا نام تک نہیں یاد تھا" امبر نے ڈرامائی انداز میں افسوس کرتے ہوئے ان تینوں کو دیکھا

"اوئے اِسکا مطلب ماموں کا رشتہ۔۔۔۔۔۔
ہاں اوئے کل شام کو جب ہم نے کہا تھا ہو سکتا ہے امی مان گئی ہوں ؟
حمائل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تمہاری امی نے پکا کر دیا؟ میشا نے خوش ہوتے اسکو جھنجھوڑا جو ان سب کو پاگلوں کی طرح منہ کھولے دیکھ رہی تھی میشا کے یوں پکڑنے پر سرخ پڑتی چہرہ گھٹنوں میں دے دیا تھا

"ہائے سچی ایسا ہو گیا؟؟؟؟؟ہورےےےےےےے" چاروں خوشی سے چلائی تھیں حمائل گھٹنوں میں چہرہ دیئے اُن سے منہ چھپا کے شرم سے لال ہوتی بیٹھی رہی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اِدھر حمائل کی امی نے رشتے کا بتایا تھا اور اُسکی بھابی نے جو شور مچایا

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ ارباز کوئی بھی نہیں آیا رشتہ لے کے یہ حمائل نے خود ہی کوئی بتایا ہے۔۔ میں لکھ کے دینے کے لیے تیار ہوں" جب انوشے وغیرہ انکے گھر آئے تھے تو یہ حمائل کی خوش قسمتی تھی جو بھائی اور بھابی دونوں ہی گھر پے نہیں تھے اِسلئے اسکو اُنکی آمد کا پتہ نہیں تھا

جواب میں ارباز کی چپ سے اُسکی امی کو حد سے زیادہ غصہ آیا

"اب تم دونوں نے جو بولنا ہے بولو۔۔۔ حمائل کا رشتہ میں پکا کر چکی ہوں اگلے مہینے کی پندرہ تاریخ کو اسکی شادی ہے۔۔۔ تم دونوں کا دل کرے تو آجانا ورنہ میری طرف سے اجازت ہے۔نہ آنے کی" اُسکی امی لیلیٰ اور ارباز پے ایک نظر ڈال کے اندر چلی گئیں تھی پیچھے پیچھے اُنکی تینوں بیٹیاں بھی۔

جب کہ لیلیٰ کو یہ صرف اور صرف اپنی مات لگ رہی تھی ۔بیوقوف یہ نہیں جانتی تھی جو آپکے نصیب میں ہے وہ آپ سے کوئی نہیں چھین سکتا،تو یہ بھی حمائل کا نصیب ہی تھا

"یہ کیا؟ میرا گھر پیچھے رہ گیا" معاذ بائک پے عفان کے پیچھے بیٹھا حیران ہو کے بولا

"آج تو نہ جا گھر،عزت اسی میں ہے" اپنے گھر کے دروازے کے سامنے بائک روک کے ہارن بجایا

"ویسے کہہ تو صحیح رہا ہے" دروازہ کھولنے پر سلام کرتا اندر داخل ہوا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"پھر لڑائی ہو گئی تایا ابو سے ؟عفان کی بہن نے شرارت سے کہا تو وہ بھی ہنس کے بیسن پر کھڑا ہو کے ہاتھ منہ دھونے لگا

"اسکی عزت ہے ہی کہاں" عفان بائک اندر لا کے کھڑی کرتا دروازہ بند کر کے بولا

"ویری فنی" ترچھی نظروں سے گھور کے بیسن چھوڑ کے نیچے لگے نلکے سے پاؤں دھونے لگا

"معاذ آیا ہے۔۔۔" کچن کی کھڑکی سے عفان کی امی نے آواز سنتے ہی پوچھا

"سلام چچی" نلکا بند کرنے کی ناکام کوشش کرتا فوراً سلام بھی جھاڑا

"یہ بند کیوں نہیں ہو رہا؟" منہ اٹھا کے عفان کو دیکھا

"یار چھوڑ اسے۔۔۔تو چل اندر آجا" تار سے تولیہ اُتار کے اُسکی طرف بڑھایا

" مہینہ ہو گیا ان باپ بیٹے کو کہتے ہوئے مگر یہ سنیں تب نا، نلکا لیک ہوتا رہتا ہے" اُسکی امی کو تو موقع مل گیا تھا ہاتھ پے روٹی ڈالے کچن کے دروازے میں کھڑی ہو کے عفان کو سنایا

"چچی مجھے سامان دے دیں۔۔۔میں ابھی فٹ کر دیتا ہوں" معاذ شلوار کے پائینچے چڑھا کے نلکے کا معائنہ کرتا بولا جس پے وہ خوش ہو کے عفان کو سامان دینے کا کہنے لگی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میرا سوہنا بیٹا تُو آتا ہے تو گھر کے سارے کام سیدھے کر جاتا ہے، جیتارہ" معاذ نلکا فٹ کر کے ہاتھ منہ دھوئے برآمدے میں بیٹھا تھا جب اُسکی چچی نہال ہوتی گرما گرم روٹی، مونگ کی دال اور دیسی گھی ساتھ لائی تھیں

"آخر وہ وقت کب آئے گا جب اپنی اپنی اولاد کی عزت اپنے گھر ہو گی" عفان نے جھک کے معاذ سے کہا تو وہ ہونٹ دبا کے ہنسا

" امی اگلی دفعہ کچھ خراب ہو تو پہلے ہی معاذ کو بلا لینا "

"اسے ہی بلاؤں گی کیسے جھٹ پٹ ٹھیک کر دیتا ہے، اتنی تیزی سے تو تم باپ بیٹے کے کان پے جوں بھی نہ رینگے" چائے کی ڈش ٹیبل پے رکھ کے خود کُرسی پے بیٹھیں

" ایک تو تیری ماں کی عادت نہیں گئی پیٹھ پیچھے برائی کرنے کی" اتنے میں اُسکے ابو اندر داخل ہوئے ساتھ ہی اپنی شان میں گستاخی سن کے ہنسے

ابو۔۔پانی "تب ہی اُنکی بیٹی جلدی سے پانی کا گلاس بھر کے لائی

"ہاں تو دیکھیں ۔۔۔ آج معاذ پورے مہینے بعد آیا ہے فرصت سے اور آتے ہی نلکا ٹھیک کر دیا" منہ بسور کے کہتی اپنا کپ خالی کر کے رکھا "بیٹا تُو پلمبر کیوں نہیں بن جاتا؟ ساتھ کسی خیال کے تحت فوراً بولیں وہیں معاذ کی چائے منہ سے باہر آتے آتے بچی تھی البتہ عفان کو ہنسی کا دورہ پڑ چکا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہاں بھئی برخوردار۔۔۔کیا کر رہے ہو آج کل؟عفان کے ابو اپنے لیے کھانا سامنے کرتے ہوئے معاذ سے بولے

"میری اور ابا کی وہی لڑائی۔ ۔۔۔ابا گورنمنٹ جاب کے پیچھے اور میں بزنس کے پیچھے" سر کھجاتے کہا

" مل جائے گی۔۔۔کیوں پریشان ہو رہے ہو" عفان سیدھا ہو کے بیٹھتا اُسکی شکل دیکھ کے بولا

"کہاں سے ملے گی؟چاچو آپ ہی بتائیں ہم ڈگری کیوں حاصل کرتے ہیں؟اچھی جاب کے لیے نا؟پھر ڈگری کی ڈیمانڈ کے لیے انٹرن شپ ضروری ہے؟انٹرنشپ کے لیے ایکسپیرینس کا ہونا ضروری ہے؟ایکسپیرینس کے لیے پھر جاب کی ہی تو ضرورت ہے۔۔۔۔اور یہی بات کسی کو سمجھ نہیں آتی" معاذ نے جل کے ایک ہی سانس میں کہا

" مائی گاڈ۔۔۔ام۔۔۔۔۔۔۔۔اس سے پہلے صبیح رحمانی اسکو روکتا ایک اور پنچ اُسکے گال پر پڑا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اوکے،ون مور" لب بھینچے امان کی آنکھوں میں دیکھا وہ بھی جیسے تیار تھا فوراً گال پہ مارتے ہوئے نا جانے کیوں وہی مکا نیچے کر کے کندھے پر مارا

"مور؟ صبیح نے بھنوؤ اچکا کے پوچھا اور جواب سننے سے پہلے ہی پوری قوت سے اُسکے جبڑے پر مکا مارا جسکے لیئے وہ تیار نہیں تھا تب ہی قلابازی کھا کے صوفے کی دوسری طرف جا کے گرا تھا

"آہ۔۔۔فاؤل" صبیح نے جو نہی صوفے کے اوپر سے جھانکا امان اسکو دیکھتا نروٹھے پن سے بولا

"تُونے دشمن کو کمزور کیوں سمجھا؟ ایک لمحے کے لیئے ہی صحیح تیرے دل میں ہمدردی جاگی اور بدلے میں تُجھ پے وار ہوا نا؟ یہ ایک پنچ تیری غلطی پر تھا" سنجیدہ نظروں سے دیکھ کے کہتا ہوا اُسکی طرف ہاتھ بڑھایا جسکو وہ فوراً تھام کے صوفے پر بیٹھا

"تُونے میری بیوی کو کیوں رُلایا تھا؟ تُو اپنی شرط بھول رہا ہے مسٹر" امان نے ایک دفعہ پھر اُسکے کندھے پے مارنا چاہا تھا جب وہ کمال پھرتی سے اپنا بچاؤ کرتا اُسکا ہاتھ پکڑ کے اُسی کی کمر سے لگا چکا تھا

"میں کچھ نہیں بھولا ہوں، تُجھے مجھ پر یقین نہیں یا اپنی بیوی پر؟ دانت پیستے ہوئے اُسکے کان میں سرگوشی کی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"صبیح تیری حرکتوں سے وہ اپ سیٹ ہو رہی ہے، اُسکی نظروں میں مشکوک ہو رہا ہے تُو" اپنا بازو ایک جھٹکے میں چھڑوا کے سیدھا ہوا

"میں نے کچھ ایسا نہیں کیا۔۔۔ گاٹ اٹ؟ اُٹھ کے سائڈ ٹیبل پے رکھی پانی کی بوتل اور گلاس لا کے واپس بیٹھ کر پانی پینے لگا امان کچھ دیر اسکو لب بھینچے گھورتا رہا جھٹکے سے اُٹھ کے باتھروم کی طرف بڑھا

"ٹھوڑی سے خون نکل رہا ہے، پہلے صاف کروا لے" پانی کی بوتل واپس اُسکی جگہ پے رکھتا بے نیازی سے بولا

"فوجی کا دل اتنا چھوٹا نہیں ہوتا کہ اتنے چھوٹے زخموں کو سنبھالتا پھرے" ناراضگی سے سر جھٹک کے دروازہ ٹھاہ کر کے بند کیا

"تو میرے معاملے میں دل، جگرا، سوچ سب کیوں چھوٹی ہو رہی ہے تیری؟ بند دروازے کے سامنے جا کے زور سے بولا

"جواب دے اب۔۔۔۔ اچھا باہر نکل لیٹس سٹارٹ اگین، اگر ابھی بھی تیرا غصہ نہیں اترا تو فائدہ کیا ہوا فائٹنگ کا؟ منہ بنا کے شیشے میں اپنے چہرے کا معائنہ کیا جہاں ایک گال میں سوجھن بڑھتی جا رہی تھی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اب اپنی جان کو بار بار کون مارتا ہے بھلا؟ امان نہا کے تولیے سے بال رگڑتا اُسکے پیچھے کھڑا ہو کے شرارت سے بولا جس پر صبیح نے ایک اور پنچ اُسکے کندھے پر مارا

"پنچ چیک کر رہا تھا، کام کرتا ہے کہ نہیں " اپنی بند مٹھی پر لب رکھتا آنکھ مار کے کہا اور باتھروم میں بند ہو گیا ۔جب کہ امان صدمے سے اسکو گھورتا کچن میں چلا گیا تھا۔اتنی مار کے بعد دونوں کو انرجی کی ضرورت جو تھی

"ہائے سچی میری شادی اُن سے ہو رہی ہے۔۔۔فائنلی؟ حمائل کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی۔جب سے اسکو پتہ لگا تھا دل خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا

" مگر وہ تو کسی کو پسند کرتے تھے، شادی بھی اُن سے ہی کرنی تھی۔۔۔پھر کیا ہوا ہو گا؟" لب چباتی سوچ رہی تھی

" کہیں اُس وقت مجھ سے جان چھڑانے کے لیے تو جھوٹ نہیں بولا تھا؟ دماغ میں فوراً سے کوندا پکا لبوں پے ہنسی کھلی تھی اپنی اُس دن والی حرکت یاد آتے ہی چہرہ ہاتھوں میں چھپا گئی تھی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اُنکو بلکل نہیں بتاؤں گی کہ میں وہی جھلی لڑکی ہوں، جس نے انکو پہلی نظر دیکھ کے ہی پروپوز کر دیا تھا" زیرِ لب مسکرا کے کہتی ہوئی جلدی سے الماری میں اپنے کپڑوں کے نیچے رکھے ہوئے چھوٹے سے ڈبے کو نکال کے بیڈ پر بیٹھی۔ڈبہ کھولا جس میں وہی سرخ سکارف اچھے سے تہہ کیا ہوا رکھا تھا۔۔احتیاط سے نکالا اور صبیح کے آٹو گراف پر ہاتھ پھیرتے دل ہی دل میں شرمندہ سی ہو گئی تھی

"اگر وہ پہچان گئے مجھے تو؟ سکارف کو واپس تہہ کر کے احتیاط سے رکھا اور ڈبہ پیک کر کے واپس الماری میں رکھ دیا تھا

"دیکھی جائے گی۔۔۔تب جھلی تھی،اب سمجھداری سے چلوں گی اور اُنکا دل جیت کے دکھاؤں گی" دل ہی دل میں عہد کرتی بالوں کا جوڑا بنا کے شال لیتی امی کے کمرے میں چلی آئی تھی جہاں اُسکی امی اور چھوٹی دونوں بہنیں صندوق کھولے سامان پیک کر رہی تھیں۔

"معاذ تمہارا بزنس میں انٹرسٹ ہے تو وہی کرنا چاہیئے تم یہ بتاؤ ہینڈل کر لو گے؟؟ معاذ کے چاچو کچھ سوچ کے اُس سے مخاطب ہوئے

"جی چاچو بی بی اے میں بزنس سے ریلیٹڈ ہی تو پڑھایا جاتا ہے،اگر جاب ہی کرنی ہو تو" بی بی اے" کی جگہ "بی جے اے" پڑھاتے نا مجھے،ابا" منہ بسور کے کہتا اُداس ہوا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیسا بزنس کرنا چاہتے ہو؟ چاچو نے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے عفان کو بھی گھورا جو اُٹھ کے اندر جانے کو پر طول رہا تھا

"یہ تو ابھی سوچا ہی نہیں" سر کھجا کے عفان کو دیکھا جو ہنسی ضبط کر رہا تھا، جانتا تھا اب اُسکے ابو بھی بے عزت کریں گے تب ہی تو اُٹھ کے جا رہا تھا

"شاباش۔۔۔مجھے یہی اُمید تھی تم سے آخر ہو تو میرے بھتیجے ہی نا" کندھا تھپک کے اتنے میٹھے انداز میں بے عزت کیا کہ وہ ہونک بنا سمجھنے کی کوشش میں تھا۔معاملہ تو تب سمجھ آیا جب عفان کو ہنسی ضبط کرنے کے چکر میں سرخ ہوتا پایا

"تمہاری چاچی ٹھیک کہہ رہی تھی پلمبر بن جاؤ" جھکتے ہوئے سنجیدگی سے بولتے ہوئے اپنی کُرسی اس طرح رکھی کہ اب معاذ کے ساتھ ساتھ عفان بھی نظر آ رہا تھا۔جس پر عفان فوراً سیدھا ہو کے سیریس شکل بنا کے بیٹھا۔

"مطلب۔۔۔اسپیئر پارٹس کا بزنس، جیسا کہ تمہیں معلوم ہے کیسے فٹنگ کرنی ہے، کس چیز کی ضرورت ہے کیا چیز کہاں لگنی ہے، تمہارا دماغ ان چیزوں کو سمجھتا ہے یا نہیں؟" ایک نظر دونوں کو دیکھا جس پر وہ فوراً اثبات میں سر ہلا گیا البتہ عفان نظریں چرا کے اپنی چپل پر ریسرچ کرنے میں مصروف ہوا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"گڈ۔۔۔ایک یہ موصوف ہیں انکو آج تک یہ نہیں پتہ بجلی کی سرخ اور سبز تار میں کیا فرق ہو سکتا ہے، ہاں بیٹا چپل کو لقوہ ہوا ہے یا فالج؟" عفان کے ابا کے توپوں کا رخ اُسکی طرف ہوا تو میٹھا میٹھا لتاڑا جس پر وہ بوکھلا کے رہ گیا تھا اور اب معاذ کا بیٹھنا مشکل ہو گیا تھا۔ ہنسی کنٹرول کرنا دنیا کا مشکل ترین کام لگا

"کل آتا ہوں۔۔۔بھائی صاحب سے ملنے پھر تم دونوں کو تو کسی کھونٹے سے باندھیں ذرا" دونوں کی اس موقع پر بھی ہنسی کو محسوس کرتے مایوس ہو کے نفی میں سر ہلا کر اندر چلے گئے تھے لیکن جاتے جاتے ایک دفعہ پھر میٹھی بے عزتی کرنا نہیں بھولے تھے
پیچھے وہ دونوں فوراً کمرے میں جا کے لوٹ پوٹ ہوتے بیڈ پر گرے

"جدھر جاؤ بڑی عزت سے بے عزت ہو رہے ہیں ہم دونوں" عفان پیٹ پے ہاتھ رکھتا ناک چڑھا کے بولا جس پے معاذ کا ایک دفعہ پھر قہقہ نکلا۔

"A_S_A"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

گھنے سے برگد کے درخت کے تنے پر لکھے حروف کو یک ٹک دیکھتی انوشے لب بھینچے کھڑی تھی۔

تب ہی اپنے ٹریک پر بھاگتے ہوئے صبیح کی نظر انوشے پہ پڑی تو سپیڈ سلو کرتا بھاگتا ہوا اُسکے دائیں جانب کھڑا ہو کر اُسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔

سامنے ہی درخت کے تنے پر ان تینوں کے ناموں کا پہلا پہلا حرف لکھا ہوا تھا۔

"انوشے_صبیح_امان "

تینوں کی عادت تھی جس بھی شہر ساتھ گئے تھے وہاں درختوں پر اپنے نام کا "لوگو" بنادیتے تھے۔

"وقت کے ساتھ جوں جوں درخت تناور ہوتا جارہا ہے، ہمارے نام مزید گہرائی سے نقش ہوتے جا رہے ہیں نا" انوشے کے انداز میں کھڑے ہو کر درخت پہ نظر جما کے مخاطب ہوا

"ہمم مگر وقت کے ساتھ ساتھ دوستی گہری ہونے کی بجائے کمزور ہو رہی ہے۔۔۔شاید" اچٹتی نگاہ ڈال کے بازو سینے پے باندھے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"یار میں تم دونوں کے درمیان کباب میں ہڈی بن کے نہیں آنا چاہتا تھا، بس یہ بات تھی تم ایویں اوور ریکٹ کر رہی ہو" جھنجھلا کے صفائی دیتا بینچ پر بیٹھ گیا تھا انوشے بھی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی فاصلے سے بینچ پر بیٹھی ۔ گہری سانس لیتی اُسکی طرف دیکھا۔

"ایک بات تو مانتے ہونا؟ تم عجیب ہوتے جا رہے ہو؟ کشمکش میں گھری اُسکی آنکھوں میں دیکھا۔ نا جانے کیوں اُسکی شادی کے بعد سے صبیح میں کچھ تو الگ نظر آتا تھا۔ مگر کیا اس بات کا سرا ہاتھ نہیں لگ رہا تھا

"افو یار۔۔۔ لسن۔۔۔ میں پہلے کی طرح خود کو فٹ نہیں سمجھتا تم دونوں کے درمیان، صرف اسلیے میں اسپیس دیتا ہوں"

نظریں چرا کے کہتا کھڑا ہوا

"کچھ مسنگ ہے، جو مجھے کھٹک رہا ہے" پر سوچ نظروں سے اسے دیکھتی زیرِ لب بولی

"جی آپکے ہسبنڈ مسنگ ہیں، وہ کھڑے ہیں اور اب بھاگے ہوئے آ رہے ہیں " اُسکی سرگوشی سنتا نفی میں سر ہلا کے کہا

"پتہ نہیں تم دونوں کے درمیان کیا چل رہا ہے، مگر مجھے اپنی بانڈنگ بہت پسند تھی" امان جونہی قریب پہنچا ایک نظر دونوں کو دیکھتی جتا کے اپنے گھر کی طرف مڑ گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"انوش۔۔۔۔۔۔وٹ ہیپنڈ؟ امان حیران ہوتا اُسکے پیچھے گیا مگر جاتا جاتا صبیح کو گھورنا نہیں بھولا تھا جس پے وہ ہنس کے چند سیکنڈز کھڑا سوچتا رہا اور انہی کی سمت دوڑ لگا دی

"اوہ بھائی، یہ ہمارا گھر ہے۔۔۔تُو کیوں گھس رہا ہے؟ امان اور انوشے گھر پہنچ گئے تھے تب ہی صبیح کو اپنے پیچھے داخل ہوتا دیکھ امان نے کڑی نظروں سے گھورا

"آج شام کو میرا سامان یہیں لے آیئے، میں بھی یہیں رہوں گا پہلے کی طرح"
"کیوں میری بیوی تُجھے جہیز میں لائی تھی؟ مام اور ڈیڈ کو آنے دے تیرا پتہ تو صاف کرواؤں نا" دانت پیس کے کہا
"تُجھ سے زیادہ اُنکو میں پسند ہوں۔۔تُو یہ بھی آزما لے مگر اب رہنا تو یہیں ہے میں نے" شرارت سے کہنے پر امان اُسکے پیچھے بھاگا تو وہ بھی سیڑھیوں کی طرف بھاگ گیا تھا۔
پیچھے انوشے مسکرا دی تھی۔
"آئی مسڈ دس آلوٹ"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بھابھی آپ پریشان نہ ہوں، جیسے ہی چھٹیاں پوسیبل ہوئی۔ آپکو بتادونگی، آپ شادی کی تیاری پوری رکھیں ۔۔۔ صبیح کی طرف سے میری گارنٹی ہے اسکو میں خود منالونگی"

"دیکھ لو انوشے وہ ایسا ہی اکھڑ مزاج ہو گیا ہے، کہیں تمہاری بھی نہ سنے" نعیمہ بیگم ٹماٹر کاٹتے ہوئے ساتھ ساتھ موبائل کان سے لگائے بولیں

"اتنی مجال وہ میری نہ سنے؟ انوشے نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ بھی ہنس دیں،" ویسے اسکو سیدھا بھی تم نے ہی کیا ہوا ہے، ورنہ میری تو ایک نہیں سنتا تھا یہ لڑکا" ہنستے ہوئے بول کے دونوں شادی کی باتوں میں لگ گئی تھیں

،

بادل پے چلتا ہوں میں،

گرتا سنبھلتا ہوں میں۔۔۔

خواہشیں کرتا ہوں میں،

کھونے سے ڈرتا ہوں میں۔۔۔

جاگا، نہ سویا ہوں میں،

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

مسافر اک کھویا سا ہوں میں۔۔۔

کچھ سر پھرا سا ہوں میں،

بدھو ذرا سا ہوں، میں۔۔۔

منیب اور معاذ اونچی آواز میں باری باری لائنز گاتے ہوئے جھوم جھوم کے چل رہے تھے۔ باقی تینوں کا ہنس ہنس کے برا حال تھا۔

"بیروزگاری انکے دماغ میں چڑھ گئی ہے۔"

"اوئے یہ ہم اتنی دور کیسے آ گئے؟ اچانک منیب آنکھیں کھول کے آس پاس دیکھتا حیران ہوا

"سمندر سے کافی دور نکل آئے ہیں تیری موسیقی سنتے سنتے" عامر بھی ہنسا

" آہ یہ وقت بھی آنا تھا ہماری لائف میں۔۔۔۔۔ ہر کوئی بے روزگاری کا طعنہ دے رہا ہے، سبکو ہماری نوکری کی فکر ایسے ہو رہی ہے جیسے اُنکے ٹکڑوں پے پل رہے ہوں" علی کچھ زیادہ ہی دل برداشتہ ہو رہا تھا

"یونی والے دِن ہی اچھے تھے" معاذ روڈ کے بیچوں بیچ تسلی سے بیٹھا

" گولڈن پیریڈ دیٹ واز" منیب بھی ٹھنڈی آہ بھرتا اُسکے ساتھ بیٹھا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"عفان کے دماغ میں کیا چل رہا ہے؟" معاذ نے آنکھیں چھوٹی کر کے عفان کو دیکھا جو پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے سست رفتاری سے روڈ پے چلتا جا رہا تھا۔

پینٹ کے پائنچے ان پانچوں کے گھٹنوں تک مڑے ہوئے تھے، ٹی شرٹ پر جیکٹس چڑھائے، سلیپر پہنے بکھرے بالوں میں پانچوں آدھی رات کو ایک دوسرے کے ساتھ تھے جو کہ انکے مطابق انکی زِندگی کا بیسٹ ٹائم ہوتا ہے۔ کم از کم کوئی ہے عزت کرنے والا تو نہیں ہوتا تھا۔

"فکر نہ فاقہ, عیش کر کاکا" منیب قدرے اونچی آواز میں خالی سڑک کے بیچ کھڑا ہو کے چلایا جس پے سب ہنستے ہوئے عفان کے پیچھے بھاگے تھے

"کیا ہوا، جگر؟ معاذ نے ہنستے ہوئے اُسکے کندھے کے گرد بازو پھیلائے

"مجھے نا۔۔۔۔۔۔۔۔بہت افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے" عفان کی آواز میں واضح شکستگی تھی

"کیا اوئے؟؟؟ کیا ہوا؟؟ بول نا یار، کوئی مسئلہ ہے؟ ہمیں بتا ہم ہیں نا." چاروں کی ملی جلی آوازیں گونجی جس پے عفان مسکراہٹ دبا تا فٹ پاتھ پر بیٹھ گیا

"میرا سگریٹ پینے کا دل کر رہا ہے" منہ لٹکایا کیونکہ سب نے اسکو زبردست گھوری سے نوازا تھا

"بس۔۔۔۔صرف آج نا" منہ بھی بسورا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ویسے۔۔۔میرا بھی دل کر رہا تھا مگر اپنے پانچوں کے عہد کی وجہ سے نہیں بولا" علی، عفان کے ساتھ جڑ کے بیٹھا۔

دراصل عفان اور منیب کو شروع میں سگریٹ کی بہت شدید والی عادت تھی۔ان دونوں کی سگریٹ چھڑوانے کے لیے پانچوں نے عہد کیا تھا وہ جب بھی سگریٹ پیئں گے ساتھ ہی پینی ہے۔۔۔اور یوں انکی سگریٹ بہت کم ہو گئی تھی وجہ وہی "ایک دوسرے کا خیال تھا" اپنی وجہ سے دوسرے کو بیمار کرنا نہیں چاہتے تھے۔

آج صبیح اور انوشے کی فلائٹ تھی لاہور کی۔

"تُو کیوں نہیں جارہا؟ پیکنگ کرتے ہوئے امان کو دیکھا جو صوفے پے لیٹ کے کتاب کی ورق گردانی میں مصروف تھا

"میرا ابھی کوئی کام نہیں وہاں، ہفتے تک تیری شادی میں آؤں گا" مصروف سا بولا

"کیا؟ کس کی شادی؟؟؟؟ حیران ہو کے اسکو دیکھا

"اوہو مطلب جب تیری شادی ہو گی اور جان چھوٹے گی تب ہی اب جاؤں گا لاہور" جلدی سے کہہ کے سر مزید کتاب میں گھسایا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"انوش سن لیتی تو سر ہی پھاڑ دیتی میرا" ہونٹ دبا کے ذرا سا سائڈ پے ہو کے کن انکھیوں سے صبیح کی طرف دیکھا

"پانچ گولڈ لیف دینا" معاذ نے ٹوٹا پھوٹا سا کھوکا دیکھا تو سٹیل کے پرانے سے کاؤنٹر پے اُنگلی بجا کے بولا

"پیدائشی چرسی لگ رہا ہے" منیب نے اُسکے انداز پے ہنس کے کہا اور معاذ کو سگرٹ خرید تا دیکھ باقی چاروں نے سڑک پے چلنا شروع کر دیا تھا

"جلدی لے آ" جاتے جاتے اشارہ کیا جس پے وہ ذرا سا جھک کے اندر جھانکنے لگا

کھوکا چھوٹے بڑے ڈبوں اور پیکٹس سے ناکوں ناکوں بھرا ہوا تھا۔ڈبوں پے گرد کی مٹّی کی تہیں جمی ہوئی تھیں۔ ناک چڑھا کے تھوڑا اور جھکا نیچے گھنگھرالے اُلجھے ہوئے بالوں کا گچھا سا نظر آیا تو نیچے گرتے گرتے بچا، اس سے پہلے وہ سمجھ پاتا سٹیل کے بنے اسی پرانے سے کاؤنٹر پر انسانی ہاتھ کی چار انگلیاں نظر آئیں دل اچھل کے حلق میں آ گیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"پانچ گولڈلیف۔۔۔دے دیں" تھوک نگل کے بہادری دکھائی

"دے رہاہوں۔۔۔دکھتا نہیں ہے؟تب ہی وہ بوڑھا سا آدمی بھاری سی آواز میں ڈولتاہوا بولا

"اف آواز سے ہی نشئی لگ رہاہے،کھوکا تو بہانہ ہوگا اصل میں نشہ وشہ ہی کرتاہوگا" دونوں ہاتھوں سے بالوں کو پیچھے سیٹ کرتا سر جھٹک کے خود سے مخاطب ہوااور ساتھ ہی ارد گرد کا جائزہ بھی لیا گردن موڑ کے دیکھا اُسکے چاروں دوست کوئی بات کرتے دور ہوتے جارہے تھے۔

"اور کتنی دیر ہے؟بیزار ہو کر جھنجھلا کے کہا ساتھ ہی دیکھنے کے لیے ابھی نیچے جھکا ہی تھا جب وہی چار انگلیوں والا ہاتھ اب پوری طرح کاؤنٹر پے آیا جس کی جلد ٹھنڈ کی وجہ سے اتنی اکڑی ہوئی تھی جیسے ابھی پھٹ ہی جائے گی اوپر سے گرد سے بھرے ہوئے ہاتھ بہت ڈراؤنے لگ رہے تھے۔ جھر جھری لے کے نظریں پھیری۔وہ آدمی اسی کاؤنٹر پے دونوں ہاتھوں کا زور دے کے کھڑا ہوا تو غیر ارادی نظر پڑتے چیخ نکلی

"نہیں ہے۔۔۔ساراڈھونڈ لیا" پیلے دانتوں کی نمائش کرتا بولا۔

"زندہ لاش کہاں سے بھٹک کے آگئی کہیں قبرستان سے تو۔۔۔۔۔۔" یہ سوچ آتے ہی تھر تھر کانپتا ہوا بھاگنے لگا تھا تب ہی اُس آدمی نے معاذ کا ہاتھ پکڑا

"امی جی۔۔۔۔۔۔" چیخ نکلی معاذ کی شکل پر ہوائیاں اڑتی دیکھ اُسکی سرخ آنکھیں مزید پھیلی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میاں، کچھ اور لے لو "

نہ نہیں" خشک لبوں کو تر کرتا اپنے دوستوں کی تلاش میں نظر گھمائی

"لے لو بھائی۔۔۔خالی ہاتھ کیوں جاتے ہو؟

میں کوئی سوالی ہوں" دانت پیس کے سوچا

گو گولڈ لیف ہے تو بتاؤ" بمشکل آواز کو سخت کر کے کہا تو وہ سر ہلاتا دوبارہ نیچے بیٹھ کے سر ڈبوں میں گھسا چکا تھا

"اِدھر کے لگتے نہیں ہو۔۔۔۔۔نئی پارٹی کے ممبر ہو کیا؟ ذرا سا سر اٹھا کے تنقیدی نظروں سے دیکھا معاذ نے آگلی بات سننے سے پہلے دوڑ لگا دی تھی۔

"نئی پارٹی کا ممبر؟؟؟؟ مطلب میرا شک صحیح نکلا" اندھا دھند دوستوں کے پیچھے بھاگتا اپنے پیچھے مڑ کے دیکھنا بھی ضروری نہیں سمجھا

"کیا؟؟؟؟؟ بجّو میری شادی؟ کس سے اور کیوں؟ میں نے منع بھی کیا تھا" صبیح اور انوشے آج ہی لاہور پہنچے تھے گھر میں پینٹ وغیرہ ہو چکا تھا۔باقی بھی تیاریاں مکمل تھیں آج آتے ہی اُسکے سر پے بمب پھوٹا تھا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تم چپ کرو۔۔۔اب شادی کی تاریخ رکھ دی ہے تو تم سہرا بندھوا کے ہی جانا اس دفعہ" نعیمہ بیگم ڈپٹ کے اُٹھ کر کچن میں چلی گئیں تھی

"مگر بجّو میں سیریس تھا۔۔۔اب بھی سیریس ہوں انکار کر دیں" صبیح کی آواز اونچی ہوئی

"واٹس رانگ ودیو؟ صبیح؟شادی ہی ہے کوئی ایوارڈ نہیں مل رہا تمہیں جو بلاوجہ سب کا دل جلایا ہوا ہے۔۔۔جیسے ہم سب تمہیں کوئی انوکھا کام کرنے کو کہہ رہے ہوں" انوشے نے موبائل سے نظر ہٹا کے لمبی تقریر جھاڑی

"مگر جب میں روک چکا تھا تو پھر؟مجھ سے پوچھے بغیر میرا نکاح؟وہ بھی اچانک؟دانت پیس کے کہتا نعیمہ کے پیچھے جا رہا تھا

"بھابھی کو میں نے منع کیا تھا تمہیں بتانے سے مجھے لگا۔۔۔۔۔۔"انوشے فوراً کھڑی ہو کے اُسکے راستے میں آئی

"کیا لگا؟؟؟؟اٹس مائے لائف مسز امان حیدر صاحبہ۔۔۔میری زندگی کے فیصلے میں ہی لے سکتا ہوں آپکو کس نے حق دیا ہے؟میری مرضی جانے بغیر بجّو کو شادی کے لیے ہاں کرنے کا؟" انوشے کی بات درمیان میں کاٹتا غصے سے چیخا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میں نہیں جانتا جیسے بھی کر کے اپنا بکھیرا خود سمیٹو مگر میں شادی میں نہیں آنے والا اور ہاں بتا دینا سب کو کسی نے بھی ایموشنل کرنے کی کوشش بھی کی تو میں آج ہی پنڈی واپس چلا جاؤں گا" اچٹتی نظر ڈال کے جھٹکے سے باہر نکل گیا تھا

"شادی کر لو۔۔۔شادی کر لو دماغ خراب ہے جو میری بات سمجھ نہیں آتی انکو" اپنے کمرے میں آ کے دروازہ لاک کر تا بیڈ پر گرا

"اتنا آسان نہیں ہے میرے لیے یوں اچانک کسی کو اپنی زِندگی میں لے آؤں۔۔۔میں خوش نہیں رکھ سکتا کسی کو بھی جب تک میں خود خوش رہنا نا سیکھ جاؤں" بے چینی بڑھتی جا رہی تھی

"مجھ سے غلطی ہو گئی جو امان کی شرط منظور کر لی تھی، اپنے پیروں پے خود کلہاڑی مار دی میں نے۔۔۔کیا فائدہ ہوا؟نہ تو یہ میرے دل سے نکلی اور نہ دماغ سے۔۔۔ڈائن" دانت پے دانت جمائے دل ہی دل میں انوشے کا خیال جھٹک کے ساتھ ہی امان کو گالیاں دیتا تکیہ منہ پے رکھا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیا ہوا؟ صبیح کہاں گیا۔۔۔انوشے ؟نعیمہ کچن سے واپس آئیں تو سامنے ہی انوشے ہاتھوں میں سر گرائے بیٹھی نظر آئی

"بھابی وہ تو کچھ سننے کو ہی تیار نہیں، میں نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا وہ اس قدر غُصہ ہو جائے گا" سرخ پڑتی بمشکل بولی آنکھیں رونے کی چغلی کھاتی نظر آئی

"کہا تھا نا شادی کے ذکر پے پتہ نہیں کیوں غصے میں آجاتا ہے۔۔۔ہزار دفعہ پوچھ چکی ہوں کوئی پسند ہے تو خود بتادے مگر نہیں وہ بھی نہیں کوئی۔۔اب تم سے بھی لڑائی کرلی؟؟ نعیمہ سخت بیزار ہوتی آخر میں انوشے کی آنکھوں میں ٹھہری نمی کو دیکھتی نرمی سے بولی جس پے وہ اثبات میں سر ہلا گئی

"پوچھتی ہوں ذرا اسکو۔۔۔۔

"چھوڑیں بھابھی۔۔۔شادی آگے نہیں ہو سکتی؟؟ جھجھکتے ہوئے سر جھکا کے بولی

"نہیں۔۔۔اب اُنکی طرف سے بھی تیاری مکمل ہے اب شادی تو اپنے وقت پے ہی ہو گی۔۔۔کرتی ہوں میں کچھ" کچھ سوچ کے انوشے کا کندھا تھپک کے چلائی گئیں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" صبیح رحمانی اب میں کبھی تمہارے راستے میں تو دور۔۔۔بات بھی نہیں کروں گی، کرو اپنی من مانی، بہت ہوا

" صبیح کا غصہ ہونا جائز تھا مگر اتنی بری طرح انوشے کو سنانا جیسے وہ کوئی اسکی دشمن رہی ہو۔اُسکی سمجھ سے باہر بھی تھا

"بھائی بلایا آپ نے "ولایت صاحب کے سامنے بیٹھتا عزت سے پوچھا

"یس مائے ینگ مین۔۔۔تمہاری آپا کوئی شکایت لے کے آئی تھیں" ولایت صاحب کُرسی سے اُٹھ کر صوفے پر صبیح کے ساتھ جا کے بیٹھتے ہوے بولے جس پر وہ لب بھینچ کے سر جھکا گیا تھا

"کیا چل رہا ہے دماغ میں ؟نرمی سے استفسار کرنے پر وہ ٹھنڈی سانس بھر کے رہ گیا تھا۔اب کیا کہتا۔

"کچھ نہیں بھائی، بس ایک دم سے تو ہمیں جنگ کے لیے بھی آرڈرز جاری نہیں ہوتے جتنا اچانک شادی کا بمب پھوڑا ہے آپا نے میرے سر پر" منہ بسور کے کہتا ولایت کو ہنسا گیا تھا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"یار خواتین میں پتہ نہیں کونسی پھر کی فٹ ہوتی ہے، کچھ کرنے کا سوچ لیں تو جب تک وہ کام ہو نہ جائے انکو سکون نہیں ملتا۔۔۔افسوس تم بھی ان نند بھاوج کے جال میں پھنس ہی گئے" مسکرا کے کہا تو وہ لب کاٹتا سر جھکا گیا۔

"مجھے بلکل نہیں پتہ تھا کہ تمہاری مرضی جانے بغیر ہی یہ لوگ شادی کی تیاریوں میں لگے ہوئے ہیں ۔۔۔ورنہ بات اتنی آگے تک کبھی نہ پہنچتی، ہمیشہ سے تمہاری خواہش جاننے پر تمہارا ساتھ دیا ہے۔۔۔اب اپنی آپا کی بات کا مان بھی رکھ لو، کبھی نہ کبھی تو کرنی ہی ہے نا تو اب ہی کیوں نہیں؟ مگر پھر بھی اگر تمہارا دل راضی نہیں تو مجھے بتادو میں سب سمبھال لوں گا" صبیح کے کندھے پر بازو رکھتے اسکو اپنے ہونے کا احساس دلایا ۔صبیح نے آنکھیں بند کرلی تھیں۔وہ کیسے اس شخص کا احسان اُتارے گا جس نے باپ بن کے اسکو پالا تھا۔اور بھائی بن کے ہر مقام پے اُسکا ساتھ دیا تھا۔ ابھی بھی اُسکی مرضی کو اہمیت دے کے بازی پلٹ دی تھی۔

"نہیں، بھائی جیسا ہو رہا ہے ہونے دیں" پست آواز میں آہستگی سے کہا۔ولایت کی کسی بات سے انکار کرنا اسکے بس میں نہیں تھا

"تم بھی پھر ٹھیک ہو جاؤ اگر سب کی خوشی میں خوش ہونا ہی ہے تو ورنہ ابھی بھی وقت ہے مجھے بتادو۔۔۔کوئی سیریس مسئلہ ہے ؟ولایت صاحب سنجیدہ ہوتے اُسکی شکل پے بجتے بارہ کو محسوس کرکے مزید بولے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"نہیں، بس مینٹلی تیار نہیں تھا اسکے علاوہ کوئی مسئلہ نہیں ہے" نظریں چرا کے جواب دیا

"آر یو شیور؟ کندھا تھپک کے پوچھا تو وہ اثبات میں سر ہلا کے ذرا سا مسکرایا بدلے میں وہ بھی مسکرا دیئے
"رات کو کھانا بھی نہیں کھایا تھا تم نے۔۔۔۔۔ بلکل بچے ہو ابھی تک، اب بیٹھو یہیں منگواتا ہوں" واپس اُٹھ کے اپنی کُرسی سنبھالتے ہوئے ساتھ ہی نعیمہ کو آواز دی جو کچھ ہی دیر میں کھانے کی ٹرے ہاتھ میں لیے اندر آئیں

"مان گیا آپکا بگڑا نواب" صبیح کا پھولا پھولا منہ دیکھتی اپنی ناراضگی دکھائی۔ جواب میں صبیح نے ناراض سی نظر ڈالی اور کھانے کی طرف متوجہ ہو گیا۔

اسکو نہیں پتہ تھا اُسکی آپا اسکو منانے کے لیے ولایت صاحب کا سہارا لیں گی۔ ورنہ وہ دن میں ہی روپوش ہو چکا ہوتا۔

"ارباز بیٹا لیلیٰ کہاں ہے؟ اُسکی امی ابھی کمرے میں آئیں تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"لگتا ہے آ گئیں پیسے مانگنے" لیلیٰ ہاتھ میں پانی کا گلاس لیئے ابھی اندر داخل ہوئی تھی سامنے ساس کو دیکھ کے سر جھٹکا

"اچھا ہوا بہو تم بھی آ گئی۔۔۔میں سوچ رہی تھی حمائل کی شادی کا جوڑا اور باقی چھوٹی موٹی چیزیں لینے سب ایک ساتھ ہی چلیں" کچھ عرصے سے گھر میں سکون تھا تب ہی ارباز کی امی بھی خود کو نارمل کر کے آج خود اُنکو بلانے آئیں تھیں

"کیوں۔۔۔اب ہماری یاد کہاں سے آ گئی آپکو؟ رشتہ پکا کرتے وقت تو یاد نہیں آیا اس گھر میں آپکا اکلوتا بیٹا اور بہو بھی رہتے ہیں" طنزیہ انداز میں بول کے ارباز کو پانی دے کے اُسکے ساتھ ہی بیٹھ گئی

"بیٹا تب جو حالات تھے، اُسکے مطابق مجھے جو صحیح لگا میں نے وہی کیا" نرمی سے ارباز کو دیکھتی جواب دیا

"تو اب بھی اپنے بل بوتے پر کر لیجیے شادی، اب پیسے ختم ہو گئے کیا جو بیٹا بہو پے اتنا پیار آ رہا ہے؟ آرم سے طنز کر کے ارباز کی طرف تائیدی نظروں سے دیکھا جو کھانا کھا کے ٹرے کھسکا چکا تھا۔

"ایسا نہیں ہے ارباز۔۔۔تم کچھ کہتے کیوں نہیں؟ اُسکی امی کی آنکھوں میں نمی چمکی تھی

"یہ صحیح تو کہہ رہی ہے۔۔۔سارے کام باہر و باہر ہی کرنے تھے تو اب ہماری یاد کیوں آ رہی ہے آپکو؟ پیسے چاہیئے تو میں بتا دوں میرے پاس ایک روپیہ نہیں ہے آپکی آوارہ بیٹیوں کے لیے" نفرت بھرے لہجے میں جواب دیا جس پے لیلیٰ فاتحانہ نظروں سے دیکھ کے مسکرا دی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تیری بہنیں ہیں وہ بدبخت۔۔۔اور تجھے کیا لگتا ہے میں تُجھ سے مانگنے آوٴں گی ؟؟؟؟؟ جس دِن مجھے احساس ہوا تھا تیری " بدزبانی" کا اسی دِن سے میں نے خود محنت کرنا شروع کر دی تھی کیونکہ جانتی تھی وہ وقت دور نہیں جب تو اپنی ہی ماں اور بہن سے بے نیاز ہو جائے گا، اور مجھے میری ہی نظروں میں دو کوڑی کا کر دے گا " رندھی ہوئی آواز میں کہتیں افسوس سے دونوں کو دیکھتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئیں۔

"یار چل ناتُو بھی۔۔۔میرا بھائی نہیں ہے؟ معاذ عفان کو لاہور شادی پہ جانے کے لیئے منا رہا تھا

"یار میرے تو دور کے رشتے دار لگتے ہیں وہ ایویں آتے جاتے ٹیڑھی میڑھی نظروں سے دیکھیں گے مجھ معصوم کو" جھنجھلا کے کہتا اپنی بائک میں پیٹرول چیک کرنے لگا

"وہاں سب نے مجھے اکیلا سمجھ کے وہی طعنے مارنے ہیں جو آج کل ہمارا نصیب بنے ہوئے ہیں، پڑھائی ختم ہوتے ہی ہاں بیٹا نوکری لگی؟ ہائے فارغ ہی ہو ابھی تک؟ منہ بسور کے کہتا لوگوں کی نقلیں اُتاری

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہاہاہا۔۔۔میں تو سمجھی تھی ہم لڑکیاں ہی مظلوم ہیں، مگر تم لڑکوں کو بھی بہت کچھ سہنا پڑتا ہے" عفان کی بہن ہنس کے کہتی اُنکو چائے دیتی ہوئی بولی

"یار تم ہی اپنے امیر سسرال میں سفارش لگوادو ہماری۔۔۔اُنکی گاڑیوں کی صفائی ہی کر دیں گے ہم" معاذ منہ ٹیڑھا کر کے جل کر بولا تو وہ بھی ہنس دی

"آج کے دور میں کوئی خوش نہیں ہے، جسکے پاس بائک ہے وہ گاڑی کے پیچھے دوڑ رہا ہے اور جس کے پاس گاڑی ہے وہ جہاز کے پیچھے بھاگ رہا ہے، میرے سسرالی بھی ہر وقت اس حساب کتاب میں لگے رہتے ہیں کیسے دو کو چار اور چار کو آٹھ میں تبدیل کیا جائے" گہری سانس لیتی اندر چلی گئی تھی۔سب دیکھنے والے اُسکی قسمت پے رشک کرتے تھے آج کے زمانے میں بھی اسکو امیر کھاتہ پیتا گھرانہ جو مل گیا تھا۔مگر کوئی اس سے پوچھتا وہاں سب،لوگوں سے زیادہ پیسے کے پیچھے بھاگتے تھے۔پتہ نہیں اندیکھے مقابلے کی دوڑ میں لگے۔۔۔پیسے کی بھوک مٹتی کیوں نہیں تھی۔

" اوکے چل میں ابو سے پوچھوں گا، کب ہے اُنکی شادی؟ عفان بائک کو اسٹینڈ پے لگاتا صحن میں ہی معاذ کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا جس پر وہ دل کھول کے خوش ہوتا اسکو جھپی ڈالنے بڑھا مگر اُس نے جلدی سے گرم چائے کا کپ اٹھا کے اسکو گھوری سے نوازا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"امی بس آج لاسٹ ٹائم جاؤں گی کالج۔۔۔پکا کل سے چھٹیاں لے لوں گی" حمائل صبح صبح اپنی اماں کے آگے پیچھے تھیں جو اسکو اپنی طرف سے مایوں میں بٹھا چکی تھیں اسلیے اسکو کالج بھی نہیں جانے دینا چاہتی تھی

"نہیں آج سے تم گھر رہو کوئی کام نہیں کرنا بس اپنی کیئر کیا کرو شاباش" مناہل کو زبردستی اٹھا کے بٹھایا تینوں کو ناشتا کروا کے تینوں کو اپنے ساتھ ہی لے کے نکلتی تھیں گھر سے، چھوٹی کو اسکول چھوڑ کے مناہل کو اُسکی اکیڈمی میں اور حمائل کو اُسکے کالج چھوڑ کے رکشہ لے کے خالہ جی کے گھر نکل جاتی تھیں۔جو کہ بیمار خاتون تھی اپنے ایک پوتے کے ساتھ رہتی تھیں۔اِسلئے اُنکا کھانا پکانا کرنا انکا کام تھا۔مگر آج کل حمائل کی شادی کی وجہ سے مناہل کو بھی گھر بٹھایا ہوا تھا۔

"امی لیب ہے آج میری۔۔۔پکا کل سے اپلیکیشن دے کے آجاؤں گی" سست رفتاری سے ناشتہ کرتی آخری دفعہ کوشش کرنا چاہی۔

مناہل اٹھو تم بھی چلی جاؤ ایکڈمی۔۔۔واپسی پے تم تینوں کو لیتی آؤں گی آج بھی جلدی آنے کی کوشش کروں گی " سر ہلا کے مناہل کو بھی تیار ہونے کا کہتیں آخر میں خود سے مخاطب ہوئیں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اہم اہم دلہن صاحبہ شادی والے دِن تو چھٹی کریں گی نا؟عشاء نے حمائل کو دیکھ کے شرارت سے کہا وہ سرخ پڑتی اپنی پریکٹیکل کی کاپی پر جھک گئ۔

"ایک تو یہ شرماتی ہی رہتی ہے، کتنی پیاری لگتی ہے نا اِس طرح کے گلو میں" امبر اُسکے گال کھینچ کے پیار سے بولی تو باقی سب بھی ہنس دی

"یار امبر تمہیں برا تو نہیں لگا تھا اُس دِن۔۔۔۔ تمہارے سامنے تمہارے آئیڈیل مین کی شادی تمہاری ہی بیسٹی سے فکس ہو گئ، دل تو ٹوٹا ہو گا نا" شفاء زبردستی کا سنجیدہ نظر آنے کی کوشش میں اُسکا ہاتھ پکڑ کے شرارت سے بولی جس پر امبر نے تھپڑ رسید کیا تھا

"بہن میرا اسکا منگیتر، چوٹی سے کود کے جان دے دیتا اگر میں اسکو چھوڑ کے بیچ میں کسی اور کے خواب سجا لیتی" ناک چڑھا کے وہ بھی شرارت سے بولی تو سب کا قہقہہ نکلا

"ویسے بھی تمہارے سگے منگیتر کی ناک اتنی لمبی ہے کہ چڑیا اپنا گھونسلا بنا لے اُس پر" میشا نے ہمیشہ کی طرح اُسکی دکھتی رگ پے ہاتھ رکھا کیونکہ اُسکے منگیتر کی ناک معمول سے تھوڑی لمبی ہی تھی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"جلو جلو جل ککڑیو۔۔۔اب تو ہماری پارٹی میں حمائل بھی شامل ہو گئی ہے۔۔۔بس اب جلدی سے تم دونوں کی بھی شادی ہو تو ہی میرے "اُنکو" بخشو گی" مزے سے کُرسی پر نیم دراز ہوتی اپنا حساب برابر کیا عشاء اور حمائل کا قہقہ نکلا تو شفاء اور ہیشا منہ بنا کے اُنکے سامنے سے سارے سموسے اٹھا کے اپنی پلیٹ میں رکھ کر کھانا شروع کر چکی تھیں۔

"شادی مبارک ہو جناب" امان اپنی فیملی کے ساتھ آج ہی پہنچا تھا لاہور کل صبیح کی مہندی ہونی تھی۔

"سب سے ملتا ملاتا اوپر آیا جہاں صبیح ہینڈ فری کانوں میں لگائے دیوار سے ٹیک لگا کے آنکھیں بند کیے کھڑا ہوا تھا

"میں نے کہا شادی مبارک ہو" امان نے اُسکے کان سے ایک سائڈ نکال کے اپنے کان میں لگاتے ہوئے شرارت سے کہا مگر اگلے ہی پل ہنسی نکلی

"قوالی؟؟؟؟؟میں تو سمجھا تھا یہاں سب سے نظر بچا کے میری ہونے والی بھابھی سے بات کر رہا ہو گا مگر تُو تو پورا جوگی بنا ہوا ہے" شرارت سے کہتے آخر میں سنجیدہ ہو کے دانت پیسے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بدلے میں صبیح نے بنا کچھ بولے صرف ایک نظر دیکھا تھا۔

کیا کچھ نہیں تھا اُسکی آنکھوں میں۔۔۔۔امان کسی ان دیکھی جلن کا شکار ہوتے منہ پھیر گیا تھا۔

واؤامی آپ پہلے بتاتی ناشاپنگ پر بھی جانا تھا" دوپہر کے دو بج رہے تھے جب تینوں کو اُنکے انسٹیٹیوٹ سے لیتیں مارکیٹ آئیں تھیں۔خالہ جی سے ایڈوانس تنخواہ بھی لی تھی اور کچھ انہوں نے بیٹی کی شادی کی خوشی میں اپنے پوتے سے الگ سے چیک بھی دلوایا تھا۔

"ہاں بس آج ساری چیزیں لے لو،دوبارہ چکر نہیں لگنا" رکشے والے کو کرایہ دے کے تینوں کو لئے شادی کے کپڑوں والی دکان میں داخل ہو گئی تھیں

آج دونوں طرف مہندی کا فنکشن چل رہا تھا۔امبر آج عشاء میشا شفاء کی طرف تھی جب کہ کل اسکو حمائل کی طرف جانا تھا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حمائل سادہ سی زرد رنگ کی قمیض شلوار پے سبز دوپٹہ اوڑھے میک اپ سے پاک چہرہ لیئے مہندی کی دلہن بنی بہت پیاری لگ رہی تھی۔

دوسری طرف صبیح کائی رنگ کے کرتے شلوار پے پیلا دوپٹہ اوڑھے بیزار شکل بنائے اسٹیج پر بیٹھا فنکشن ختم ہونے کے انتظار میں تھا۔

"کیاماموں آپ بھی۔۔۔۔منہ تو سیدھا کریں ایک بھی تصویر میں ہنستے ہوئے نہیں آئے آپ" تینوں اسٹیج پے آکے زبردستی اُسکے ساتھ صوفے پر براجمان ہوئیں جب کہ رمیز کو اسٹیج کے سامنے کیمرا دے کے کھڑا کر کے آئیں تھیں اپنی تصویریں کے لیے

"بس تمہارے ماموں کی شکل ہی ایسی ہے" صبیح نے تینوں کو دیکھ کے منہ بنا کے کہا

"کوئی نہیں۔۔۔اتنے ہینڈسم ماموں ہیں ہمارے" فوراً ساتھ جڑ کے سٹائل مار مار کے تصویریں بنوائی

"ویسے شیطان کی خالاؤں سب سے زیادہ تو قصور تم تینوں کا ہے۔۔۔شادی کا شوشہ تم تینوں نے چھوڑا تھا اور دوست بھی پکڑ کے لے آئیں اپنی" کڑے تیور لیئے گھورا تو تینوں کا قہقہ نکلا

"ایک تو اتنی پیاری شہزادی ڈھونڈ کے لائے ہیں ہم اپنے پرنس چارلس کے لیے اوپر سے ہم پے ہی الزام" میشا نے شرارت سے آنکھیں مٹکا کے کہا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"دیکھتے ہیں ایسی کون سی شہزادی پکڑ کے لائی ہو" اُسکے سر پے چپت لگاتا انو کی طرف متوجہ ہوا جو کُرسی پر بیٹھی موبائل میں مصروف تھی

دل میں ہوک سی اٹھی تو لب بھینچتا نظریں گھما گیا تھا۔

دونوں کا نکاح ہو چکا تھا۔

صبیح نے جونہی دعا کے لیئے ہاتھ اٹھائے ایک پل کو اپنا دل خالی خالی سا محسوس ہوا

"اللہ بس اتنی ہمت دینا۔۔۔اُنکے ساتھ کسی قسم کی زیادتی نہ ہو مجھ سے،زِندگی میں آ رہی ہیں تو دل میں بھی آپ ہی ڈالیے گا اب" بند آنکھوں سے چھوٹی سی دعا مانگ کے منہ پے ہاتھ پھیرا ایک لمحے کو انوشے کا چہرہ آنکھوں کے سامنے آیا مگر فوراً سر جھٹک کے ولایت صاحب کی طرف متوجہ ہوا جو اسکو نکاح کی مبارکباد دیتے اُسکی طرف بڑھ رہے تھے۔

مختلف رسموں کے بعد حمائل رخصت ہو کے اُسکے ساتھ ریاست ہاؤس آچکی تھی۔ جہاں گرم جوشی کے ساتھ استقبال کیا گیا تھا۔اُسکی چاروں دوستوں نے شادی والے دِن بھی نہیں بخشا تھا۔کوئی نا کوئی پلجھڑی چھوڑ دیتیں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جس پر حمائل کو اپنی ہنسی روکنا دنیا کا مشکل ترین کام لگا تھا مگر اسٹیج پے دلہن بنی قہقہے لگاتی تو یقیناً لوگوں نے اسکو پاگل ہی سمجھنا تھا۔تب ہی کنٹرول رکھتی اُنکو دھمکیاں دیتی رہی تھی۔

"آج تمہیں سوچنے، یاد کرنے کا حق بھی چھن گیا" لب بھینچ کے گہری سانس لی۔

اُسکا سر بھاری ہو رہا تھا۔دل و دماغ میں جنگ سی چھڑی ہوئی تھی۔

اندر بیٹھی لڑکی کو انتظار کروانا بلکل اچھا نہیں لگ رہا تھا مگر کیا کرتا اُسکا سامنا کرنے کی ہمت بھی پیدا نہیں ہو رہی تھی۔تب ہی کھلی ہوا میں گہرے سانس لیتا خود کو نارمل کرنے کی کوشش میں لگا رہا

"اللہ جی۔۔۔۔میرا خواب پورا کر دیا آپ نے" آنکھیں بند کرتی پورے دل سے مسکرائی پھر پورے کمرے پر نظر ڈالی جو نفاست سے سجایا گیا تھا۔اُسکی دوستیں بیڈ پے حمائل کا فراک اور دوپٹہ پوری طرح سے پھیلا کے گئیں تھیں

"صبیح سر نے دیکھتے ہی پہچان لیا تو؟ اپنی چوڑیوں سے کھیلتی دل میں سوچا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ابھی تک آئے کیوں نہیں۔۔۔۔ کہیں ابھی بھی ویسے ہی سڑو کھڑس ٹائپ تو نہیں ہونگے جنہوں نے منٹوں میں میری بستی کر دی تھی ؟ایک نظر گھڑی پر ڈال کے دروازے کی طرف دیکھا اور ذرا سا تکیہ کھسکا کے اپنی کمر کے پیچھے رکھا

"خیر ہے۔۔۔ کھڑوس ہی بھی منظور ہیں" ٹیک لگانے سے سامنے دیوار پے لگی صبیح کی فوجی یونیفارم میں فوٹو پر نظر جما کے مسکرا دی

" کبھی سوچا نہیں تھا۔۔۔ اتنی خوش نصیب ہو نگی میں" سر بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیکا کے آنکھیں بند کی تو آنکھوں میں جلن محسوس ہوئی کافی دنوں سے صحیح طرح سے سوئی نہیں تھی اور آج بھی کتنے گھنٹے اسٹیج پہ بن کے بیٹھنا پڑا تھا۔اوپر سے میک اپ سے تنگ ہو رہی تھی

"ذراسی کمر ہی سیدھی کر لیتی ہوں" بند آنکھوں سے ہی ذرا سی اور کھسک کے تقریباً لیٹ ہی گئی تھی۔

"میں کونسا سو جاؤں گی جیسے ہی دروازہ کھلنے کی آواز آئے گی جھٹ سے بیٹھ جاؤں گی" ٹانگیں سیدھی کرتی تکیہ بازو میں دبوچ کے منہ ہی منہ میں بڑبڑا کے کب سو گئی پتہ ہی نہیں چلا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

صبیح دروازے کے باہر کھڑے ہو کے گہری سانس لیتا چند سیکنڈز خود کو تیار کیا اُسکی شکایت کرتی نظروں کا جواب دینے کے لیے۔ کیونکہ وہ بلا مبالغہ دو گھنٹوں کے بعد آیا تھا۔ ٹیرس پے کھڑے کھڑے ٹانگیں الگ شل ہو گئی تھیں

مگر کمرے میں داخل ہوتے ہی اعصاب ڈھیلے پڑے، سامنے ہی بیڈ پے اُسکی دلہن صاحبہ مزے سے خواب خرگوش کے مزے لے رہی تھیں۔

ایک دم ہی دماغ پُر سکون ہوا شیروانی کے بٹن کھول کے ایک سائڈ پے رکھی اور صوفے کی طرف بڑھا۔ اُسکا ارادہ سونے کا تھا بہت تھک چکا تھا۔

تب ہی تکیہ لینے کے لیے بیڈ کی طرف آیا جہاں ملکہ عالیہ اپنی اجارہ داری پھیلائے دونوں تکیے قبضے میں لے کے سو رہی تھی بلا ارادہ نظر اُسکے چہرے کی طرف گئی ساتھ ہی اپنی بھتیجیوں کی بات ذہن میں آئی۔ تو ذرا سا جھک کے اُسکے چہرے کے نقش کو غور سے دیکھا

"یہ تو کہیں سے شہزادی یا حور پری نہیں لگ رہی" مٹا مٹا پھیلا ہوا میک اپ زدہ چہرہ تھوڑا ڈراونا منظر پیش کر رہا تھا تب ہی منہ بنا کے غائبانہ اپنی شرارتی بھتیجیوں کی نقل میں جواب دیتا صوفے پر دراز ہوتے ہی آنکھیں بند کر لیں تھیں۔

جلد ہی اُسکے ہلکے ہلکے خراٹوں کی آواز کمرے میں گونج رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

صبح کے آٹھ بج رہے تھے جب حمائل نیند سے بیدار ہوئی

کروٹ لی ساتھ ہی چوڑیوں کی کھنک سے فوراً آنکھیں کھول کے دیکھا اور جھٹکے سے اُٹھ کر بیٹھی۔

"اف میں اتنے بھاری کپڑوں میں سو گئی تھی؟ اوہ شٹ میں نے تو میک اپ بھی ریموو نہیں کیا تھا۔۔۔اب پمپلز نکل آئے تو" پریشان ہوتی جلدی سے بیڈ سے نیچے پاؤں رکھے۔ سامنے صوفے پر صبیح کو سوتا دیکھ وہیں ساکت ہو گئی تھی۔

دھیرے دھیرے چلتی گھٹنوں کے بل بیٹھ کر نا جانے کتنی دیر دیکھتی یقین کرنے میں لگا دیئے تھے۔ واقعی اُسکی خواہش، حقیقت کے روپ میں اُسکے سامنے ہے۔

"بیرڈ میں تو اور بھی پیارے لگ رہے ہیں" ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ ہاتھ تھوڑی کے نیچے رکھ کے فرصت سے بیٹھ گئی تھی۔ دل ہی دل میں اُسکی بلائیں لیتی اللہ کا شکر ادا کر رہی تھی۔

تب ہی صبیح ذرا سا ہلا تو حمائل آنکھیں مینچ گئی ۔جب کافی دیر بعد بھی کوئی ہلچل نہیں ہوئی تو ایک آنکھ کھول کے دیکھا صبیح ابھی بھی گہری نیند میں سو رہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"توبہ میری جان ہی نکال دی تھی" مسکراہٹ دبا کے دبے پاؤں ڈریسنگ ٹیبل تک آئی۔نہایت آرام سے ساری جیولری اُتار کے وہیں رکھ کے دوپٹہ نکالا سسکی نکل گئی تھی پوری رات دوپٹہ ڈھیروں پنز کے ساتھ اُسکے بالوں میں لگا رہنے کی وجہ سے درد محسوس ہوا تو زبان دانتوں تلے دبا گئی تھی۔

اب اگلی کروائی کے لیے ارد گرد نظریں گھما کے دیکھا

"کپڑے کہاں ہونگے میرے۔۔۔المار ی بھی نہیں ہے کوئی؟" آنکھیں پھاڑ کے کمرے میں چاروں طرف نظر گھمائی ایک سائڈ پہ شیشے دیوار میں نصب نظر آئے نزدیک آنے پر چھوٹا سا ہینڈل نظر آتے ہی کھولا اندر اُسکے کپڑے ٹنگے ہوئے تھے۔نیچے جوتے رکھے ہوے تھے الماری تقریباً بھری ہوئی تھی۔سوٹ آگے پیچھے کر کے دیکھتی ہلکے آسمانی رنگ کا کھدر کا سوٹ نکالا ساتھ اُسی رنگ کے نازک سی سینڈل نکال کے باہر رکھی اور جلدی سے نہانے گھس گئ تھی۔

"یار ہم زیادہ نا سہی تھوڑے سے برگر فیملی سے ہوتے تو کیا ہو جاتا" میشا ناک چڑھا کے بولی عشاء نے بھی بدلے میں دکھی منہ بنایا کیونکہ انکی اماں نے بستر تہہ کر کے رکھنے کے لیے ابھی ڈانٹ کے اوپر بھیجا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اتنی موٹی موٹی رضائیاں ہیں۔۔۔اور ہمارے ہاتھ کتنے چھوٹے چھوٹے" اپنے ہاتھوں کو عشاء کے سامنے پھیلا کے ایک اور دکھی پوائنٹ نکالا

عفان نے مسکراہٹ ضبط کرتے کمرے سے ذرا سا باہر جھانکا دو لڑکیاں جو دیکھنے میں چھوٹے قد مگر لمبی زبان کی مالک لگ رہی تھیں۔ جینز کے ٹراؤزر پر لمبے سے کوٹ پہنے گلے میں مفلر لپیٹے اپنے آپکو مظلوم ترین لڑکیاں سمجھ رہی تھیں۔

سر جھٹک کے معاذ کو میسج کیا جو نیچے ناشتے کے حالات دیکھنے گیا ہوا تھا۔ یہ دونوں معاذ کے ابا کے ساتھ آج صبح ہی پہنچی تھی ولیمے میں شرکت کے لیے۔

" ویسے یار میری نا ایک خواہش ہے" میشا ہاتھ جھاڑ کے بولتے ہوئے گیلری میں رکھی کُرسی پر گرتے ہوئے بولی

"بس رہنے دے۔۔۔۔نا ہی بتا تو اچھا ہے" عشاء دونوں ہاتھوں سے پونی کس کے ریلنگ سے نیچے جھانک رہی تھی

"سن تو یار۔۔۔دیکھ برگر فیملیز میں دیکھا ہے تُونے۔۔۔اُنکی امی کیسے اُنکے پیچھے دودھ کے گلاس لئے لیئے بھاگتی ہیں" اشتیاق سے اُسکے ساتھ کھڑی ہو کے ساتھ جھانکتے ہوئے کہا

"کیا چاہتی ہے؟ چچی تیرے پیچھے ایسے بھاگیں؟عشاء کی ہنسی نکل گئی تھی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میں چاہتی ہوں۔۔۔۔کوئی میرے پیچھے چائے لے کے ایسے بھاگے۔۔۔۔ہائے کوئی تو زبردستی کرے کہ بیٹا چائے پی لو تمہاری ہڈیوں کے لیے بہت ضروری ہے۔ تمہیں ڈاکٹر نے چائے کی کمی بتائی ہے اور تم ہو کے سنتی نہیں" میشا لہک لہک کے بولی تو عشاء ہنستی رہی

"آئی بڑی چائے کی نشئی" کُرسی کھینچ کے اُسکی جگہ رکھ رہی تھی جب کسی کی دبی دبی ہنسی کی آواز آئی میشا نے بھی فوراً مڑ کے دیکھا جہاں ایک لمبا تڑنگا لڑکا ہنسی دبانے کے چکر میں لال پیلا ہوتا نظر آیا مگر اس سے زیادہ تفتیش کی بات یہ تھی یہ آیا کہاں سے اور کون ہے ؟

"آپ کون ہیں اور آئے کہاں سے ہیں؟ میشا نے حیرت سے منہ کھول کے کہا کیونکہ سیڑھیوں کی طرف تو وہ دونوں کھڑی ہوئی تھیں یہ بندہ کہاں سے آگیا پھر

"یہ دیوار دیکھ رہی ہیں...؟ عفان نے سنجیدگی سے موبائل جیب میں رکھتے ہوئے اشارہ کیا جس پے دونوں نے میکانکی انداز لیے جلدی سے اثبات میں سر ہلایا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بس اسے توڑ کے آیا ہوں" دونوں بازو سینے پے باندھ کر سنجیدگی سے کہا مگر آنکھوں میں شرارت واضح تھی

۔

"مگر یہ دیوار تو صحیح سلامت ہے" میشا نے سیریس سمجھ کے اپنی طرف سے عقلمندی دکھائی اب عفان کے ساتھ ساتھ معاذ کا قہقہہ بھی نکلا تھا جو ابھی ہی نیچے سے آیا تھا عفان کو بلانے کے لیے

"ہیلو ڈئیر کزنز۔۔۔۔ہی ازمائے کزن، اور ہم آج صبح ہی پہنچے ہیں" عشاء کی طرف دیکھتے ہوئے ہونٹ دبا کے بولا کیونکہ وہ خون خوار نظروں سے اسکو ہی گھور رہی تھی

"آپ نے تو کہا تھا آپ شادی پر نہیں آرہے" آنکھیں چھوٹی کر کے تفتیشی انداز میں پوچھا تو میشا نے جلدی سے کہنی ماری

"اب پھر سے کوئی بونگی نہ ماردینا، چلو یہاں سے" کان میں گھُس کے سرگوشی کی۔عشاء نے بھی منہ کس کے بند کرتے ہوئے معاذ کی شرارتی آنکھوں میں دیکھ کے نظریں پھیر لی جس پے معاذ کی ہنسی نکل گئی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اوکے معاذ بھائی۔۔۔نیچے آجائیں آپ لوگوں نے ناشتہ نہیں کرنا تھا کیا؟ختم ہی نہ ہو گیا ہو" میشا نے مروت نبھانے کے لیے معاذ سے پوچھا مگر عفان کو دوبارہ دیکھنے کی غلطی بھی نہیں کی بنا دیکھے بھی وہ اسکو مسکراتا ہوا محسوس کر رہی تھی۔

تب ہی سرپٹ نیچے بھاگ گئی تھیں۔پیچھے معاذ بھی اسکو بلا کے سیڑھیوں کی طرف بڑھا

"شی از ڈیم کیوٹ" ہنسی دباتے ہوئے معاذ کے پیچھے گیا

"معاذ۔۔۔۔۔۔۔نام کیا تھا انکا؟تیزی سے معاذ تک پہنچ کے پوچھا

"عشاء۔۔"

"اب یار بھابی کا نہیں۔۔وہ جو ساتھ تھیں"دو تین سیڑھیاں رہ گئی تھیں جب وہ جھنجھلا کے بول کر وہیں کھڑا ہو گیا تھا۔معاذ نے چند سیکنڈز کھڑے ہو کر گھورا

"میشا۔۔۔" سمجھنے والے انداز میں مسکرا کے نام بتاتا آخری سیڑھی بھی اُتر گیا تھا جب کہ وہ ابھی تک وہیں جما ہوا تھا

"نام بھی اتنا ہی کیوٹ۔۔۔۔۔میشا" زیرِلب دہراتا معاذ کے پیچھے بھاگا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تم دونوں کا جھگڑا ہوا ہے کیا؟" انوشے جیسے ہی چائے کے دو مگ لائی امان نے سنجیدگی سے پوچھتے ہوئے اپنا مگ اُسکے ہاتھ سے لیا

"نہیں۔۔۔" انوشے اُداس سی نفی میں سر ہلا کے صوفے پے پاؤں چڑھا کے بیٹھ گئی تھی اور مگ گھٹنوں پے رکھ لیا تھا۔

"کیا بات ہے انوش؟؟؟ وہ مجھ سے بھی بات نہیں کر رہا ٹھیک سے" بغور اُسکے تاثرات دیکھتا سوال کیا

"ہمم۔۔۔ چھوڑ دو اسکو اُسکے حال پے، اُسکی اپنی زندگی ہے ہم کب تک اُسکے پیچھے اُسکا سایہ بن کے اُسکے سر پر مسلط رہیں گے؟ اُس پر زور دیتی برہمی سے جواب دے کے سر جھٹک گئی تھی

"تمہیں کچھ کہا کیا؟؟ یار وی آر فرینڈز۔۔۔ مجھے حق ہے جاننے کا کیا ہوا ہے تم دونوں کے بیچ" امان کو اپنا دل ڈوبتا محسوس ہو رہا تھا۔

"نتھنگ امان، بس اس سے پوچھے بغیر شادی جو فکس کر دی تھی اسی بات کو لے کے سب پر ہی غصہ ہو گیا تھا" انوشے نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا وہ نہیں چاہتی تھی صبیح اور امان کی بھی لڑائی ہو اب۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اثبات میں سر ہلا کے آنکھیں بند کر تا پُر سکون سانس لی۔ ورنہ اسکو یہی شک تھا کہیں صبیح نے انوشے کو کچھ بتا تو نہیں دیا۔

جب کہ انوشے مگ ہاتھ میں پکڑے کھڑکی سے باہر دیکھتی بوجھل دل کے ساتھ آنکھیں موند گئی تھی۔ وہ اتنی بیوقوف بھی نہیں تھی جو صبیح کے انداز سے پہچان نہ پاتی یا آنکھیں پڑھ نہ پاتی۔ بس اُس سے غلطی یہاں آ کے ہوئی تھی کہ وہ وقت پہ صحیح فیصلہ لینے میں ناکام رہی تھی۔ اب تک جو کوششیں تھیں وہ اپنی غلطی کو سدھارنے کے لیئے ہی تھیں۔

حمائل شیشے کے سامنے کھڑی ہو کے بال سلجھا رہی تھی۔ درمیان میں ایک نظر گھڑی پہ تو کبھی سوئے ہوئے صبیح پہ ڈال لیتی پھر سے تیاری میں لگ جاتی۔

"دس بج گئے۔۔۔ یہ اُٹھ کیوں نہیں رہے" کن انکھیوں سے دیکھ کے شیشے میں اپنا جائزہ لیا۔ شارٹ شرٹ ، کھلے ٹراؤزر میں اُسکا قد دراز لگ رہا تھا۔ گلے پر پٹی لگا کے بڑے سٹونز والے بٹن لگے ہوئے تھے۔ سوٹ کو ستائشی نظروں سے دیکھتی اپنی خالی کلائیوں پر نظر پڑتے ہی پُر سوچ انداز میں کل والی چوڑیوں میں سے دو

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

موٹے کڑے نکال کے دونوں بازو میں ایک ایک ڈال لیا تھا۔سب سے سمپل انگوٹھی نکال کے پہن کر اپنا جائزہ لیا۔کچھ سوچ کے ہلکی گلابی رنگ کی لپسٹک بھی لگالی تھی۔

"اب اور کیا کروں۔۔۔وقت تو گزر ہی نہیں رہا" ایک کندھے پے دوپٹہ ڈال کے سارے بال دوسرے کندھے پر کرتی بیڈ پہ بیٹھ کے چور نظروں سے صبیح کو دیکھنے لگی۔نرمی سے قدم اٹھاتی صوفے کے پاس ہی نیچے بیٹھ کر چند سیکنڈز دیکھنے کے بعد ہاتھ بڑھا کے اسکا کندھا ہلایا

"صبیح۔۔۔۔۔سر اُٹھ جائیں" تھوک نگل کے دو تین آوازیں لگائی
صبیح دھیرے سے آنکھیں کھول کے سامنے بیٹھی لڑکی کو یکسر فراموش کیے حیرت سے دیکھ رہا تھا۔جو صبیح کی آنکھ کھلتے ہی نظریں جھکا گئی تھی۔صبیح ابھی بھی میکانکی انداز لیئے اسکو دیکھ رہا تھا جب اس نے ذرا سی نظر اٹھا کے دیکھا اور مسکرا دی

"گڈ مارننگ سر۔۔۔اُٹھ جایئے بہت دیر ہو گئی ہے" نرمی سے بولی صبیح بھی دنیا میں واپس آیا۔یہ لڑکی تو اُسکی بیوی تھی۔ساتھ ہی دماغ میں جھماکا ہوا۔
اُسکی کالی بڑی بڑی خوبصورت آنکھیں چہرے کے اطراف گری کالی لٹیں۔سادگی میں وہ زیادہ پُرکشش لگتی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ایک جھٹکے میں بیٹھ کے اپنا بازو دبایا۔ جسم میں درد کی لہر دوڑ رہی تھی کیونکہ صوفے کا سائز اُسکی جسامت کے مقابلے میں کافی چھوٹا تھا۔ ایک ہاتھ سے کندھا دباتا آنکھیں بند کر کے دوبارہ کھولیں

" آپ فریش ہو جائیں۔۔۔میں کپڑے نکال دوں ؟لب کچلتی آہستگی سے بولی

"نو اٹس اوکے " الماری سے ٹراوزر شرٹ نکال کے باتھروم میں گھسنے سے پہلے بے ساختہ نظر کمرے میں گھمائی۔ حمائل کا فراک وغیرہ سب کچھ بکھرا پڑا تھا۔ ڈریسنگ ٹیبل پے جیولری کا سیلاب آیا ہوا لگ رہا تھا

" پلیز۔۔۔یہ سب سمیٹ دیں " گہری سانس لیتا ایک نظر اسکو دیکھ کے اندر چلا گیا تھا۔

" کھڑوس " بال کانوں کے پیچھے کرتی خفت سے جلدی جلدی چیزیں سمیٹنا شروع کی

"امی کو میری پہلے دِن ہی نالائقی کا پتہ لگ گیانا۔۔۔خوب ڈانٹیں گی " ساری جیولری دراز میں ڈال کے اپنا فراک اور بھاری دوپٹہ ہاتھوں میں اٹھا کے آس پاس دیکھا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہائے ایک بھی کھونٹی نہیں ہے؟؟؟دل کی تسلی کے لیے دروازے کے پاس جا کے بھی دیکھا مگر مایوس ہو کے رہ گئی

"ہمارے گھر تو سارے کپڑے ہی دروازے کے پیچھے ٹنگے ہوئے ملتے تھے" ہونٹ لٹکا کے کمرے میں نظر دوڑائی جہاں وہ اپنا پھیلاوہ رکھ سکے تب ہی اُسی الماری کی طرف بڑھ کے گول مول کرتی کپڑوں کے اوپر والے خانے میں زبردستی ٹھونسا اور ہاتھ جھاڑ کے کھڑی ہو کر ایک نظر پورے کمرے پے دوڑائی

"ہائے اتنا سارا کام جھٹ پٹ کر لیا میں نے تو" بالوں کو سمیٹ کے واپس ایک کندھے پے ڈال کے صبیح کی طرف متوجہ ہوئی جو ابھی باتھروم سے نکلا تھا۔

صبیح ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہو کے بال بنا رہا تھا شیشے سے نظر حمائل پے پڑی جو شکل پے دردناک زاویے لیئے اسکو ہی دیکھ رہی تھی

"آر یو اوکے؟"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے، کل سے ناشتہ کیا ہوا ہے صرف" منہ بنا کے بولی تو صبیح کے چہرے پر سمائل آ گئی تھی

"پہلے بتا تیں آپ۔۔۔ یا باہر چلی جاتی آپکی فرینڈز کا ہی راج ہے، کچھ نا کچھ تو دے ہی دیتیں وہ کھانے کے لیے " فوراً ہیئر برش رکھ کے اُسکے انداز پے ہنسی دبا کے اُسکی طرف دیکھا

"آپکے بغیر؟ آنکھیں پھاڑ کے پوچھا

"اوکے اوکے لیٹس گو" کندھے اچکا کے اُسکی طرف آیا

"آپ ان کپڑوں میں جائیں گے؟ رف سے ٹراوزر شرٹ میں ملبوس صبیح کو حیرت سے دیکھا

" صحیح نہیں لگ رہا؟ پتہ نہیں کیوں صبیح نہ چاہتے ہوئے بھی اُس کے ساتھ گھل مل رہا تھا

"آپ کوئی اور۔۔۔ مطلب میں اتنا تیار ہو گئی اوور لگوں گی" اپنا مدعا سمجھانے کی کوشش کی
"اوکے چلیں چینج کر لیتا ہوں۔۔۔ گیو می فائیو منٹس "

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہلکی سی سمائل پاس کرتا الماری کی طرف بڑھا

"اووو پس۔۔۔۔۔۔۔۔اُس میں تو میں نے کپڑے بھرے ہوئے ہیں" ناخن چباتی اُسکی پشت کو دیکھا صبیح نے جو نہی الماری کا پٹ کھولا سارے کپڑے اُسکے پیروں میں گرے سلامی پیش کرتے ملے حمائل روہانسی ہوتی پاس آئی

"وہ۔۔۔مجھے کوئی جگہ نہیں ملی تھی سو" ہونٹ کاٹتی جھک کے اپنا شادی والا فراک اٹھانے لگی اس سے پہلے ہی صبیح انکو اٹھا کے ہینگر نکال کر ہینگ کرنے لگا۔

"آپا نے کونسی دشمنی نکالی ہے۔۔۔کروادی نا ایک بچی سے شادی پہلے دِن ہی سارے کام کروالے گی" کن انکھیوں سے حمائل کا شرمندہ سا چہرہ دیکھتا دل ہی دل میں نعیمہ سے مخاطب تھا

"کیا سوچیں گے میرے بارے میں۔۔۔اتنی پھوہڑ ہوں میں" صبیح کے اتنی مہارت سے کپڑوں کو ہینگ کر کے لٹکا کر جانے پر آنکھیں گھما کے رہ گئی

"ان سے کہوں گی یا تو کہیں کھونٹی لگوالیں ورنہ میرے کپڑے اس کُرسی پے ملا کریں گے" کمرے میں ایک سائڈ پے دو لارج سائز کی آرام دہ کرسیوں پے نظر پڑی تو شرارتی نظروں سے مسکائی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

صبیح بھی ہلکے آسمانی رنگ کے کرتا شلوار میں باتھروم سے باہر نکلا۔
ہم رنگ کے کپڑوں میں دیکھ کے حمائل کی آنکھوں کی چمک بڑھی تو ہونٹوں پے مسکراہٹ لیے ستائشی نظروں سے صبیح کو دیکھا۔

ایک نظر حمائل کو دیکھ کے مسکرا کر سیدھا شیشے کے سامنے جا کے پرفیوم نکالنے کے لیئے دراز کھولا ۔۔۔جبڑے کس کے حمائل کی طرف دوبارہ دیکھا۔

"دیکھیں آپ مجھے پھوہڑ نہیں سمجھیےگا۔۔۔۔میں تسلی سے سارا سمیٹ دونگی" دراز میں اُسکی جیولری کے سیلاب میں کام کی چیزیں چھپ چکی تھیں
ایک دفعہ پھر جی بھر کے شرمندہ ہوتی اُسکے پیچھے کھڑے ہو کے اپنی صفائی دی۔
اُسکے بچوں کی طرح اپنی پوزیشن کلیئر کرنے پر صبیح کا ہلکا سا قہقہ نکلا۔
شیشے میں دونوں کے عکس نمایاں ہوئے تو صبیح کو برا نہیں لگ رہا تھا۔یہ لڑکی جو اب اسکی بیوی تھی اِس سے کوفت بھی نہیں ہو رہی تھی۔شاید اُسکے رویے نے پُرسکون کر دیا تھا
اسکی جگہ اگر کوئی اور لڑکی ہوتی جو غمگین رہتی اور ماحول کو سنگین بنا کے رکھتی یا اُسکے رویے پر صبح اٹھ کے ناراضگی ظاہر کرتی،اسکوالزام دیتی تو شاید صبیح اتنی جلدی اُسکی طرف متوجہ بھی نہ ہو پاتا۔حمائل کا نادانستگی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

میں اعلیٰ ظرفی دکھاناہی صبیح کو اُسکی سب سے بڑی خوبی لگی تھی۔تب ہی اُسکی موجودگی سکون کا باعث بن رہی تھی۔ورنہ انوشے کے علاوہ کسی اور کا سوچناہی بے چینی کا سبب بن جاتا تھا کجا کہ اپنی زندگی میں شامل کرنا۔

اُسکے سادہ پُرکشش چہرے کو نرم نظروں سے دیکھتا حمائل کی طرف بڑھا

"آئی ایم سوری رات کو میں نے آنے میں دیر کر دی تھی" گولڈن رنگ کے ڈبے سے نیکلس نکالتے ہوئے نرمی سے بولا

"نہ نہیں۔۔۔آئی ایم سوری میں سوگئی تھی" اُس نے تو خوابوں میں بھی نہیں سوچا تھا کھڑوس سوری بھی کرے گا سرخ پڑتی جلدی سے جواب دیا تو وہ سر ہلاتا اُسکا رخ شیشے کی طرف موڑ چکا تھا.

"اصل منہ دکھائی تو اب ہوئی ہے۔۔۔سو یہ آپکی منہ دکھائی کا تحفہ" ہک بند کر کے شیشے میں اُسکے عکس کو ستائشی نظروں سے دیکھتا دھیرے سے بولا۔ جو نظریں جھکا گئی تھی۔

اُسکی حیا سے محظوظ ہوتا ہاتھ تھام کے دروازے کی طرف بڑھا۔

حمائل ہزاروں جذبوں کے ایک ساتھ اٹیک ہونے پر حیران پریشان اور حیا کی ملی جلی کیفیت کو چھپاتی ایک ہاتھ سے دوپٹہ سر پے جما کے اُسکے ہمراہ چلتی جا رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"سوچا نہیں تھا۔۔۔بیزار زِندگی میں کوئی ارتعاش بھی پیدا کر سکتا ہے" دوپٹے کے ہالے میں لپٹا سادگی سے بھرپور چہرہ۔یک دم دل دھڑکا گیا تھا۔

اِس سے پہلے اُس پر دل کے مزید انکشاف ہوتے اپنی بھتیجیوں کی چیخ پر بوکھلا کے سامنے دیکھا۔

"سٹاپ۔۔۔۔۔ماموں اینڈ ممانی جان صبر نہیں ہوا نیچے ہی آ گئی ؟تینوں دور سے چلاتی ہوئی آئیں تھیں مگر آخری بات میشا نے حمائل کے کان میں گھُس کے کہی وہ سٹپٹا کے رہ گئی تھی

"یار ماموں دیٹس ناٹ فیئر ،ہم نے سرپرائز پلان کرر کھا تھا" شفاء نے منہ بنا کے کہا جب کہ عشاء ارد گرد سے بے خبر دونوں کی ویڈیو بنانے میں لگی رہی

"ماشاءاللہ بہت پیارے لگ رہے ہو دونوں" نعیمہ بیگم تو دور سے بلائیں لیتیں آئیں۔" صائمہ دیکھو آ گئے دونوں" ساتھ اپنی دیورانی کو آواز دیتی آئیں جو کچن میں تھیں فوراًباہر نکلی دیکھتے دیکھتے سارے گھر والے اگئے تھے۔دونوں کو پیار دیتے واری صدقے جارہے تھے

حمائل کا سر گھوم گیا۔ تھوک نگل کے میشا کو دیکھا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بیٹا جوائنٹ فیملی" آنکھ مار کے کان میں گھسی۔ سارے رشتے داروں کو بھی فیملی کا نام دے کے حمائل کی گھبراہٹ میں اضافہ کیا

"ارے کوئی ناشتہ پانی بھی پوچھ لو" بڑی پھوپو نے نعیمہ کو کہا تو وہ فوراً سر ہلاتی ٹیبل کی طرف بڑھی ۔ صرف گھر والے اور دولہا دلہن ہی رہ گئے تھے ناشتے سے اسلیے باقی سب بھی اپنے اپنے کمروں کی طرف نکل لیئے تھے۔

"بہت بہت خوش آمدید مسٹر اینڈ مسز صبیح رحمانی۔۔۔اُمید ہے آپ کو ہمارا انداز پسند آیا ہو گا" اتنی دیر میں عیشاء اور شفاء آخری سیڑھی کے اطراف میں کھڑے ہو کر جاپانی سٹائل میں جھک کے ایک ہاتھ سینے پر رکھتی دوسرے ہاتھ سے پھولوں کا بکے اُن دونوں کی طرف بڑھا کے بولیں
صبیح اور حمائل کے ہونٹوں پے خوبصورت مسکراہٹ رینگ گئی تھی۔
"شکریہ جناب۔۔۔مجھے یقین نہیں تھا میری بھتیجیاں اتنی ٹیلنٹڈ ہیں" صبیح نے بھی اُنکے انداز میں جھک کے شرارت سے کہا

"کیا ماموں، بے عزتی لازمی کرنی تھی" عشاء روہانسی ہوتی چلائی تھی
"ماموں ان بیچاریوں نے بڑی مشکل سے گاڑھی اردو بولنے کی پریکٹس کی تھی" رمیز نے آنکھوں کے سامنے سے کیمرا ہٹا کے انفو دینا ضروری سمجھا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بچو تم اپنے کام پے لگو صرف۔۔۔پیسے دیئے ہوئے ہیں" شفاء نے بھی اسکو چڑایا

"اچھا اب ہم جاسکتے ہیں؟" صبیح نے انکو بلی چوہوں کی طرح لڑتے دیکھا تو جلدی سے اجازت لینا ضروری سمجھی جواب میں مزے سے انکار آیا۔ابھی ایک پارٹنر رہتی ہے ہماری وہ آگئی

"کیا ہوا مائک نہیں ملا؟ میشا کو خالی ہاتھ آتا دیکھ چلائی۔ نفی میں سر ہلاتے عینک کو ناک پے سیدھا کیا۔جو کہ اسکی ابو کی ہونے کی وجہ سے سائز میں کافی بڑی تھی۔ساتھ ہی اپنے موبائل کی ریکارڈنگ آن کر کے عین ماموں اور حمائل کے سامنے کھڑی ہو کے گلا کھنکارا

"ہیلو گائز۔۔۔اٹس می دی گریٹ میشا، کیمرا مین رمیز کے ساتھ۔لاہور، ہمارے آج کے مہمان کی طرف چلتے ہیں" موبائل اپنے سامنے کرتی رپورٹر بننے کی کوشش میں سب کو ہنسا گئی تھی

"زیادہ وقت نہیں لیا جائے گا، چند باتوں کا جواب چاہیئے صرف" زبردستی کی سنجیدگی طاری کر کے تیکھی نظروں سے دونوں کو دیکھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بس کر دو لڑکیوں ۔۔۔ آ نے بھی دو انکو " نعیمہ نے تنبیہی انداز میں غصے سے کہا تو میشا کے ہاتھ سے موبائل چھوٹ کے گرنے لگا ساتھ عینک بھی دھڑام سے گر کے چیکنا چور ہو گئی تھی۔

"بجو ۔۔۔ کرنے دیں جو کر رہی ہیں " صبیح نے فوراً انکو سائڈلی تو تینوں پھر سے پُر جوش ہوتی میدان میں اتریں

"وقت کی شدید قلت کی وجہ سے سیدھا پوائنٹ پے آتی ہوں ۔ سو مسٹر صبیح ۔۔۔ میرا مطلب صبیح ماموں کیسا لگ رہا ہے شادی کے بعد ؟" مسٹر کہنے پے صبیح نے گھورا تو فوراً ردو بدل کر گئی

"ویل، سوچا نہیں تھا شادی کا لڈو اتنا معصوم بھی ہو سکتا ہے" ایک نظر حمائل کے مسکراتے چہرے کو دیکھتا آنکھوں میں شرارت لیئے جواب دیا۔
حمائل نے حیران ہو کے اُسکی طرف دیکھا ہی تھا جب شرارتی ٹولے کی ہوٹنگ کانوں میں پڑی سرخ ہوتی سر جھکا گئی
"سو مس میشا ۔۔۔ آپ بتایئے ہماری آفیشل ممانی بننے کے بعد کیسا محسوس ہو رہا ہے ؟ موبائل اُسکے سامنے کرتی سوال کیا۔
لب کچلتی آنکھوں ہی آنکھوں میں اُس کو انکار کیا مگر میشا ڈھیٹ بنی کھڑی رہی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بولیں نا۔۔۔اندر تو بڑی باتونی لگ رہی تھیں" صبیح نے مسکرا کے ہلکی آواز میں کہا تو وہ ان تینوں کو خون خوار نظروں سے دیکھتی سیدھی ہوئی

"بنا جواب دیئے آپ کہیں نہیں جا سکتیں" میشا نے شرارت سے کہا

"میں اپنے خدا کا جتنا شکر ادا کروں اتنا کم ہے۔۔۔اللہ نے انکو میرا محرم بنا کے مجھے مکمل کر دیا ہے" دھیرے سے جواب دیا۔

ایک اظہار سے ہی صبیح کا مان کئی گنا بڑھا گئی تھی۔ چمکتی آنکھوں سے اُسکی آنکھوں میں دیکھنے کی سعی میں نظر سامنے کھڑی انوشے پے گئی تھی۔

دماغ میں سنسناہٹ سی دوڑی رات کو کمرے میں جانے کے بعد سے اب تک انوشے کا خیال ایک دفعہ بھی نہیں آیا تھا۔ اتنے سالوں میں ہونے والی اس انہونی پے صبیح کا دل زور سے دھڑکا تھا۔

انوشے بجھی نظروں مگر مسکراتے ہونٹوں سے اُن دونوں کی طرف ہی متوجہ تھی۔ ساتھ امان کھڑا صبیح کی ایک دِن کی کایا پلٹ پر جتنا حیران ہوتا اتنا کم تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بیک وقت دونوں کے تاثرات نے صبیح کی سوچیں گڈ مڈ کی تو گہری سانس لیتا حمائل کا ہاتھ مضبوطی سے تھام کے دونوں کو اگنور کرتا ٹیبل کی طرف بڑھ گیا تھا امان غش کھا کے گرنے کی ایکٹنگ میں انوشے سے ٹکرایا۔ انوشے نے فوراََنا محسوس طریقے سے آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دھکیلا اور ہنستے ہوئے اُسکا ہاتھ تھامے ٹیبل تک آ کے باوز بلند سلام کیا۔

انوشے کو دیکھتے ہی حمائل فوراََ کھڑی ہو کے اُنکی طرف بڑھی تو مسکراتے ہوئے نرمی سے اپنے ساتھ لگا یا

"مبارک ہو جگر، مگر یہ کیا ایک ہی دِن میں کایا پلٹ گئی تیری۔۔۔ تیرے بڑے بڑے دعوے کہاں گے ؟ شادی کے نام سے بھی بھاگتا تھا نا تُو تو" امان نے جھک کے صبیح کے گرد بازو پھیلا کے کان میں سر گوشی کی۔ بنا کچھ بولے جبڑے کس کے چمچ زور سے ٹیبل پے رکھی تو امان قہقہ لگا تا حمائل کی طرف بڑھا

"تم تو چھوٹی سی ہو۔۔۔ بھابھی کہا تو منہ میں درد ہو جائے گا" حمائل کے چہرے کی معصومیت بتا رہی تھی عشاء والوں کی ایک اور حمایتی آ گئی

"چلیں آج سے آپ فوجی کی بیگم۔۔۔ فوجن کہا کروں گا" شرارت سے ہنس کے کہتا اُسکے سر پے ہاتھ رکھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

صبیح کے تنے اعصاب ڈھیلے ہوئے امان کی ایک چھوٹی سی حرکت ہی اُسکا دل نرم کر گئی تھی۔

"آج تم لوگ جلدی آگئے واک سے ؟ نعیمہ نے انوشے کو دیکھ کے سوال کیا

"جی بڑی بھابی انوش اُداس تھی کہتی صبیح کے بغیر خالی خالی لگ رہا ہے" امان کپ میں چائے انڈیلتے ہوئے بولا

انوشے نے سٹپٹا کے امان کو دیکھا تب ہی صبیح نے سنجیدہ نظروں سے انوشے کو ایک نظر دیکھ کے پلٹ کے حمائل کی طرف دیکھا مگر اُس نے شاید سنا ہی نہیں تھا۔

"میشا مجھے بہت ٹھنڈ لگ رہی ہے" ہاتھ مسل کے میشا کو آہستہ سے کہا

"اف ٹھنڈی ہوئی پڑی ہو۔۔۔ کوئی جر سی سویٹر کچھ بھی نہیں پہنا ہوا ؟" اُسکے ہاتھ پے ہاتھ رکھتی تشویش ہوئی

"مجھے کیا پتہ تھا باہر اتنی سردی ہو گی۔۔۔ کمرے میں تو بلکل بھی نہیں تھی" کپکپاتے ہوئے شرمندہ سی ہوئی

"پاگل کمرے میں ہیٹر ہے۔۔ تمہیں نظر نہیں آیا تھا؟ اپنے کوٹ کے بٹن کھولتے ہوے اسکو حیرانی سے دیکھا

"مجھے تو الماری نہیں مل رہی تھی۔۔۔ ہیٹر کہاں سے نظر آتا" منہ بسور کے دونوں ہاتھ ہونٹوں پے رکھے کیوں کہ اب با قائدہ دانت بجنا شروع ہو گئے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بچو تیری جگہ میں ہوتی تو ساری تلاشی لے چکی ہوتی" شرارت سے ہنس کے اپنا کوٹ اُسکے کندھوں پے ڈالا اور خود کمرے میں چلی گئی تھی کوئی سویٹر پہننے

"کیا ہوا بیٹا سردی لگ رہی ہے؟ صائمہ فوراً متوجہ ہوئی صبیح نے بھی ناشتہ چھوڑ کے اُسکی طرف دیکھا جو کندھوں پے براؤن کوٹ ڈالے سر پے دوپٹہ اوڑھے جس میں سے کچھ لٹیں باہر جھول رہی تھیں۔ کپکپاتے دانتوں پے ہاتھوں کی مٹھی رکھے بہت کیوٹ لگ رہی تھی۔ صبیح کے چہرے پے سمائل آگئی تھی۔ اس سے پہلے وہ کچھ کہتا شفاء نے گرم گرم چائے کا کپ اسکو دیا

"یہ پی لو۔۔۔ ٹھنڈ کم ہو جائے گی" حمائل اثبات میں سر ہلا کے کپ کو دونوں ہاتھوں میں لے کے بیٹھ گئی تھی۔ تاکہ ہاتھوں کو گرمائش ملے

"بوا یہ پراٹھا حمائل کو دے دیں گرما گرم کھائے گی تو سردی اُتر جائے گی۔۔۔ امی اسکو بہت ٹھنڈ لگتی ہے" عشاء نے بوا کو کہہ کے اپنی امی کو ساتھ بتایا بھی

"بیٹا خیال رکھا کرو۔۔۔۔ انوشے، حمائل کو اسکی ساری چیزیں دکھا دینا بچی کو جرسی ملی نہیں ہو گی" نعیمہ نے انوشے کو کہا تو وہ اثبات میں سر ہلا گئی۔ جب کہ حمائل اپنی تینوں دوستوں کو نم آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آج اگر یہ تینوں نہ ہوتی تو شاید وہ اتنی جلدی اجنبی ماحول میں فٹ بھی نہ ہو پاتی، لڑکیوں کا بڑا دل ہی ہوتا ہے جو اپناگھر چھوڑ کے اجنبیوں کے گھر اکیلی آ جاتی ہے اور رچ بس بھی جاتی ہے۔ مگر اس میں وقت لگنا تو ظاہر سی بات ہے۔

"تُو اتنا اُداس شکل بنائے کیوں بیٹھا ہے؟ عفان نے معاذ کی طرف دیکھ کے ٹھوکا دیا

"میری چھوڑ تُو بتا چہرے پے اتنی رونق۔۔۔ خیر تو ہے نا؟ معاذ نے اُسکے مسکاتے چہرے کو دیکھتے ہوئے چڑایا

"یار۔۔۔۔وہ تیری کزن، میرا مطلب میشا کہیں انگیجڈ تو نہیں؟ عفان جھجھکتے ہوئے بالآخر پوائنٹ پے آ ہی گیا تھا

"میری کزن پے کوئی نظر ڈالے۔۔۔میں اُسکی آنکھیں نہ نوچ لوں" حیران ہو کے اُسکے انداز کو سمجھتا شرارت سے بولا

"سومین۔۔۔۔بد تمیز بتانا" عفان دانت کچکچا کے رہ گیا تھا

"مجھے جہاں تک پتہ ہے۔۔۔ شی از سنگل بٹ عشاء سے کنفرم کر دوں گا" موبائل اٹھا کے لیٹتے ہوئے ایک مکہ مار کے جواب دیا

"نہیں تُو نہ پوچھنا۔۔۔ بس میں امی کو بتاؤں گا وہ تائی سے خود بات کر لیں گی اور تائی یہاں" عفان نے فوراً انکار کیا

"بیٹا میری سفارش کی ضرورت پڑے گی" دل ہی دل میں میشا کے لیے خوش ہوتا اسکو تنگ کرنے سے باز نہیں آیا

"ایسے نہ گھور ورنہ میں نے تیری اتنی برائی کرنی ہے کہ ممانی نے کبھی اپنی بیٹی تُجھ جیسے آوارہ کو نہیں دینی" عفان نے بدلے میں گھورا تو جذباتی تقریر جھاڑی جس پے عفان نے مکوں کی برسات کر دی تھی۔

"مذاق کر رہا تھا میرے بھائی۔۔۔۔ میری کزن کے لیے تُجھ پر آنکھیں بند کر کے اپنا ووٹ دونگا" اپنا بچاؤ کرتا زور سے بولا تو وہ بھی تکیہ پھینک کے اُسکے گلے سے لگا

"کیا ہوا سویٹ؟ انوشے، حمائل کو کمرہ دکھا رہی تھی اور اسکو تیار کرنے آئی تھی محلے کی آنٹیاں دیکھنے آ رہی تھیں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کچھ نہیں میم" حمائل جھینپ سی گئی تھی

"انو کہا کرو تم بھی" شیشے میں دیکھ کے اُسکا ہیئر سٹائل بناتے ہوئے کہا تو وہ اثبات میں سر ہلا گئی

"امی۔۔۔ مناہل اور چھوٹی کیا کر رہی ہونگی، موبائل بھی نہیں ہے اُنکے پاس کال بھی نہیں ہو سکتی۔۔۔ بھابھی کو کروں؟ نہیں نہیں بس شام کو اللہ خیریت رکھنا بھابھی اگر آئیں تو میری عزت بھی آپکے ہاتھ میں ہے" گود میں رکھے اپنے ہاتھوں کو دیکھتی دل میں سوچ کے رہ گئی تھی

"اف کس نے کہا تھا اتنا بھاری فراک پہننے کا" عشاء دونوں ہاتھوں میں فراک اٹھائے بمشکل سیڑھیاں چڑھتے اوپر آئی تھی۔

"وہاں سب لوگ جانے کو تیار ہیں اور یہ محترم یہاں کھڑے ہیں" معاذ کی پشت کو گھور کے نزدیک آئی

"کیوں بلایا ہے۔۔۔ آپ بھول گئے کیا؟ میں ناراض ہوں" تیکھی نظروں سے گھور کے مخاطب کیا

معاذ بلیک ڈنر سوٹ بوٹ میں تیار کھڑا کافی پیارا لگ رہا تھا۔ پیچھے مڑتے ہی ساکت ہوا کیونکہ عشاء کی بھی آج چھب ہی نرالی تھی۔ انگوری رنگ کے لانگ گھیر دار فراک میں خوبصورت ہیر سٹائل بنائے میک اپ اور

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ڈارک لپسٹک میں بہت الگ اور پیاری لگ رہی تھی۔ناراض ناراض سی رخ موڑ کے جانے لگی جب معاذ نے آواز دی

"یہ گفٹ لے کے آیا تھا تمہارے لیے" چھوٹی سی کالی مخملی ڈبی اُسکی طرف بڑھائی

"کیاہے اس میں؟فوراًا شتیاق سے پوچھتی ڈبی کھولی تو آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی

"سونے کی بالیاں؟معاذ یہ کیوں؟جتنا حیران ہوتی اتنا کم تھا
"کیونکہ مجھے پتہ تھا میرے سرپرائز دینے پر تم خوش ہونے کی بجائے ناراض ہو جاؤ گی تو منانے کے لیے گفٹ پہلے ہی لے کے آگیا تھا" معاذ نے شرارت سے کہا تو عشاء کے ہونٹوں پے مسکراہٹ رینگی

"تو بیوقوف۔۔۔اِسکا بہتر حل یہ تھا آپ مجھے ناراض ہی نہ کریں" خوشی سے لبریز لہجے میں جواب دیا

"میں منانا چاہتا تھا۔۔۔کیسا لگا گفٹ؟اُسکی آنکھوں میں چمکتے ستاروں پے دل ہارتا محسوس ہو رہا تھا تب جلدی سے پوچھا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کس سے اُدھار لے کے لائے ہیں؟ چھوٹی چھوٹی نازک بالیوں پر اُنگلی پھیرتی بولی

"دوستوں سے۔۔۔ کیوں تمہیں کیسے پتہ چلا؟ معاذ تو اُسکے صحیح تکے پر حیران ہوا

"اتنا کمانا شروع کردیں۔۔۔ تاکہ اپنے پیسوں سے مجھے گفٹ دیں پھر میں رکھ بھی لوں گی معاذ" آہستگی سے نرم آواز میں کہا کہ برا نا لگے

"چلو جی بس ایک تم ہی رہ گئی تھی۔۔۔ دے دیا نا بیروزگاری کا طعنہ" زبردستی کا دکھی نظر آنے کی کوشش کی

"زیادہ ڈرامے نہیں کریں۔۔۔ نیچے سب میرج ہال کے لیے نکل رہے ہیں آپ بھی آجائیں" گھور کے جواب دیا

"رکو تو میری بات۔۔۔"

"میں امی کو بتاتی ہوں اُنکا ہونے والا داماد آپکی بیٹی کے ساتھ کچھ زیادہ ہی فرینک ہونے کی کوشش کر رہا ہے" شرارت سے دھمکی دی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کہاں یار، میں تو اتنا شریف ہوں تمہاری تعریف بھی نہیں کی کہیں خوشی کے مارے گلے نا لگ جاؤ" قہقہ لگا کے اُسی کے انداز میں جواب دیا جھینپ کے جانے لگی تھی جب معاذ نے گفٹ ایک دفعہ پھر سامنے کیا۔

"معاذ۔۔۔ آپکو مشکل ہو گی قرض اتارنے میں" عشاء نے جھجھکتے ہوئے کہا مگر معاذ ڈبی کوٹ کی جیب میں رکھتا تیزی سے نیچے کی طرف چلا گیا تھا۔

"معاذ سنیں تو۔۔۔ معاذ؟ عشاء لب کچلتی پیچھے آئی بھی مگر وہ جا چکا تھا۔ مرے مرے قدموں سے نیچے آئی جہاں میشا اُسی کے انتظار میں کھڑی تھی۔ دونوں باہر نکلے اور پراڈو میں سوار ہو گئی

"میشا بیٹا اچھی طرح چیک کر کے آئی ہو نا اندر کوئی رہ تو نہیں گیا؟
"جی بابا۔۔." جواب دیتی اپنی سیٹ سمبھالی
"دیکھنے کے لیئے بھی آپ نے کس کو بھیجا تھا، جسکو اپنا ہوش نہیں ہوتا" صائمہ نے لتاڑا

"امی ہر جگہ تو نا ڈانٹا کریں" بدمزہ ہوتی عشاء کی طرف دیکھا جو پھولے گالوں کے ساتھ شیشے سے باہر دیکھ رہی تھی تب ہی نعیمہ بیگم گھر کا گیٹ لاک کر کے سوار ہوئیں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آ گئیں تم دونوں۔۔۔کہاں تھیں؟پورا گھر چھان مارا تھا مجال ہے جو اپنی ماں کا خیال ہو کوئی" عشاء کو گھور کے سنایا

"امی ماموں کی شادی ہے آج تو نہ ڈانٹیں" عشاء روہانسی ہوئی پہلے ہی معاذ کی وجہ سے دل اُداس تھا۔

"آپ نے امان سے پوچھا پارلر چلا گیا ہے؟

نعیمہ بیگم سر جھٹک کے ولایت صاحب سے مخاطب ہوئیں

"راستے میں ہیں وہ پہنچنے والے ہیں" سر ہلا کے جواب دیا

"بابا گاڑی تیز چلائیں۔۔۔ہم نے دلہن سے پہلے پہنچنا ہے" میشا نے پریشان ہو کّے اونچی آواز میں کہا شفاء، امبر اور رمیز پچھلے چکر میں ہی ہال چلے گئے تھے

"ہاں میرا بیٹا۔۔۔ہم بس ابھی پہنچ جائیں گے" نہایت پیار سے جواب دیا میشا اور عشاء تو اسی میں راضی ہو گئیں تھیں۔باپ کی محبت پے فوراً گردن اکڑا کے پلاننگ میں جت گئی تھیں۔جو حمائل کے ساتھ کرنا تھا اُن لوگوں نے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جونہی حمائل ہال کے داخلی دروازے پر پہنچی۔ سب استقبال کے لیئے آئے تھے۔۔

حمائل کو جو گھبراہٹ کل ہونی چاہئے تھی اُسکی جگہ آج ہو رہی تھی۔ وجہ ان سب کی اتنی توجہ اور محبت تھی۔

گاڑی کا دروازہ کھولے صبیح ہاتھ بڑھا کے کھڑا تھا۔ لرزتے ہوئے ہاتھ اُسکی گرفت میں دیا تو ہر طرف سے ہوٹنگ سٹارٹ ہو گئی تھی۔

مووی میکر مختلف زاویوں سے مووی بنا رہا تھا۔

"سر پلیز رکیئے گا" دولہا دلہن کو انٹرنس پے اکیلے کھڑے رہنے کا اشارہ دیتا مووی بنانے لگا

حمائل کو اپنا آپ کسی شہزادی جیسا لگ رہا تھا۔ پیازی رنگ کی گھردار لمبی ٹیل والی میکسی جسکے بازو، کلائیوں تک فٹ تھے۔ اونچا سا اسٹائلش جوڑا بنا کے پورا دوپٹہ پیچھے کی طرف سیٹ تھا۔۔ ہائی ہیلز اور خوبصورت ڈریس میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔ دونوں ہاتھوں میں روایتی کلچ کی جگہ پھولوں کا گلدستہ تھا۔ یہ سارے انوشے کے آئیڈیاز تھے۔ حمائل کے ولیمہ کا پورا تھیم انوشے نے سیلکٹ کیا تھا۔

صبیح ڈارک بلیو ڈنر سوٹ میں ہلکی بڑھی داڑھی اور بالوں کو جیل لگا کے سیٹ کیے مسکراتا ہوا بہت فریش لگ رہا تھا۔

کل کی نسبت آج صحیح معنوں میں اپنی شادی انجوائے کر رہا تھا۔ دل سے مسکرا کے حمائل کے ساتھ چلتا اسٹیج تک پہنچ کے خود اوپر چڑھا تھا۔ اس سے پہلے حمائل کا ہاتھ تھام کے اوپر آنے میں مدد کرتا،

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

شرارتی ٹولہ سرخ نیٹ کا دوپٹہ کھینچ کے انکے درمیان دیوار بنا چکی تھی۔

اپنی بھتیجیوں کی شرارت کو سمجھ کے صبیح کا قہقہ نکلا۔ سرخ نیٹ میں سے صبیح کو ہنستے دیکھ حمائل مبہوت رہ گئ تھی۔ بیساختہ ہوائوں میں اڑنے کو دل مچلا

زِندگی میں خوشی۔۔۔۔۔۔ تیرے آنے سے ہے،

ورنہ جینے میں غم۔۔۔۔۔۔ ہر بہانے سے ہے،

یہ الگ بات ہے۔۔۔۔۔ہم ملے آج ہیں،

دل تجھے جانتا۔۔۔۔۔اک زمانے سے ہے!

دل سے مسکراتے ہوئے آنکھیں بند کر کے اللہ کا شکر ادا کیا۔ جس نے اُسکی خواہش کو اِس قابل سمجھا کہ اُس پے "کن" فرما دیا تھا۔

"اب یہ کیا ہے" لب دبائے اسٹیج پر کھڑی لڑکیوں کی لمبی لائن کو دیکھ کے شرارت سے پوچھا جنہوں نے صبیح اور حمائل کے درمیان نیٹ کی دیوار کھڑی کی ہوئی تھی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"نیگ نکالئے" شفاء نے ہاتھ پھیلا کے کہا تو رمیز نے اُسکے پھیلے ہاتھ پے ہاتھ رکھا

"بھکاریوں کی سرداری اور کتنا لوٹنا ہے میرے معصوم ماموں کو" شفاء نے جو نہی سٹپٹا کے رمیز کو گھورا اور اپنا ہاتھ کھینچنے کی کوشش کی نکال نہیں سکی کیونکہ اُسکی گرفت مضبوط تھی۔

"ماموں نکالئے نا" عشاء نے بھی پاؤں پٹخے

"میرا تو کوئی ارادہ نہیں ہے دینے کا۔۔۔ بھئی کل مانگتی تم لوگ تو دے بھی دیتا آج تو جسکو دیکھنے دینے کے لیے پیسے مانگ رہی ہو اُنکو تو میں نے دیکھ بھی لیا" اُچک کے نرم گرم نظروں سے حمائل کے مسکراتے چہرے کو دیکھ کے جواب دیا۔

"آج ہماری حمایتی ڈبل ہیں ماموں، اسلئے تو کل بخش دیا تھا آپکو" میشا نے دانتوں کی نمائش کی تو ساری لڑکیاں ہنسنے لگی۔ جن میں حمائل کی بہنیں بھی شامل تھیں

"صبیح دے بھی دو۔۔۔ حمائل کب سے کھڑی ہے" نعیمہ نے ہنستے ہوئے کہا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیسی ہے میری بیٹی" حمائل کی امی کافی دیر سے اسکو دور سے دیکھتیں خوش ہو رہی تھیں۔ پاس آ کے رو ہی پڑی ۔انہوں نے کبھی نہیں سوچا تھا حمائل کی قسمت یوں بھی چمکے گی پہلی نظر میں ہی اپنی بیٹی کے چہرے کی خوشی اور چمک بھانپ گئیں تھی دل ہی دل میں شکرانے کے نوافل کی نیت کرتیں صدقہ نکالا۔

"ہائے آپی بہت بہت بہت پیاری لگ رہی ہیں" مناہل بھی اسٹیج سے اُتر کے حمائل کو پیچھے سے ہگ کرتی بولی تو وہ مسکرادی

"ماشاء اللہ کہو۔۔۔جاہل" چھوٹی نے مناہل کو گھور کے بڑی بی کی طرح کہا تو حمائل نے ہنستے ہوئی اسکے گال پے پیار کیا۔

"چلو اپنا خرچہ تو نکلوایا ماموں سے" صبیح نے پیسے دیئے تو اُنکو لہراتی باقی لڑکیاں بھی اسٹیج سے اُتر گئی تھیں۔ صبیح نے ہاتھ بڑھایا جسکو تھامتی صوفے پر اُسکے برابر بیٹھ کے اپنا ہاتھ کھینچا لیکن صبیح کی شوخیاں بھی آج عروج پے تھیں۔ دماغ پُر سکون ہوا تو ہر چیز ہی اچھی لگ رہی تھی

تھوڑی دیر ہی سکون سے بیٹھی تھی عشاء میشا شفاء، امبر چاروں اسکو زبردستی کھینچ کے ہال کے کارنر تک لے گئیں تھیں۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ماموں آپکا فوٹو شوٹ ایک گھنٹے بعد ہے" جاتے جاتے شرارت سے کہا تو وہ بھی ہنس کے جینٹس سائڈ پے چلا گیا

"یار بس کرو سب دیکھ رہے ہیں۔۔ کیا کہیں گے کتنی بے شرم دلہن ہے" مووی اور تصویریں بنوا بنوا کے تھک چکی تھی

"اوئے چپ کر اسپیشل آج کے دن کے لیے ہم نے ایک جیسی ڈریسنگ کی تھی اور اب ڈھیروں یادیں جمع کرنے دے" چاروں میں سے کسی نے اُسکی فریاد کو سننے کی ضرورت محسوس نہیں کی تو وہ بھی مسکرا کے اُنکے بتائیے ہوئے پوز بنا بنا کے اُنکا ساتھ دینے لگی۔
کچھ لوگوں کی نظروں میں دلہن کے لئے ستائش اور محبت تھی وہیں اُسکی بھابھی کی آنکھوں میں جلن بھرتی جا رہی تھی۔
لیلیٰ کا آج آنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا مگر پھر نا جانے کیوں دل میں شیطانی خیال آیا

"چلو دیکھوں تو سہی حمائل بی بی کا سسرال" مگر یہاں آکے ہال کی چمک دمک، لذیذ کھانا۔۔ حمائل کو ملتا پروٹوکول اور سب سے بڑھ کر نا تو ساس کرخت مزاج کی لگی اور نہ ہی کوئی نند نظر آئی۔ نہ اسکی دوستوں کا منہ بنا ہوا تھا۔ اور تو اور اُسکا شوہر اسکو اتنا مسکرا مسکرا کے دیکھ رہا تھا۔ لیلیٰ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔ تب

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہی جلتے بھونتے کرسی پے جم کے بیٹھ گئی۔ایک دو دفعہ اُسکی ساس اور حمائل کی ساس اسکو بلانے بھی آئیں مگر اُسنے صاف انکار کر دیا۔نہ اسٹیج پے گئی اور نہ ہی کوئی سلامی کے پیسے دینے کا ارادہ تھا۔

"لگتا ہے میں نے غلطی کر دی تھی۔۔۔اُس دِن نہ اس پے بہتان لگاتی تو اتنی جلدی اسکی ماں نے شادی کا سوچنا بھی نہیں تھا" ٹانگ پے ٹانگ رکھے اضطراری کیفیت میں پاؤں جھلاتی اپنے آپکو کوس رہی تھی

"ہو نہہ میری وجہ سے ملا ہے اسے یہ سب،ورنہ اسکی اوقات تھی ہی کب" گردن آکڑا کے تنفر سے حمائل کی ہنسی کو دیکھ کے سارا کریڈٹ خود کو دیا اور قدرے پُرسکون ہوتی کافی کا گھونٹ بھرا۔

"بیٹا رسم کے مطابق حمائل کو آج ہم اپنے ساتھ لے جانا چاہتے ہیں۔۔۔آپ بھی چلیے نا" ولیمے کے بعد حمائل کی امی نے کہا تو صبیح مسکرا دیا

"جی ضرور آنٹی۔۔۔۔مگر میں کل آجاوں گا انکو لینے بھی اور آپکے ہاتھ کا کھانا بھی کھاوں گا" نرمی سے جواب دے کے حمائل کو دیکھا جس نے بے اختیار ہی سکون کا سانس لیا تھا۔فنکشن تو اللہ اللہ کر کے گزر گیا تھا مگر لیلیٰ کے تیور بتا رہے تھے آج ضرور تماشا لگے گا۔صبیح نے اُسکا دل ہلکا کر دیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ابھی آپ گھر چلیں ہمارے ساتھ۔۔۔چائے وغیرہ پی کے حمائل کو لے کے نکل جائے گا" نعیمہ نے کہا تو وہ انکار نہ کر سکیں۔

"بیٹا تم بھی چلو ہمارے گھر " لیلیٰ بیزار سی شکل بنائے ارباز کی طرف بڑھی جو ابھی اندر آتا نظر آیا تھا۔ نعیمہ نے دیکھا تو دونوں کو کہا

"نہیں بہت تھک گئی، آرام کروں گی" اس سے پہلے ارباز کوئی جواب دیتا لیلیٰ نے سپاٹ انداز میں کہہ کے باہر کی طرف قدم بڑھائے. ارباز بھی غصہ دبا کے اُسکے پیچھے ہو لیا۔ حمائل کے ساتھ اُسکی بہنیں اور امی کو سبکی سی محسوس ہوئی تھی

"سٹاپ سٹاپ انوش" انوشے شیشے کے سامنے کھڑی ہو کے جیولری اتارنے لگی تھی جب امان نے چلا کے کہا

"کیا ہوا؟ پریشان ہو کے اُسکی طرف دیکھا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آج تم اتنی پیاری لگ رہی تھی، میں نے دیکھا بھی نہیں دل بھر کے اور تم چینج کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔بے مروت ؟اُسکے خوبصورت سراپے کو سراہتا گھور کے بولا

انوشے رائل بلیو میکسی پر ہم رنگ ٹاپس پہنے بہت پیاری لگ رہی تھی۔

"اچھا جی بس دیکھ لیا؟اب چینج کرنے دو تنگ آگئی اس ڈریس سے" جواباً گھور کے کہتی اپنا آپ چھڑایا

"شرافت سے واپس آؤ" منہ بنا کے شیشے سے ٹیک لگا کے کھڑا ہوا۔

انوشے مسکرا کے دو قدم بڑھا کے اُسکی طرف آئی امان بھی نیوی بلو تھری پیس میں ہینڈسم لگ رہا تھا۔

"کیا بات ہے آج تو میرا شوہر اتنا ڈیشنگ لگ رہا ہے" شرارت سے سر سے پاؤں تک دیکھتی مسکرائی

"اِدھر آؤ میں بتاتا ہوں ذرا" کلائی پکڑ کے کھینچا تو وہ زور سے ہنسی۔اِس لمحے صبیح کو فراموش کر چکی تھی ۔۔۔یا شاید جان بوجھ کے کرنا چاہتی تھی۔

"میرے لیئے امان کی محبت ضروری ہے۔۔۔کیونکہ یہ میرے محرم ہیں" امان کے سینے سے لگی آنکھیں بند کر کے دل سے مسکرائی۔

آج اُسکے دل پر سے بہت بڑا بوجھ سر کا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"شکر صبیح کی نظروں میں اذیت کی جگہ سکون نے لے لی بس ناراضگی ہے وہ بھی میں ختم کرنے کی کوشش کروں گی " امان نے اُسکے گرد بازو لپیٹے تو وہ بھی پُر سکون ہوتی سو گئی تھی۔

امان کا دل بھی صبیح کو ہنستا مسکراتا دیکھ کے ہلکا محسوس کر رہا تھا دل ہی دل میں صبیح سے بات کرنے کا سوچ کے انوشے کے بالوں پر لب رکھ کے آنکھیں بند کرتے ہی سو گیا تھا۔

"آپکو برا تو نہیں لگا؟" ایک نظر حمائل کو دیکھ کے سنجیدگی سے پوچھا

"کس لیئے؟ حیران ہو کے شیشے میں سے دیکھ کے واپس اپنے کام میں لگی

"میں نے جانے سے منع جو کر دیا تھا "

"نہیں، ویسے میں سوچ رہی تھی کل ہی آپکے ساتھ جاؤں مگر امی نے جانے کا کہا تو میں کیا کہتی" مسکرا کے نظریں چرا کے بولی لیلیٰ کی وجہ سے ابھی بھی شرمندگی محسوس کر رہی تھی

"آئیڈیا برا نہیں ہے ویسے" جوتے اتار کے ریک میں رکھے اور پلٹ کے دیکھا جو دوپٹہ اتارنے میں ہی اُلجھی ہوئی تھی ابھی تک

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیا خیال ہے پھر کل چلیں ساتھ ہی؟ ٹشو سے ہاتھ صاف کر کے اُسکی طرف بڑھا اور پینیں اتارنے میں مدد کی

"امی..." لب کچلے تو صبیح زور سے ہنس

"مذاق کر رہا تھا۔ ابھی تو آنٹی کا حق ہے لے جانے کا آپ بے فکر ہو کے جائیں بہنوں کے ساتھ وقت گزاریں"
پینز کھلنے سے جوڑا بھی کھل گیا تھا بال کمر پے بکھر گئے

"بیوٹیفل" شیشے میں اُسکے عکس کو دیکھتا بے اختیار ہو کے بولا تو وہ اندر ہی اندر سمٹتی عام پہننے والے کپڑے اٹھا کے باتھروم میں بند ہو گئی تھی۔

"سادگی میں زیادہ پیاری لگتی ہیں یا تیاری میں" دل میں ایک خیال سا آکے گزرا اپنی بے اختیاری پے مسکراتا آنکھیں بند کر کے حمائل کے باہر نکلنے کے انتظار میں لیٹ گیا تھا۔

"اتنی جلدی میرے دل سے انوشے کا خیال محو ہو گیا؟ اتنی جلدی میں اسکو بھول کے حمائل کی طرف مائل ہو رہا ہوں؟ اتنی جلدی کتنے سالوں کی خلش ختم ہو گئی؟؟ اتنی جلدی کیسے میں، میرا دل مطمئن ہو گیا؟"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیا حمائل، انوشے سے زیادہ خوبصورت ہے؟ انوشے بھرے بھرے نقوش، گوری رنگت اور سنہری بالوں والی جاذب نظر لڑکی تھی جب کہ حمائل سانولی سلونی سی، اسمارٹ اور پُر کشش تھی۔" مگر میں تو کبھی انوشے کی خوبصورتی کی وجہ سے اُسکی طرف اٹریکٹ نہیں ہوا تھا۔ اور نہ حمائل کی خوبصورتی نے اٹریکٹ کیا ہے" حمائل کا صبح والا سادگی سے بھرپور چہرہ ذہن میں گھما تو ہونٹوں پے مسکراہٹ دوڑ گئی تھی۔

"شاید انکی سادگی نے۔۔۔۔

نہیں شاید انکی معصومیت نے؟

نہیں نہیں۔۔۔۔شاید انکی مسکراہٹ نے؟

یا شاید انکے دل موہ لینے والے انداز نے میرا دل جیتا یا نہیں جیتا مگر دماغ میں حاوی ضرور ہو گئی ہیں۔ دل و دماغ کے سکون کا سبب بنا دیا ہے انکو آپ نے اللہ" مسکرا کے آنکھیں بند کرتا اللہ سے مخاطب تھا

"اب سمجھ آئی ہے۔۔۔۔ میرے دل میں ایک دم وُسعت کس نے پیدا کی" جھٹکے سے آنکھیں کھول کے بیٹھا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آپ نے۔۔۔ اللہ جی آپ نے ڈالی ہے یہ وُسعت۔۔۔ نکاح کے وقت میری مانگی ہوئی صرف ایک دعا جسکو میں نے سچے دل سے مانگا تھا آپ نے قبول فرما دیا۔۔۔۔۔ اب سمجھ آیا اتنی جلدی میرا دل کیوں پھیر دیا آپ نے، پانچ سال کم نہیں ہوتے کسی کو سوچتے، دل میں رکھتے اور یوں دو دن میں بھلا دینا؟ معجزہ ہی ہوا نا میری ساری بے چینی کو آپ نے لمحوں میں ختم کر دیا، میرے دل میں میری محرم کے لیئے وُسعت پیدا کی۔ شکر ادا کرنا تو واجب ہے" کھڑکی سے نظر آتے کالے بادلوں کو دیکھتا زیرِلب اپنے رب سے راز و نیاز کر تا بل آخر اپنا جواب حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ تب ہی شکرانے کے نفل ادا کرنے کا ارادہ کر تا وضو کرنے چل دیا۔

نصیب پے صبر کرنا, نکاح میں بندھنے کے بعد سچے دل سے اپنی محرم کیلئے دل سے دعا کرنا ہی اُسکے دل کا سکون بن گیا تھا۔ حمائل کو اپنے گھر والوں کے ساتھ گئے کافی دیر ہو گئی تھی اور صبیح تب سے ہی اپنے آپ سے اُلجھتا بالآخر پُر سکون ہو گیا تھا۔

"یہ حمائل اتنی حور پری بھی نہیں ہے جو سارے اُسکے آگے پیچھے پھر رہے تھے" گھر آتے ہی لیلیٰ نے جیولری اُتار کے پھینکی اور ساتھ جل بھن بھی رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دوپٹہ صوفے پے پھینک کے ابھی بیٹھی ہی تھی جب تین سالہ ارسلان روتا ہوا نیند میں جھولتا آیا تو غصے سے بیڈ پر لٹا کے زور زور سے تھپکنے لگی

"ویسے جب میں آئی تھی اس گھر میں۔۔۔میری بھی یونہی آؤ بھگت کی تھی ان لوگوں نے" ارسلان کی ریں ریں بند ہوئی تو لیلیٰ کے دماغ میں اپنی شادی گھوم گئی تھی

"خیر جو بھی ہے۔۔۔اِسکو سسرال اتنا اچھا مل کیسے گیا؟کسی نے بھی میری نہیں سنی تھی نا مگر یہ سچ ہی ہے حمائل میڈم اِس سسرال کو خود ڈھونڈ کے لائی ہے" دانت پیس کے سوچا

"کل آئے گا نا اِسکا شوہر۔۔۔اُسی سے پوچھوں گی" اٹھلا کے شیشے میں اپنا عکس دیکھا۔لیلیٰ کے نین نقش پیارے تھے۔ذرا سی تیاری میں ہی بہت خوب صورت لگتی تھی

"ویسے امیر لوگ لگتے ہیں۔۔۔۔کیوں نا میں حمائل کے ساتھ اچھی بن جاؤں؟اور پھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"" دونوں ہاتھ ڈریسنگ ٹیبل پے رکھ کے شیشے میں اپنی آنکھوں میں پھیلتے شیطانی خیال پے کھسیانی ہنسی نکلی۔

"سو جینئس لیلیٰ" ایک ہاتھ کی انگلی پے بال لپیٹی مسکرائی تھی اور موبائل اٹھا کے دروازے سے باہر جھانکا لاک کر کے ایک تنقیدی نظر ارسلان پے ڈال کے صوفے پے لیٹ گئی تھی۔اب جب تک سب آ نہیں جاتے وہ آرام سے کال پے بات کر سکتی تھی۔

صبح کی آنکھ آج پھر دیر سے کھلی تھی۔واک پے بھی نہیں جا سکا تھا۔افسوس کرتا نیچے آگیا تھا جہاں سارے لوگ بیٹھے باتوں میں مصروف تھے۔
نعیمہ نے ناشتا بنا کے دیا ساتھ باقی سب سے گپ شپ کرتا واپس اوپر آتے ہی ٹیرس پے چلا گیا تھا۔

"تمہاری چائے " انوشے چائے کا مگ لے کے ٹیرس پے آئی

"تم نے کیوں تکلف کیا؟ بجّو بنا تو رہی تھیں" نظریں ملائے بغیر مگ پکڑ کے چھوٹی دیوار کے اوپر رکھا۔صبح کے دس بج رہے تھے ہلکی ہلکی دھند ابھی بھی تھی۔

انوشے لانگ شرٹ ٹراوزر پے ہمیشہ کی طرح اپنی جیکٹ پہنے ہوئی تھی جیکٹ کی زپ ٹھوڑی تک کھینچ کے ہاتھوں کو آپس میں رگڑ کے دیوار سے ٹیک لگا کے کھڑی ہو گئی ۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"امان کہاں ہے؟" چائے کا گھونٹ بھر کے واپس رکھا اور اُسکی طرف متوجہ ہوا

"وہ بھی آرہا ہے۔۔۔کال پہ بات کر رہا تھا" ہلکا سا مسکرا کے جواب دیا

"تمہیں ٹھنڈ لگ رہی ہے تو کیوں کھڑی ہو یہاں؟" انو شے کو شاید زیادہ ہی ٹھنڈ لگ رہی تھی جب ہی ہاتھوں کو رگڑتی سرخ ناک چڑھاتی سوں سوں سٹارٹ ہو چکی تھی۔ صبیح اس سے زیادہ لاتعلقی نہیں دکھا سکا تھا

"مجھے اور امان کو کچھ بات کرنی تھی تم سے" سیدھی ہو کے دیوار سے نیچے جھانکتی ہوئی کہا تو صبیح لب بھینچ گیا

"تم نیچے جاؤ۔۔۔میں وہیں آرہا ہوں" ایک نظر اُسکے جھکے سر کو دیکھا۔ سنہری بال پونی سے نکل کے بکھرے ہوئے تھے۔ اُداس آنکھیں اور سرخ ناک بار بار چڑھاتی کوئی گڑیا ہی لگی تھی۔

"انو۔۔۔میں نے کہا ہے نیچے جاؤ" اُسکی نظروں کے تعاقب میں نیچے دیکھا اور پھر واپس ایک نظر اسکو دیکھ کے کہا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میری چائے کہاں ہے ظالم" اتنے میں امان نے اوپر آتے ہی دہائی دی۔

"تمہیں دے کے تو آئی تھی.... یہ کیا ہے؟" حیران ہو کے پلٹی مگر اُسکے ہاتھ میں کپ دیکھ کے گھور کے پوچھا

"انوش تمہیں ٹھنڈ لگ رہی ہے؟ فوراً آگے ہو کے انوشے کے گال پے ہاتھ رکھ کے استفسار کر رہا تھا

"نہیں مزا آرہا ہے" صبیح کے سامنے امان کا یوں خود کی فکر کرتے دیکھ کے خود میں سمٹ سی گئی تھی تب ہی منہ بسورا۔

"آج انکو یوں ساتھ دیکھ کے مجھے اتنی تکلیف نہیں ہوئی۔۔۔ جتنی پہلے ہوتی تھی" ایک پاؤں دیوار کے ساتھ لگا کے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا تھا۔ نظریں ان دونوں پے مگر سوچ ایک دفعہ پھر گڈ مڈ ہو رہی تھیں۔ انوشے کے گالوں پے پھیلتی سرخی پر اُس نے نظریں گھما کے امان کو دیکھا جو اپنی ٹوپی اُتار کے اسکو پہنا رہا تھا۔ جب کہ اُسکی بچی ہوئی چائے انوشے پی رہی رہی۔
دونوں ساتھ اتنے مکمل لگے کہ زندگی میں پہلی دفعہ ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیلی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تم دونوں یہیں رہو میں ہی چلا جاتا ہوں نیچے، لوبرڈز" کپ کو دیوار پے واپس رکھ کے ہنسی دبا کے کہتا جانے لگا تھا جب امان نے بازو پکڑا

"کوئی کہیں نہیں جارہا" نروٹھے پن سے کہہ کر منہ موڑ گیا

"اب تو تو روٹھی ہوئی محبوبہ بنا ہوا ہے۔۔۔انوشے سے بات ہو چکی ہے سو میرا کیا کام اب یہاں؟ بھنوؤا چکا کے امان کو دیکھ کے سوال کیا۔انوشے مسکرا دی

"آئی ایم سوری صبیح۔۔۔بھابھی نے مجھ سے ڈسکس کیا تو میں نے ہی اُنکو کہا تھا تم سے شادی کی بات چھپانے کے لیے۔کیونکہ کہیں نا کہیں تمہارے انکار کی وجہ سمجھ آگئی تھی مجھے" انوشے دھیمی آواز میں بول رہی تھی۔ صبیح سینے پے ہاتھ باندھے سن رہا تھا مگر لاسٹ بات پے چونک کے دیکھا

"تمہاری جھجھک بے معنی لگی۔۔۔تمہارے سارے بہانے بچوں والے لگتے تھے ایسے لگتا تھا تم شادی کے نام سے دور بھاگ رہے ہو صرف، یا خود سے روٹھے ہوئے ہو جیسے تم سے تمہارا پسندیدہ کھلونا ٹوٹ گیا ہو جسکی وجہ سے تم نے کبھی نہ کھیلنے کے قسم کھالی ہو" اُسکی آنکھوں میں دیکھ کے نرمی سے سمجھایا۔ صبیح نظریں پھیر گیا تھا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"پسندیدہ چیز کھو گئی تھی۔۔۔یہ سمجھ آگئی اب محترمہ کو " دل ودماغ میں جنگ چھڑ گئی تو امان کو دیکھا جو بظاھر انکی طرف متوجہ نہیں تھا۔ مگر نظریں صبیح پر ہی تھیں۔جتاتی نظروں سے امان کو دیکھ کے گہری سانس لی

"اٹس اوکے انوشے امان حیدر۔۔۔۔رات گئی بات گئی۔اورہاں بلکل صحیح پہچانا تم نے بلکہ یوں کہنا چاہیے تم تو میری رگ رگ سے واقف ہو" کندھے اچکا کے جواب دیا جس پر امان نے دانت پیس کے اسکو زبردست گھوری سے نوازا

"تم دل صاف نہیں کرسکتے اپنا؟انوشے کو اُسکے انداز میں طنز کی آمیزش لگی تو آنکھوں میں نمی پھیلی تھی

"انو میرا دل بلکل صاف ہے تم کس ٹینشن میں گھل رہی ہو پگلی؟ صبیح نے جلدی سے صفائی دی انوشے کی آنکھ میں آنسو دیکھ کے تکلیف ہوئی تھی

"پھر تم مجھ سے اور امان سے کھینچے کھینچے کیوں رہنے لگے ہو؟جب سے ہماری شادی ہوئی ہے تم کچھ زیادہ روڈ ہونے لگے ہو" زکام زدہ آواز میں بولتی چھوٹی بچی لگی تو صبیح نے قہقہ لگایا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"یار تم تو ہم سب کی ڈول ہو۔۔۔ تم سے کون ناراض ہو گا؟ بس وقتی غصہ تھا کسی نے بھی میری بات نہیں مانی تھی۔۔۔ مگر اب مجھے کوئی شکوہ نہیں کسی سے بھی۔۔۔ تمہیں بھی کافی سنا دیا تھا نا میں نے" شرارت سے مسکرا کے کہا تو وہ فوراً اثبات میں سر ہلا کے رخ موڑ کر امان کے پیچھے ہو گئی تھی۔ امان کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ پھیلی۔

"سوری یار انو۔۔۔ روٹھ کے چھپنے کے لیے یہ سانڈ ہی ملا تھا تمہیں؟ امان سے نظریں ملی فوراً پھیر گیا تھا مگر انوشے سے مخاطب ہوا تو آنکھوں کے ساتھ ہونٹ بھی مسکرا رہے تھے

"یار یہ میری اور تمہارے شوہر کے بیچ کی لڑائی ہے کچھ حساب کتاب رہتا ہے ہمارا۔۔۔ تم کیوں آدھی ہو رہی ہو؟" امان کو جتایا تو وہ گردن جھٹک کے انوش کی طرف متوجہ ہوا

"بس ہو گئی تسلی؟ کہا تھا نا ہمارا دوست ہمارا نہ رہا دو دن میں ہی پرایا ہو گیا ہے" امان نے بھی مسکرا کے انوشے کو دیکھتے ہوئے صبیح سے بدلہ لیا۔

"ایسے تو نہ کہو یار۔۔۔ ہماری دوستی کے درمیان کون آ سکتا ہے بھلا؟ صبیح نے چبا چبا کے جواب دیا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"پتہ نہیں تم دونوں مشکوک کیوں لگنے لگے ہو۔۔ صبیح، حمائل بہت اچھی لڑکی ہے معصوم ہے" انوشے نے سنجیدگی سے سمجھایا امان نے چڑاتی نظروں سے دیکھا

"انو۔۔۔ حمائل کیسی ہیں کیسی نہیں، میں نہیں جانتا، میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ اب وہ میری ہیں تو ہر حال میں قبول ہیں"

دونوں ہاتھ ٹراوزر کی جیب میں ڈال کے اعتماد سے جواب دیا۔

"سوچ لے بھائی" آنکھ مار کے اُسکا ضبط آزماتا امان اس وقت ظالم ساس لگ رہا تھا

"جتنا سوچنا تھا سوچ لیا۔۔۔ میری بے لگام سوچیں صرف نکاح سے پہلے تک کی تھیں۔ نکاح ہوتے ہی میں کسی اپنی" کا پابند ہو گیا ہوں" نظروں ہی نظروں میں امان کو اپنے دل میں پنپتے حمائل اور انوشے کے درمیان کا فرق واضح کر دیا تھا۔

"گریٹ برو۔۔۔ بوم" امان نے قائل ہونے والے انداز میں سر خم کیا اور ہاتھ کی مٹھی اٹھائی جواباً صبیح نے بھی مٹھی بنا کے اُسکے پنچ پہ ماری تو وہ خوش ہوتا گلے سے لگا

"پراوڈ آف یو۔۔۔ میرے یار" بولا تو دل سے تھا مگر صبیح کو تنگ کرنے کے لیے آنکھ بھی ماری

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تُو اب مجھے بلاوجہ تنگ کرتا ہوا نظر آیا تو نتائج کا ذمے دار تُو خود ہو گا" صبیح نے بھینچی آواز میں کہا تو وہ زور و شور سے اثبات میں سر ہلا کے الگ ہو گیا تھا

"رکھتے ہیں میٹنگ جلد ہی" ہاتھ تھپک کے مسکرایا صبیح بھی سمجھنے والے انداز میں مسکرا دیا۔
انوشے ابھی تک دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

"اب تو کوئی شکایت نہیں نا میری بیگم کو؟ انوشے کے کندھے پر بازو پھیلا کے پوچھا تو وہ مسکرا دی

"نہیں بس یہ دوستی نہیں ٹوٹنی چاہیئے" نم آنکھوں سے صبیح کو دیکھ کے امان کے ساتھ آگے بڑھ گئی صبیح نے راستہ دے کے مسکرا کے دیکھا۔

انوشے کی آنکھ سے آنسو نکل کے بالوں میں جذب ہو گیا تھا۔
آج آخر وہ اپنی تینوں کی دوستی بچانے میں کامیاب ٹھہری تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حیرت انگیز طور پر رات کو لیلیٰ نے کوئی تماشا نہیں کیا تھا اور نہ ہی ان لوگوں سے ملنے آئی تھی۔ سوتی بنی رہی تھی ۔ صبح بھی امن کے بادل نظر آئے تو چاروں ماں بیٹی پر سکون ہو کے تیاریوں میں لگی رہی تھیں۔

"یار وہاں سب بہت اچھے ہیں۔۔۔ بس فیملی بڑی ہے مگر سب ہنس مکھ ہیں سب سے بڑھ کر میری فرینڈز۔۔۔ اف ان تینوں کی وجہ سے مجھے وہاں پے جھجک بھی نہیں ہوئی زیادہ۔۔۔ بلکہ اعتماد آ گیا تھا" مناہل کے پوچھنے پر حمائل خوش ہوتی ساری روداد سنا رہی تھی۔

"حمائل تم تیار ہو گئی ؟؟؟ صبیح آتا ہو گا کسی بھی وقت" اُسکی امی نے کچن سے ہی آواز لگائی

"جی امی تیار ہوں" کتھئی رنگ کے کپڑوں پر کالی جرسی پہنے کالی ہی شال لپیٹے کانوں میں چھوٹے چھوٹے ٹاپس پہن کر بالوں کی فرنچ چٹیا بنا کے کندھے پر ایک سائڈ پر ڈالی ہوئی تھی۔ ہلکے میک اپ میں کھلی کھلی سی بہت پیاری لگ رہی تھی ۔ مناہل اور حمائل دھوپ میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی۔ چھوٹی اور اُسکی امی کھانا تیار کر چکی تھیں بس اب صبیح کا انتظار تھا۔
انتظار تو لیلیٰ کو بھی بہت تھا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"یار کل کالج بھی جانا ہے" میشا صوفے پر ٹانگیں سمیٹ کے بیٹھتی ہوئی ناک چڑھا کے بولی

"حمائل جائے گی کیا؟ شفاء بھی پُر سوچ انداز میں قریب ہوئی۔ سب لوگ ڈائننگ ہال میں بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

"مجھے نہیں لگتا" جواب دے کے عیشا کو دیکھا جو ٹھوڑی تلے ہاتھ رکھے کچھ سوچنے میں مصروف تھی۔

"ہے۔۔۔ کیا ہوا؟
"کچھ نہیں۔۔۔ موبائل انلاک کرتی نفی میں سر ہلایا تو وہ دونوں پھر باتوں میں لگ گئی تھی۔ جب کہ عشاء نے معاذ کو میسج سینڈ کرنے کے بعد سنجیدہ نظروں سے اُسکی طرف دیکھا
جو سامنے والے صوفے پر امان اور رمیز کے ساتھ باتوں میں مصروف تھا۔
نوٹیفکیشن آتے ہی موبائل نکال کے میسج دیکھا پھر سامنے بیٹھی عشاء کو دیکھا۔ بنا جواب دیئے موبائل واپس رکھتے اُنکی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بدتمیز انکو تو میں بتاتی ہوں" عشاء کا تو منہ کھلا رہ گیا تھا۔ ایک ہاتھ کا انگوٹھا ایموجی پر رکھا اور دوسرے ہاتھ کا انگوٹھا سینڈ کے آپشن پر رکھے نان سٹاپ دبانا شروع ہو گئی تھی۔

"بھائی ارجنٹ میسیج ہیں شاید" پے درپے ہوتی رنگ پے رمیز نے کہا تو معاذ نے کھسیا کے فوراً پلائی دیا

"کیا ہے اب؟

" آپ ناراض ہیں؟

"نہیں۔۔۔ناراض ہونے کی پریکٹس کر رہا ہوں "

"سوری نا معاذ"

اوکے اوکے ٹھیک ہے "

"کیا ٹھیک ہے؟

"میرے گھر کے ساتھ ہی ایک لڑکی رہتی ہے اب یہ گفٹ میں اسکو دونگا۔۔۔بیچاری خوش ہو جائے گی" تفصیلی جواب دے کے کن آنکھوں سے اُسکی لال پیلی ہوتی صورت دیکھی

"میں ابھی پھپھو کو بتاتی ہوں آپکا" دھمکی دی

"بتادو۔۔۔امی کچھ نہیں کہیں گی کیونکہ وہ لڑکی شکل سے اتنی مسکین ہے کہ امی خوش ہو جائیں گی میں نے مدد کر دی" ہنسی دبائی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"باز آجائیں۔۔۔میں نے ابھی سب کے سامنے سر پھاڑ دینا ہے آپکا" ساتھ گھورا بھی تو معاذ نے کندھے اچکا کے موبائل جیب میں رکھا اور امان کے ساتھ باتوں میں لگ گیا۔ میشا اور شفاء اپنی دوست کی حالت سے محظوظ ہوتی جان بوجھ کے اگنور کر کے باتوں میں لگی رہیں

" بھئی نعیمہ اب تو میں ایسے ہی جارہی ہوں، جو نہی اپنے معاذ کی نوکری لگی اگلے دن ہی آجاؤں گی بارات لے کر" فاخرہ بیگم (معاذ کی امی) نعیمہ سے مخاطب ہوئیں

".جی جی باجی آپکی امانت آپکی ہی بیٹی ہے عیشاء" نعیمہ نے فوراً پیار سے جواب دیا تو وہ مسکرانے لگیں۔ شکر کرتی تھیں کہ بھابھیاں اچھی ملی ہیں۔تب ہی اُنکا میکہ آباد تھا ابھی تک۔

وہیں نعیمہ اور صائمہ بھی خوش رہتی تھیں کہ نندیں انکا گھر خراب کرنے والی نہیں ملی۔انکے آپس کے حالات شروع سے ٹھیک رہے تھے تب ہی دِلوں میں جگہ بھی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میرے دو بیٹے اور ہوتے تو تینوں شہزادیوں کو اپنے گھر کی رونق بنا ڈالتی عیش کرتیں اپنی پھوپھو کے گھر" نہایت پیار سے اپنی تینوں بھتیجیوں کو دیکھ کے حسرت سے کہا انوشے بھی مسکرادی تھی۔عشاء لڑکیوں میں سب سے بڑی تھی اسلیے معاذ کے ساتھ نسبت تہہ تھی بچپن سے ہی۔

"باجی اتنی جلدی بھی کیا ہے جانے کی؟سال میں ایک دفعہ بڑی مشکل سے چکر لگتا ہے آپکا" فاخرہ اور معاذ کا کل صبح نکلنے کا پروگرام تھا۔جب کہ انکا شوہر،دونوں بیٹیاں،عفان کے ساتھ ولیمے کے بعد ہی چلے گئے تھے "پورا ہفتہ تو ہو گیا مجھے یہاں آئے ہوئے "

"آپکی دیورانی بنا تو دیتی ہیں کھانا وغیرہ" صائمہ نے بھی حصہ لیا

"ہاں بھلی خاتون ہے وہ،جب اُس نے کہیں جانا ہو میں کر دیتی ہوں سب کچھ اُسکی وجہ سے ہی تو یہاں اتنی بے فکری سے رہ لی" مسکرائیں تو وہ دونوں بھی اثبات میں سر ہلا گئیں

"اُنکا بیٹا بھی اچھا ہے اخلاق بھی اور ویسے بھی کافی مدد کی ہے معاذ اور عفان نے یہاں کے کاموں میں،امان کو تو خیر ڈرائیور ہی بنا دیا تھا بیچارے کو۔۔۔ہال کے کوئی دس چکر لگائے ہونگے اس نے" نعیمہ کے تبصرے پر سب ہنس دیئے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آپکو تو بہت مزا آتا ہو گا نا بھائی۔۔۔مجھے بھی آرمی میں جانے کا بہت شوق تھا" صبیح کو آئے گھنٹہ ہو گیا تھا۔ مناہل اور چھوٹی تب سے ہی شوق سے لگی ہوئی تھی۔پہلے تو جھجھکی مگر صبیح کی آنکھوں میں نرم تاثر دیکھ کے جلد ہی گھل مل گئی تھیں۔حمائل کو الگ ہی طرح کی شرم آرہی تھی۔ تب ہی باہر امی کے ساتھ مل کے کچن میں لگی رہی۔

"بیٹا منہ ہاتھ دھو کے آجاؤ کھانا کھالو،بچو بس کرو سانس بھی لینے دو صبیح کو" حمائل کی امی نے تینوں کو کہا تو وہ دونوں کھسیانی سی ہوتی باہر آگئی تھیں۔

"جاؤ دیکھو کسی چیز کی ضرورت نہ ہو" حمائل کُرسی کھینچ کے بیٹھنے ہی لگی تھی جب اُسکی امی نے گھورا

"امی وہاں سب رکھا تو تھا" منمناتے ہوئے دیکھنے آئی جو تولیے سے ہاتھ صاف کرتا انکی طرف ہی آرہا تھا

"مجھے دے دیں" فوراً آگے بڑھ کے تولیہ لے کر واپس ٹانگ کے دیکھا تو وہ انتظار میں کھڑا ہوا تھا

"تیاری ہے نا واپس جانے کی؟ "

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"جی" مری مری آواز میں جواب دیتی اُسکے ساتھ ہی ٹیبل تک آئی تھی

"مجھے تو جانتے ہی ہونگے۔۔۔ حمائل کی اکلوتی بھابھی ہوں، لیلیٰ"

"اہان۔۔۔۔ بیٹھئے بھابھی" صبیح کو اُسکی نظروں میں سرکشی محسوس تو ہوئی مگر اگنور کرتا مسکرادیا

"ہاں بھئی بیٹھوں گی ہی۔۔۔ صبح سے کام کر کر کے تھک جو گئی" نزاکت سے دوپٹہ شانوں پے سیٹ کر کے اپنی کُرسی کھینچی

"یہ لیں نا میں نے نیو ریسپی ٹرائے کی تھی" حمائل کے چہرے پے اڑتی ہوائیوں سے لطف اندوز ہو کے اسپیگھٹی سے بھرا ہوا باؤل بڑھایا۔ صبیح کی زیرک نگاہیں ایک پل کو لیلیٰ کی نظروں سے ملی اُسکی آنکھوں کی بے باکی نے سب سمجھا دیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"حمائل چاول دینا" لیلیٰ کو اگنور کرتا حمائل سے مخاطب ہوا۔ لیلیٰ نے مسکرا کے باؤل واپس رکھا اور اپنی پلیٹ میں ڈال کے کانٹے سے کھانے لگی

"ویسے کافی خوشنصیب ہیں آپ دونوں۔۔۔ جسکو چاہا پا بھی لیا" بظاھر کھانے میں مصروف تھی مگر انداز طنزیہ تھا حمائل کو پھندہ لگ گیا تھا۔

" آپی پانی" چھوٹی نے فوراً پانی بڑھایا۔ مناہل دانت پیس کے لیلیٰ کو دیکھ رہی تھی جب کہ انکی امی نے درزیدہ نظروں سے صبیح کو دیکھا جسکے اطمنیان میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔ حمائل کے کھانسنے پر لمحہ بھر کو اُسکی طرف متوجہ ہوا اور دوبارہ کھانا کھانے لگا

" بھئی کافی دفعہ میری یہ بھولی بھالی سی نند کالز کرتی ہوئی پکڑی تھی اسکے بھائی نے۔۔۔ تب سے ہی اندازہ تھا اِسکا آپکے ساتھ چکر ہے" زور سے ہنستے ہوئے شرارت سے کہا صبیح نے جبڑا کس کے غصے کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی تھی۔
حمائل کا چہرہ لٹھے کے مانند سفید پڑ چکا تھا۔

"لیلیٰ وہ غلط فہمی تھی۔۔۔ جانتی ہو نا؟ اُسکی ساس نے سختی سے چپ کروانا چاہا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"غلط فہمی تو آپ لوگوں کو تھی امی جان۔۔۔۔۔حمائل کی زلفوں کے اسیر تو یہاں بیٹھے ہیں, کیوں صبیح صاحب صحیح کہانا؟ قدرے جھک کے رازداری سے بولی۔ صبیح کی آنکھوں میں پھیلتے سرخ ڈورے دیکھ کے ہونٹوں پے طنزیہ مسکراہٹ پھیلی

"بھابھی حسد کا کوئی علاج نہیں ہے، پلیز کھانا کھالیں اگر آج آپ کمرے سے باہر نکل ہی آئی ہیں" مناہل نے اُکتا کے لیلیٰ کو سنائی تو وہ ایک دم بے عزتی کی وجہ سے سرخ پڑی تھی۔

"بچے نہیں کرو" اُسکی امی نے نرمی سے روکا۔ آج پہلی دفعہ صبیح آیا تھا انکے گھر اور تماشا بنتا جارہ تھا۔ جسکا انڈائریکٹ اثر حمائل کی ازدواجی زندگی پر ہی پڑتا اسلیے وہ بے بس سی حمائل کو دیکھتی رہ گئیں تھیں۔ جو پہلے ہی سفید پڑی ہوئی تھی۔ چھوٹی گھبرائی گھبرائی۔ مگر مناہل ان سب میں نڈر تھی۔ سچ بھی یہی تھا کہ لیلیٰ کو کوئی چپ کرواسکتا تھا تو وہ مناہل ہی ہوتی تھی۔

صبیح نے توصیفی نظروں سے مناہل کو دیکھا۔ اور تاسف سے حمائل کو دیکھ کے نامحسوس انداز میں اُسکی طرف جھکا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کھانا ٹھنڈا ہو جائے گا۔۔۔ پھر ہمیں نکلنا بھی ہے" نرمی سے کہا تو وہ بوکھلا کے جلدی سے چمچ بھر کے منہ میں لے گئی۔

"میں تو مذاق کر رہی تھی، حسد کیوں سمجھا تم نے بھلا؟ ایسی کون سی چیز ہے جو میرے پاس نہیں ہے؟ لیلیٰ سمبھل چکی تھی تب ہی ہاتھوں میں پہنے ہوئے سونے کے کڑوں پر ہاتھ پھیرتے مناہل کو طنزیہ دیکھا۔

"ہاں لیلیٰ کو مذاق کرنے کی عادت ہے ہنس مکھ ہے کافی۔۔۔ مناہل جاؤ کھیر کا ڈونگا نکال کے لاؤ" حمائل کی روہانسی شکل دیکھ کے اُسکی امی نے ماحول کو ٹھیک کرنے کی کوشش کی صبیح بھی جان بوجھ کے مسکرا دیا۔
مناہل نے کھیر سرو کی تو دل کھول کے تعریف کی۔

"چکھیں تو سہی بہت مزے کی ہے" چمچ بھر کے حمائل کی طرف بڑھایا وہ جھجھکتے ہوئے منہ کھول گئی تھی۔ مگر صبیح کی آنکھوں کی سنجیدگی دل دہلا رہی تھی۔

"یہ بھی شک کریں گے اب مجھ پر۔۔۔ ساری زندگی بھائی نے بے عزت کیا ہے اب باقی کی زندگی یہ کریں گے" آنکھیں میچ کے آنسو پینے کی کوشش کر رہی تھی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آسودگی بھرے لمحے جی بھی لیئے کیا میں نے ؟؟؟ اب دوبارہ دھتکار ہی ملا کرے گی کیا؟" دل پھٹ رہا تھا۔

"خیر وہ کال والا سین کلیئر نہیں کیا آپ دونوں نے ابھی تک۔۔۔ بھئی مجھے تجسس ہے آپ دونوں کے بارے میں جاننا کا اور۔۔۔۔" سب چائے پی رہے تھے جب لیلیٰ نے ایک دفعہ پھر شگوفہ چھوڑا

"جی وہ میں ہی تھا۔۔۔ اِنکے ساتھ کال پے اور ہاں خوش نصیب واقعی کوئی کوئی ہوتا ہے" سنجیدہ نظروں سے لیلیٰ کی سوچ پے کڑھتاہٹ دھرمی سے اُسکی بات کاٹ کے دل جلانے والے انداز میں جواب دیا۔

ایک دفعہ تو لیلیٰ بھی گڑبڑا گئی تھی۔ ہتک محسوس ہوئی تو آئیں بائیں شائیں دیکھنے لگی۔ اُس نے تو جھوٹ کہا تھا اُس دِن۔۔۔ پھر صبیح نے اب حامی بھر کے بازی ہی پلٹ دی تو دانت پیس کے رہ گئی۔ اب کہنے کو اور کچھ رہا نہیں تھا۔ اگر وہ چکنا گھڑا تھی تو صبیح بھی اس سے بڑا چکنا گھڑا ثابت ہوا تھا۔ جو اپنی بیوی کے بارے میں اتنے انکشاف سننے کے بعد بھی نارمل نظر آرہا تھا۔

لیلیٰ کو ایک دفعہ پھر مات ہوئی تھی۔ ٹانگ پے ٹانگ چڑھائے لب بھینچے خود کو پُر سکون کر رہی تھی۔ باقی سب صبیح اور حمائل کو دروازے تک چھوڑنے گئے ہوئے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بھابھی آخر آپکو آپی سے مسئلہ کیا ہے؟ کیوں اُنکے پیچھے پڑی رہتی ہیں؟ شادی سے پہلے کتنی دوستی تھی آپ دونوں میں۔۔۔بلکہ امی، ابو کو منایا بھی آپی نے تھا بھائی کے ساتھ آپکی شادی کے لیئے اور آپ ان سے ہی جلتی ہیں" انکی امی دونوں کو روانہ کر کے مختلف آیات کا ورد کرتی اندر آئیں سامنے مناہل لیلیٰ کو سنا رہی تھی۔ جب کہ وہ بے نیازی سے بیٹھی چائے کے گھونٹ بھری رہی

"جلتی ہے میری جوتی ۔۔۔ہنہہ" جھٹکے سے کپ نیچے پھینک کے پاؤں پٹخ کے کمرے میں بند ہو گئی تھی۔ پیچھے تینوں ہکا بکا کھڑی رہ گئیں تھیں۔

شام کے چھ بج رہے تھے جب وہ دونوں گھر پہنچے۔ پورے راستے میں صبیح نے بات نہیں کی تو حمائل بھی چپ سادھے آنسو پینے کی کوشش میں ہلکان ہوتی رہی تھی۔

"اور میڈم کیسا رہا دِن" سب کے پاس بیٹھی رہی تھی ابھی اُٹھ کے تینوں لڑکیوں کے ساتھ اندر آئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ٹھیک رہا بس" صبیح کی طرف سے پریشانی لگی ہوئی تھی جو اسکو گھر چھوڑنے کے دس منٹ بعد ہی واپس باہر نکل گیا تھا اور اب جب سب لوگ رات کا کھانا بھی کھا چکے تھے مگر وہ ابھی بھی نہیں آیا تھا۔

"اوئے ماموں یاد آرہے ہیں کیا" عشاء نے شرارت سے جھک کے پوچھا اُسکی آنکھوں میں فوراً نمی چمکی

"یار پاگل ہے؟ ماموں کی کال آئی تو تھی وہ کہیں مصروف ہو گئے تھے اسلیے نہیں کھانے پے بھی آئے نا" میشا نے فوراً ساتھ لگا کے پچکارا وہ اور شدت سے رو دی

"حمائل کیا ہوا ہے؟؟ امی کو بتاتی ہوں" اس سے پہلے شفاء کھڑی ہوتی حمائل نے پھرتی سے ہاتھ پکڑا

"نہیں، تجھے میری قسم ہے بیٹھ جا" ہچکی لیتی بمشکل بات پوری کی

"اچھا پھر ہوا کیا ہے؟؟ کیوں رو رہی ہے یار؟ ماموں نے ڈانٹا ہے؟ اُنکے سوالوں پر فوراً نفی میں سر ہلا کے گھٹنوں میں سر دے کے زور و شور سے رونے لگی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اوکے نا بتا، میں ماموں کو ہی کال کرتی ہوں "

"تمہارے ماموں نے کچھ نہیں کہا۔۔۔۔وہ مجھے نا اپنا کمرہ یاد آرہا ہے" سوں سوں کرتی بہانہ لگایا تینوں نے مشکوک نظروں سے گھورا

"اوکے اور؟ میشا نے بھنووٴاُچکائی

"اور صبح تم لوگ کالج جاوٴ گی نا؟؟ اگر مجھے بھی زبردستی بھیج دیا تمہارے ماموں نے تو" کافی حد تک کنٹرول کر چکی تھی تب ہی ایک اور بہانہ لگایا جس پر تینوں کا قہقہ نکلا

"حمائل بی بی۔۔۔بس یا اور؟ "

"اور اگر نہ جانے دیا تو تم تینوں چلی جاوٴ گی میں مس کروں گی" منہ بسور کے پاوٴں سیدھے کئے

"پوائنٹ۔۔۔۔ہم ماموں کو منالیں گے تمہارا ہمارے بغیر دل نہیں لگتا اسلیے ہم لے کے جارہے ہیں "

"نہیں نہیں۔۔۔پانچ گھنٹے ہی تو ہیں میں رہ لوں گی" حمائل نے تیزی سے انکار کیا تو تینوں لوٹ پوٹ ہوتی ہنسنے لگی

"سب سمجھ آرہی ہے۔۔ہمارے بغیر رہ لے گی مگر ماموں کے بغیر نہ رہنا پڑے تُجھے، ہے نا؟عشاء نے ٹانگ کھینچی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بد تمیز چلو بھاگو اب مجھے سونا ہے" تینوں کو گھور کے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہو کے جیولری اتارنے لگی

"ماموں کا تو آنے کا ارادہ نہیں لگ رہا، کیوں نا ہم تینوں مووی دیکھیں "

تینوں بیڈ پر لائن سے لیٹ کے ریموٹ سمبھال چکی تھیں۔ حمائل نے ہنس کے تینوں کو دیکھا اور الماری سے کپڑے نکالنے لگی

" آج یہ والا پہنو" شفاء نے جلدی سے ایک ڈریس نکال کے سامنے کیا

"سونے کے لیئے کوئی آرام دہ پہننا ہے میں نے۔۔۔ڈانس کرنے نہیں جانا" حمائل نے فینسی ڈریس دیکھ کے گھورا

"اچھا میں سمجھی صبح کے لیئے نکال رہی ہے۔۔۔ چل پھر یہ تو ڈن ہے" ہینگر آگے پیچھے کرتی ایک اور ڈریس نکالا پیچ رنگ کی فراک اور ساتھ سمپل ٹراوزر تھا۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے" اُسکے ہاتھ سے ہینگر لے کے چینج کرنے گھسی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"یہ ڈریس ہم تینوں نے پسند کیا تھا تیرے لیے۔۔۔ابھی تو ایک دو سوٹ اور بھی ملیں گے ہماری چوائس کے" حمائل چینج کر کے نکلی اور تینوں کو گھورا تو میشا نے شرارت سے جواب دیا

"جوکر لگ رہی ہوں نا میں ؟ دانت پیس کے شیشے کے سامنے آئی. فراک کے گلے میں ہی ڈھیروں چنٹیں ڈلی ہوئی تھیں۔ جس سے فراک کم جھپلا زیادہ لگ رہا تھا۔

تب ہی صبیح کمرے میں داخل ہوا ایک پل کو اپنی بیوی کو بچوں والے حلیے میں دیکھ کے مائنڈ فریش ہوا۔ جو گھیر دار، چھوٹے چھوٹے پھولوں والے فراک اور کھلے ٹراوزر میں چٹیا کمر پے جھول رہی تھی مگر بال بکھر کے کندھوں پر گرے ہوئے تھے۔

"ماموں دیکھیں ہماری چوائس کو جوکروں والی سمجھ رہی ہے" شفاء نے فوراً شکایت لگائی حمائل جھٹکے سے مڑی اور شرم سے ڈوبنے کا دل کیا۔

"پہلے ہی ناراض ہیں اوپر سے میری حرکتیں۔۔۔ چھچھوری لڑکی ہی سمجھیں گے" لب کاٹتی کن انکھیوں سے دوپٹہ ڈھونڈ رہی تھی۔جب کہیں نہیں ملا تو تیزی سے باتھروم سے اپنا پہلے والا دوپٹہ ہی لپیٹ کے باہر آئی جہاں تینوں لڑکیاں صبیح کو حمائل کی شکائتیں گنوا رہی تھیں جو تھوڑی دیر پہلے اُس نے خود انکو بتائی تھیں۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دانت کچکچا کے تینوں کو گھورا اور جان بوجھ کے الماری میں سر گھسا لیا

"ماموں سمبھالئے اپنی بیگم کو جس نے ابھی ندیاں بہا کے ہمیں ڈبونے میں کوئی کسر ہی نہ چھوڑی" بیڈ سے اُترتے ہوئے بھی عشاء نے لقمہ دیا تو وہ بھی ہنس دیا

"کھانا لاوں آپکے لئے؟ دروازے سے نکلتے نکلتے میشا نے گردن اندر کر کے پوچھا

"نہیں سوؤں گا اب بس" دروازے کا پٹ تھامے جواب دیا

"سوری ممانی جی" صبیح کے بازو کے نیچے سے حمائل گھورتی ہوئی نظر آئی تو اونچی آواز میں شرارت سے کان پکڑ کے تنگ کرتی بھاگ گئی تھیں۔ صبیح نے سنجیدگی سے دروازہ لاک کیا اور پیچھے دیکھا جو جلدی سے واپس مڑ کے الماری میں ہی سر دے چکی تھی۔

سر جھٹک کے بیڈ پر بیٹھ کے جوتے اُتارے۔ دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھ کے آنکھیں بند کرتا وہیں لیٹ گیا تھا
۔

حمائل نے تھوک نگل کے کانی نظروں سے پیچھے دیکھا اور اسکو لیٹا ہوا دیکھ کے پوری گھوم گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اتنے ناراض ہو گئے یہ۔۔۔ میرے ہونے نہ ہونے سے کوئی فرق ہی نہیں پڑ رہا؟ صدمے سے آنکھیں پھاڑے دیکھتی رونے کے قریب ہی تھی۔

"نہیں حمائل آج چپ نہیں رہنا۔۔۔ انکو آج ہی منالے ویسے بھی امی نے کہا تھا شوہر کی ناراضگی کو طول نہیں دینا، پہل کر کے منا لینے سے میں چھوٹی نہیں ہو جاؤں گی" دل ہی دل میں مصمم ارادہ باندھتی کانپتی ٹانگوں سے بیڈ تک پہنچی۔

"س سر" اتنی دھیمی آواز نکلی کہ خود کے کانوں میں بمشکل پڑی مگر صبیح تو ہمہ تن گوش تھا تب ہی اُسکا سر کہنا بھی سن گیا تھا۔ پھر بھی اُسی حالت میں لیٹا رہا

"صبیح سر۔۔۔۔" اس دفعہ قدرے اونچی آواز میں کہتے ہوئے ساتھ بیٹھی

"سر ہوں میں آپکا؟ بند آنکھوں سے سنجیدگی سے سوال کیا

"نہ نہیں۔۔۔ آپ تو شوہر ہیں" جلدی سے جواب دیا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تواب' صبیح شوہر' کہیں گی؟لب دباتا آنکھیں کھول کے اُسکی طرف دیکھا۔جو لرزتی ڈرتی ہوئی خود میں سمٹ بھی رہی تھی مگر منانا بھی چاہ رہی تھی۔

"جی۔۔۔میرا مطلب, نہیں" فوراً حامی بھرنے لگی تھی مگر صبیح نے جونہی آنکھیں کھول کے دیکھا فوراً سر جھکا کے نفی میں سر ہلایا

"سابقے اور لاحقے کے بغیر مخاطب کرنا آتا ہے یا نہیں؟بیٹھ کر سنجیدہ نظروں سے گھورا

"ج جی " درزیدہ نظروں سے اُسکی سنجیدگی کو دیکھتی اثبات میں سر ہلایا۔

"اوکے کر کے دکھائیں"

"صبیح۔۔" بمشکل نام لیتی اِدھر اُدھر دیکھنے لگی۔وہیں صبیح کو اپنا نام سننا اچھا لگا

"کیا سنائی نہیں دیا؟جان بوجھ کے روعب دکھایا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"صبیح" حمائل رونے کے قریب ہی تھی۔روہانسی ہوتی نام لے کے بھری آنکھوں سے اسکو دیکھا جو ابھی بھی سنجیدہ تاثرات سجائے بیڈ سے اُترا اور ٹراوزر شرٹ جھٹکے سے نکال کے باتھروم میں چلا گیا تھا۔

"ہائے اللہ جی اب کیا کروں؟بھابھی میں نے آپکا کیا بگاڑا ہے آخر۔۔۔کیوں انکے دل میں بھی شک پیدا کر دیا آپ نے،کیوں" دل ہی دل میں شکوہ کرتی رونے میں مشغول تھی جب صبیح باہر نکل کے اب شیشے کے سامنے کھڑا باڈی سپرے کر رہا تھا۔

"مجھے انکا دل اپنے لیئے صاف کرنا ہی ہے بس" دونوں ہاتھوں سے گال رگڑتی صبیح کے پاس آگئی تھی۔

"آپ پلیز مجھ پر شک نہیں کریں" صبیح نے سختی سے ہونٹ بھینچے۔یوں ہونٹ بھینچنا حمائل کی نظروں سے مخفی نہیں رہا تھا آنسو ایک دفعہ پھر لڑی کی صورت گالوں پر پھسلے

"آپ میری بات تو سنیں" بھیگی آواز میں آہستگی سے بولی تو صبیح نے رخ موڑ کے ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ ٹیک لگائی اور سینے پے بازو باندھ کے سنجیدہ نظروں سے اسکو دیکھا۔جسکی شال کندھے سے جھولتی زمین کو چھو رہی تھی۔صبح کی بنی ہوئی چٹیا میں سے بال نکلے بکھرے ہوئے تھے۔اپنے وزن سے زیادہ بھاری فراک اور کھلے بازو میں ڈھکی چھپی ہوئی بار بار گال رگڑتی سرخ ناک اور سرخ ہی آنکھیں لیئے اسکو مناتی بہت کیوٹ لگ رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

صبیح نے اطمنیان سے اُسکی طرف دیکھ کے ہنسی دبائی۔ کیونکہ وہ یہی چاہتا تھا حمائل اپنی ذات کے لیئے بولنا شروع کرے۔

"جلدی بولیں۔۔۔ مجھے نیند آرہی ہے" حمائل کو خاموشی سے آنسو بہتے دیکھ صبیح نے بیزاری دکھائی

" صبیح۔۔۔ میرا یقین کریں بھابھی نے جو کچھ کہا ہے اُس میں کوئی سچائی نہیں ہے۔ پتہ نہیں کیوں اُنکو مجھ سے کیا مسئلہ ہے مگر وہ ہمیشہ ایسے ہی کرتی ہیں۔ پہلے انہوں نے بھائی کے دل میں شک پیدا کیا اور اب آپکے سامنے بھی۔۔۔۔" ہچکیوں سے رونے لگی صبیح نے بے ساختہ آگے ہو کے اسکو اپنی پناہ میں لیا

"پہلے بابا دور ہو گئے۔۔۔ پھر بھائی بھی دور ہوتے گئے مگر اب آپ۔۔۔ آپکو خود سے دور نہیں ہونے دینا میں نے، چاہے بھابھی لاکھ کوشش کرلیں اب " ہچکیوں کے درمیان ہی اپنے عزائم بتائے جس پر صبیح کے ہونٹوں پے مسکراہٹ رینگی

"میں کیوں ہونے لگا آپ سے دور؟ شوہر ہوں آپکا ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تسلیم کیا ہے نا آپ نے" حمائل کے سر پے ٹھوڑی رکھتا نرمی سے کہا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آپ اتنا غصہ جو تھے۔۔۔اور ناراض بھی" مری مری آواز میں دھیرے سے بولی

"ہمم۔۔۔حمائل میں غصہ آپ پر تھا،نہ کے آپ کے بارے میں سنے گئے جھوٹے انکشافات پر" سنجیدگی سے جواب دیتے بازؤں کا گھیرا کھول کے اسکا چہرہ اپنے سامنے کیا

"اگر مجھے آپ پر شک ہی کرنا ہوتا تو کال والی بات پر خود کو فٹ کیوں کرتا؟اُسکی حیران آنکھوں میں جھانک کے ہلکے پھلکے انداز میں سوال کیا جس پر وہ ایک دفعہ پھر شرمندہ سی ہو کے سر جھکا گئ۔

"میں نے کسی کو کال نہیں کی تھی۔۔۔وہ بھابھی نے غلط بیانی کی تھی پہلے بھی اور اب بھی" ہونٹ کا کونا کاٹتی صفائی دی

"آپ جانتی ہیں ناوہ غلط بیانی سے کام لیتی ہیں؟تو آپ نے انکو پہلے ہی ٹوکا کیوں نہیں تھا؟اُنکے سامنے ڈرنے لرزنے سے کیا مراد ہے آپکی؟یقین کریں جب آپ اُنکی وجہ سے ڈر رہی تھیں۔مجھے خود پر غصہ آرہا تھا۔آپکا شوہر آپکا محافظ آپکے پہلو میں بیٹھا ہے۔جو اُس کو سیریس لے بھی نہیں رہا مگر آپ ہیں کہ چپ رہ کر اُنکو شہ دیئے جارہی تھیں۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جبڑے کس کے اپنا غصہ دبانے کی کوشش کی

"میں اُنکا مقابلہ نہیں کر سکتی۔۔۔وہ میرے بھائی کی بیوی ہیں۔اُس بھائی کی جو ہماری جان ہوا کرتا تھا ہم بہنوں کا لاڈلا بھائی تھا وہ اب اُسی بھائی نے ہمارا سانس لینا بھی مشکل کیا ہوتا تھا۔اگر امی ہمت نہ دکھاتیں ہم نے گھٹ گھٹ کے ہی مر جانا تھا۔" آنسو صاف کرتی جواب دیا

"میں کسی کو اپنی ذات کی صفائی کیوں دوں؟میں کیوں کہوں میرا کردار صاف ہے؟میں کیوں ہر دوسرے دن بھابھی کی باتوں میں آ کے اُنکا مقابلہ کرنے جاؤں اور بھائی بنا سچائی جانے بے عزت کر دیں مجھے،تب کیا جگہ رہ جائے گی اُنکے دل میں میرے لیے؟میں نے کچھ نہیں کیا ہے میں جانتی ہوں میرا اللہ جانتا ہے۔" خود ہی سوال کرتی خود ہی جواب دیا

"ہاں آپکو آئیڈیل مانا تھا اپنا۔مگر کبھی کوئی چیپ حرکت نہیں کی۔صرف دعا کی تھی۔دعا کرنا تو حق تھا نا میرا؟ اللہ سے مانگا ہے میں نے۔۔۔آپ سے ہی آپکو بھی نہیں مانگا تھا کبھی۔ " ایک ہی سانس میں لڑتی جھگرتی روتی ہوئی آخر میں اپنا دل بھی کھول کے رکھ دیا تھا صبیح نے حیران ہو کے دیکھا لب بھینچ کے اسکو واپس اپنی طرف کھینچتا بازوؤں میں بھرا اور سر تھپک کے پُر سکون کرنے لگا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"مجھے آپ پر شک نہیں تھا اور نہ ہے" جب خوب سارا رو لی تب صبیح نے نرمی سے تسلی دی۔ حمائل کو تو نئی زِندگی مل گئی تھی جیسے۔ بے یقینی میں جھٹکے سے سر اُٹھا کے اُسکی آنکھوں میں سچائی دیکھنا چاہی۔

"آپ سوچ رہی ہوں گی۔۔۔ میں تو جانتا بھی نہیں آپکو تو ایک دن میں ہی ہیرو بن کے کیسے آپ پر یقین بھی کر لیا اور آپکی بھابھی کے سامنے آپکی سائڈ لے کے خود کو فرشتہ بھی سمجھ بیٹھا" شرارت سے جواباً اُسکی آنکھوں میں جھانکا جسکی آنکھوں میں بے یقینی واضح تھی تب ہی اُسکے دل کا سوال خود کر دیا تھا۔ وہ فوراً نظریں جھکا گئی تھی۔

"دنیا میں اتنا ظرف کس کا ہو سکتا ہے؟" یہی سوال اُسکے دل میں بھی قلبلایا تھا۔

"چلیں جواب بھی خود ہی دے دیتا ہوں" چہرے کے اطراف بکھرے بالوں کو کان کے پیچھے کرتا مسکراہٹ دبا کے کہا

"یہ سچ ہے کہ میں آپکو جانتا نہیں تھا۔۔۔ مگر اب جاننے لگا ہوں" بھیگی پلکوں پر اُنگلی کی پور پھیرتا دھیرے سے بولا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میرے لیئے میری بیوی کی سادگی اور معصومیت زیادہ اہم ہے نا کہ حاسد لوگوں کے الزامات" انگوٹھے سے اُسکا ہونٹ دانتوں سے آزاد کرواتا اسکو نیا مان بخشا

"مرد کی نگاہ عقاب کی سی نگاہ ہوتی ہے حمائل۔۔۔ ہمیں ایک نظر میں اگلے انسان کی ذہنیت کا پتہ چل جاتا ہے" نرمی سے اُسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتا اُسکا ڈر نکالنے کی کوشش کی

"جانتی ہو کیوں؟ کیونکہ ایک مرد اپنے سے جُڑے رشتوں کا محافظ ہوتا ہے، اسکو اپنی آنکھیں اپنے کان چوکنے رکھنے ہوتے ہیں۔ اُنکی طرف بڑھتے طوفان سے اکیلے نمٹنا ہوتا ہے۔ اپنے کانوں کی جگہ دوسرے کے کانوں کا استعمال کرنے والا انسان محافظ کیسے ہوا؟ وہ تو کٹھ پُتلی ہوا نا؟ جسکی ڈور کسی اور کے ہاتھوں میں ہے جیسے چاہے اشاروں پر چلالے؟ جیسے آپکی بھابھی کے عزائم تھے " حمائل یک ٹک دیکھتی صبیح کے لب و لہجے اور الفاظ پر اُسکی سوچ کی قائل ہوئی تھی۔

"آپکی بھابھی کی خصلت کو پہچان لینا میرے لیئے مشکل نہیں تھا۔۔۔ مگر میں نہیں چاہتا میری بیوی دوسروں کو خود پر حاوی کرے,
آپکا ڈر اُنکو خوشی دے رہا تھا۔ آپکی چپ اُنکو بولنے کا حوصلہ دے رہی تھی۔ آپکا خوف سے پڑتا چہرہ اُنکو اُنکی جیت کا پتہ دے رہی تھی۔ آپکا لرزنا کانپنا اُنکو آپ پر حاوی ہونے کا راستہ دے رہا تھا۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کیا آپکو خود پے یقین نہیں؟ میں مانتا ہوں آپکی ساری باتیں جو ابھی آپ نے کی تھیں۔ لیکن اُنکو اس حد تک آپ خود لائی ہیں حمائل۔۔۔اچھا ایک بات بتائیں مناہل پر کبھی انہوں نے الزام لگائے ہیں؟ حمائل کی گردن خود باخود نفی میں ہلی

"کیوں؟ وجہ جان سکتا ہوں؟ سنجیدگی سے سوال کیا

"کیونکہ وہ اُنکا الزام لگانا چپ چاپ سہتی نہیں تھی۔۔۔جواب طلب کرتی تھی " تھوک نگل کے نظریں چرا کے جواب دیا۔ دل ہی دل میں خود کو بھی جواب مل گیا تھا تب ہی آنکھیں بند کی

"بیشک ایک چپ سو لفظوں پر بھاری ہوتی ہے۔۔۔مگر صرف وہاں جہاں آپکے اندر سو الفاظ سننے کا حوصلہ بھی ہو۔ اگر آپ اُنکا مقابلہ نہیں کرنا چاہتی تو اُنکے سامنے ڈر کے بڑھاوا بھی نہیں دینا آئندہ کبھی۔۔۔فوجی کی بیگم ہیں اب ذرا دل جگرا بڑا کرلیں" اسکو شرمندہ سا دیکھ کے جان بوجھ کے شرارت سے کہا تو وہ خود ہی دو قدم آگے بڑھ کے اُسکے سینے سے لگی

"آئی ایم سوری" دھیرے سے بولی صبیح ہنس دیا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آئی ایم سوری ٹو۔۔۔بس آپکو ریلائز کروانے کے لیے ناراضگی کاڈرامہ کرناپڑا" نرمی سے خود میں بھینچ کے شرارت سے کہاوہ بھی ہنس دی تھی۔

آج اُسکے شوہر نے اسکواپنی ذات،اپنے حق کے لیے لڑنے کے لئے اسکی صحیح بینڈبجادی تھی۔مگر جو بھی تھا صبیح کی سوچ اوربظاھر اس چھوٹے سے مسئلے کو اتنے دل سے سمجھانے پر دل سے شکر گزار ہوئی تھی۔اپنی خوشیوں کوکسی کے حسد کی نذر ہونے سی بچاناہے توچوکنا بھی رہناہوگااور اپنے لئے آواز بھی اٹھانی ہوگی۔بے جاچپ کاہی نتیجہ تھاجو آج لیلیٰ اسکوکسی خاطر میں لائے بغیر اُسی کی ذات پر سوالیہ نشان چھوڑرہی تھی۔ سوال تو یہ پیدا ہوتاہے۔۔۔صبیح بھی اگر مرد نہ ہوتا؟؟؟؟؟اربازکی طرح کانوں کاکچاہوتاتو؟حمائل مر کے بھی اپنایقین نہ دلاپاتی

"ابھی سے عشق کے ہزاروں رنگ دکھادیئے،ابھی تومجھے خود پر بھی اتنایقین نہیں ہے جتنا آپ پر ہونے لگا ہے ۔۔۔۔۔۔واجب ال عشق ہی ہیں آپ" دل ہی دل میں خود پرناز کرتی آنکھیں بند کرکے دل میں اظہار کرکے دنیاکی خوش نصیب لڑکی لگی خود کو۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"جاگی ہوئی ہیں آپ؟ صبیح نے جوگرز پہنتے ہوئے حمائل کو دیکھا جو کمبل میں چھپی سوتی بنی ہوئی تھی۔ صبیح کی آواز سن کے مزید کمبل میں دبک گئی

"آپ نے کبھی بلی کے بچے دیکھے ہیں؟ مسکرا کے اُسکے منہ سے کمبل ہٹایا۔ حمائل نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

"وہ بھی ایسے ہی چھپ جاتے ہیں جب اُن سے بات کرو" شرارت سے ہونٹ دبا کے کہا حمائل خجل سی ہوتی نظریں گھما گئی

"فریش ہو جائیں پھر واک پر چلیں میرے ساتھ۔۔۔ نماز کے بعد سونے کی جگہ واک بہتر ہے " جیکٹ پہنتے ہوئے کن انکھیوں سے حمائل کو دیکھ کے ہنسی دبائی

"میں۔۔۔۔ میں کیوں؟؟؟؟ میں اتنی تو اسمارٹ ہوں " جلدی سے انکار کیا

"میں کونسا پہلوان ہوں؟ پھر بھی جاتا ہوں نا۔۔۔ صبح صبح واک سے صحت اچھی رہتی ہے" ٹیڑھی نظروں سے گھور کے جواب دینے پر حمائل ایک دفعہ پھر نظریں گھما گئی

"چلیں۔۔۔۔ اٹھیں" سنجیدگی سے دیکھ کے ہاتھ بڑھایا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آپ کہہ رہے ہیں چلی تو جاؤں گی مگر کلفی جم جائے گی میری۔۔۔باہر بہت ٹھنڈ ہے" ہونٹ لٹکا کے اُسکا بڑھا ہوا ہاتھ تھاما ساتھ ہی کمبل ہٹا کے پاؤں نیچے رکھتے ہی سردی چڑھ گئی تھی۔

"اف ایک تو اتنی نازک بیگم ملی ہے مجھے" واپس ہی اوپر ہونے کا اشارہ کرتا کمبل درست کر کے باہر کی طرف بڑھا

"آپ بس ایک جیکٹ میں جائیں گے؟

"رننگ میں بہت پسینہ آتا ہے۔۔۔یہ بھی بری لگتی ہے پھر" اپنی جیکٹ کی طرف اشارہ کرتا مسکرا کے باہر نکل گیا تھا۔

"اللہ جانے مجھے اتنی ٹھنڈ لگتی کیوں ہے" دل ہی دل میں خود کو کوستی ٹائم دیکھا۔

چھ بج رہے تھے۔ساتھ ہی اپنی امی کی صبح جلدی اٹھنے کی نصیحتیں یاد آئیں۔

"اچھا صرف پانچ منٹ اور لیٹوں گی۔۔۔سردی اُتر جائے تو فریش ہو کے نیچے چلی جائیں گی" خود سے مخاطب ہوتی اچھی طرح دبک کے لیٹی تھی۔مگر کب آنکھ لگی پتہ ہی نہیں چلا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"شکر ہے آج صبیح صاحب کی تشریف آوری ہوئی ہے" پارک میں اُس پر نظر پڑتے ہی امان نے چڑایا

"ہے ڈول کیسی ہو" جواباً امان کو گھور کے۔۔۔انوشے سے مخاطب ہوا

"فائن" کندھے اچکا کے مسکرا کے جواب دیا

"ریس ہو جائے؟ آہستگی سے بھاگتے ہوئے اُس سے چند قدم آگے جا کر واپس مڑ کر پوچھا

"ہار جاؤ گے" ہاتھوں کو آپس میں رگڑتی بھاگتے ہوئے ہی جواب دیا

"میں امان نہیں ہوں" کن انکھیوں سے امان کو دیکھ کے کہا جس پر وہ تیزی سے اُسکی طرف لپکا

"اپنے شوہر کو گھر باندھ کے آیا کرو، مجھ معصوم کی جان لینے پر تلا رہتا ہے" اپنے بچاؤ میں انوشے کی دوسری طرف ہو کے بھاگتا ہوا اونچی آواز میں بولا

"بچو تُو سدھر جا سدھر جا" امان نے دانت کچکچائے انوشے مسکراتی ہوئی ان دونوں کے بیچ آہستہ آہستہ بھاگتی رہی اور وہ دونوں آج لڑنے پر تُلے رہے۔

"یہ دیوار چین درمیان میں نہ ہوتی تو بتاتا میں تجھے" امان نے کسی بات پر انوشے کو نشانہ بنا کے صبیح کو دھمکی دی جس پر انوش بھی اب انکی لڑائی میں شامل ہو چکی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آج بہت عرصے بعد تینوں جاگنگ کے دوران لڑتے جھگڑتے پہلے والے دوست لگ رہے تھے۔

"اف کتنا سوتا ہے حمائل؟؟؟؟" صبیح جونہی کمرے میں داخل ہوا حمائل ہنوز سوتی ہوئی ملی اونچی آواز میں کہا مگر وہ گہری نیند میں تھی۔

جیکٹ اُتار کے صوفے پر رکھی۔ جاگرز اُتار کے ریک میں رکھے اور کپڑے اٹھاتا نہانے چلا گیا تھا۔

"حمائل اُٹھ جائیں، فاخرہ باجی اور معاذ نکل رہے ہیں کراچی کے لیئے، ملنا نہیں ہے آپ نے؟ تولیے سے بال رگڑتا اُسکے پاس بیٹھ کے بازو ہلایا

"کون فاخرہ باجی؟" ہڑبڑا کے اٹھتی اِدھر اُدھر دیکھ کے بوکھلائ

"آپکی دوستوں کی پھوپھو" کان کھجا کے فاخرہ باجی کے ساتھ اپنا رشتہ سوچا جب کچھ خاص پلے نہیں پڑا تو یہی جواب دے دیا۔

"اوہ تو آپ اب جگا رہے ہیں مجھے" روہانسی ہوتی تیزی سے بیڈ سے اُتر کے باتھروم میں بھاگی

"ہیں؟؟؟؟ جگانے پر بھی مجھے ہی سنا گئیں محترمہ" ہلکی بڑھی داڑھی پر ہاتھ پھیر کے ہنس دیا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیا ہوا؟حمائل دھلے دُھلائے منہ کے ساتھ باہر نکلی تو صبیح اسکورات والے حلیے میں دیکھ کے حیران ہوا

"کپڑے چینج کرنے کا ٹائم نہیں ہے۔۔۔۔یہی نہیں ٹھیک؟ چٹیا کے بل کھولتی اُسکی طرف مڑی صبیح کو وہ ہر انداز میں ہی الگ سی لگنے لگی تھی۔

"بہت کیوٹ لگ رہی ہیں آپ اس ڈریس میں" بیساختہ تعریف سے حمائل بلش کرتی جلدی جلدی بالوں میں ہاتھ پھیر کے جوڑے میں لپیٹے اب جرسی پہن رہی تھی۔اچھی طرح شال لپیٹ کے صبیح کی طرف دیکھا جو اُسکی کارروائی دیکھتا ہنسی دبا رہا تھا۔

"آپ ایسے کیا دیکھ رہے ہیں" منہ بسورا تو وہ قہقہ لگاتا نفی میں سر ہلا گیا تھا۔

جاتے جاتے معاذ نے عشاء کی طرف مسکراہٹ اچھالی جواب میں نظریں گھما کے ایسے پوز کیا جیسے اُس سے اسکا کوئی لینا دینا ہی نہیں۔معاذ کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اوکے سسٹرز آنا کبھی سمندر کی سیر کرواؤں گا" شرارت سے حمائل سمیت یشا شفاء کو مسکرا کے کہا جو فوراً اثبات میں سر ہلا گئیں تب ہی فاخرہ نے عشاء کو ڈھیر سارا پیار دیا۔

"میری بچی بس اب اگلے چکر میں تجھے لینے ہی آؤں گی" چٹاچٹ گالوں پر پیار کرتی گل افشانی کی جس پر سب کی دبی دبی ہنسی نکلی۔عشاء سرخ پڑتی سمجھنے کی کوشش میں لگی رہی۔ غلطی سے معاذ کی طرف نظر اٹھی تو سب سمجھ آ گیا تھا۔اُسکی آنکھوں کی شوخی بتا رہی تھی شادی کی بات اُس نے ہی کی ہے۔

"تُو قدر نہ جانی۔۔۔۔او دلبر جانیا
نہ برف نہ پانی۔۔۔۔اوہ دلبر جانیا"

"الٰہی خیر۔۔۔۔پھر سے دل ٹوٹ گیا نواب زادے کا؟" لان میں ہلکی ہلکی پڑتی دھوپ میں رمیز گھاس پے لیٹا گن گنا رہا تھا۔شفاء ہاتھ میں کینو کی ٹوکری اٹھائے باہر آئی اور تاک کے نشانہ مار کر چڑ کے بولی

"آہ۔۔۔۔زخمی دل کی آہ لگے گی تمہیں" کینو لگنے سے کندھا پکڑے دہائی دی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"لگ ہی نہ جائے کہیں" بال جھٹک کے چوکڑی مار کے خود بھی بیٹھ گئی

"کیوں۔۔۔۔دل نہیں لگا کیا میرے بغیر؟ کینو کو پھول کی طرح اُسکے سامنے کرتا شرارت سے بولا

"ویری فنی۔۔۔۔تم ان آنی کانی لڑکیوں کو ہی سوٹ کرتے ہو "

"پھر آئی کیوں ہو میرے پیچھے پیچھے۔۔۔۔سوگ منا رہا تھا میں" منہ بنا کے گھاس پر ہی لمبا لیٹ گیا تھا

"کالج کی پھر چھٹی ہو گئی، میشا عشا بھی سو گئی مجھے نیند نہیں آ رہی تھی تو سوچا تمہارا غم بانٹ لوں" بڑی سی پھاڑی کھاتے ہوئے تفصیلی جواب دیا

"میرے ہم نفس۔۔۔۔میرے ہمدم اک تجھے ہی تو ہے خیال میرا" زبردستی اُسکے ہاتھ سے کینو اپنے منہ میں رکھتا دکھی آتما بنا

"کون تھی اب وہ خوش نصیب جسکی تم جیسے بے ہودہ انسان سے جان چھوٹی؟

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"یار بدنصیب کہو۔۔۔۔پہلی دفعہ ہاں پہلی دفعہ کسی لڑکی کے لیے سیریس ہوا تھا میں مگر چھوڑ گئی بس اسی لیے میں کسی کے لیے سیریس نہیں ہوتا زِندگی میں۔۔۔ہائے رے جاتی جاتی روگ لگا گئی اس خوبصورت نوجوان کو ۔۔۔اب در در کی ٹھوکریں کھاتا ہر لڑکی میں اُس شہزادی کا چہرہ ڈھونڈھے گا یہ لڑکا" دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھے آسمان کو دیکھتا اپنی ہی بولے جا رہا تھا۔شفاء کے ہاتھوں میں سستی سی آئی تھی۔لب بھینچ کے اُسکی طرف غصے سے دیکھا حالانکہ جانتی تھی بھونڈے مذاق کرنا عادت ہے اسکی مگر دل کی حالت تو عجیب کر دی تھی نا

"کیوں اب کیوں بھگا دی؟سست رفتاری سے چھلکے اتارتی دھیرے سے پوچھا

"یہ الزام مت لگاو کہ میں نے بھگا دی؟ارے میرا بس چلے ہر صوبے سے ایک خوبصورت سی دلہن لے کے آجاؤں مگر ہائے ری قسمت۔۔۔لگتا ہے ایک کو جی ہی متھے لگے گی" کن انکھیوں سے شفا کے پھولے پھلے گالوں کو دیکھتا دہائی دی۔

"مر جاؤ کو جے ۔۔۔میں تو منہ بھی نہ لگاؤں" چھلا ہوا کینو ہی کھینچ کے مار کر غصے سے لال پیلی ہوتی اندر کی طرف بڑھی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اوئے تم کیوں غصہ ہو گئی۔۔۔۔۔۔میں تو کوجی سے مخاطب تھا" اُسکا پھینکا ہوا کینو اٹھا کے منہ میں رکھ کے پیچھے سے ہانک لگائی۔

"بدتمیز انسان کو جالفنگا ایک نمبر کا ٹھر کی ہے بندر کہیں کا" جب بھی رمیز کی زبانی دوسری لڑکیوں کا سنتی تھی جل بھن جاتی تھی

"بہت اچھا ہوتا ہے لڑکیاں چھوڑ جاتی ہیں، ہے ہی اسی قابل چُھچھندر سا" سارا غصہ کمرے میں آ کے نکال رہی تھی۔

"لو جی اب پھر سے ان محترمہ کو دورہ پڑ گیا" عشاء نے کانوں پے تکیہ رکھ کے جھنجھلا کر کہا

"یار میرا بھائی معصوم ہے۔۔۔بس لڑکیاں ہی اسکو گھاس ڈالے جاتی ہیں" میشا نے بھی رضائی سے سر نکال کے رمیز کی سائڈ لی۔بنا پوچھے ہی دونوں جان گئی تھیں شفاء کا میٹر رمیز نے ہی گھمایا ہو گا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہاں گھوڑے کو گھاس ہی ڈلے گی" کشن اٹھا کے ان دونوں کی طرف پھینکا جو فوراََ رضائی میں گھس گئی تھیں

"اِدھر آ میرا بچہ۔۔۔۔اولے اولے اتنا جلتی کیوں ہے میرے ہینڈسم بھائی سے" میشا پہلے تو پچکاری جب وہ بیچ میں پاس آ گئی تو وہی کشن اٹھا کے مارا

"چل اُٹھ۔۔۔کوجے کی چمچی۔۔۔زہر لگتی ہے جب بے ہودہ لوگوں کی سائڈ لیتی ہے" شفاء نے ہاتھ سے پکڑ کے میشا کو نیچے کھڑا کیا اور اسی کی جگہ پے لیٹ کے رضائی لپیٹی

"میشا ہکا بکا کھڑی رہ گی تھی جب کہ عشا اُسکی حالت دیکھ کے ہنس ہنس کے لوٹ پوٹ ہو گئی تھی۔

"ہنہہ میں کیوں اُس دل پھینک اونٹ کے بارے میں اتنا سوچ رہی ہوں" دل ہی دل میں خود کو کوسا

"وہ بھی تو ہر لڑکی کے ساتھ فری ہو جاتا ہے،بس ہیلو ہائے کرنے کی دیر ہوتی ہے" بلاوجہ رونا آ رہا تھا تب ہی جھنجھلا کے آنکھوں پر بازو رکھ کے سو گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"امی ہم کہاں جارہے ہیں؟ چھوٹی اسکول سے آئی جب مناہل اور اُسکی امی رکشے پر اپنا سامان لوڈ کروارہی تھیں

۔

"تم جاؤ پانی وغیرہ پی کے آجاؤ۔۔۔ ہم بس نکلنے لگے ہیں" مناہل نے جواب دیا۔

"امی بتائیں نا" مناہل کو اگنور کرتی اپنی امی کی طرف آئی

"ہم تینوں نئے گھر میں شفٹ ہورہے ہیں" بھیگی نظروں سے پیچھے مڑ کر گھر کو دیکھا جہاں شادی کر کے آئیں تھیں۔اِس گھر میں انکی پوری جوانی گزری تھی۔اسکی ایک ایک اینٹ اپنے ہاتھوں سے سنواری تھی۔

اب اس سے پہلے انکے گھر میں فساد زور پکڑتے بھائی بہن ایک دوسرے کی شکلیں دیکھنے کو ترستے۔انہوں نے یہ قدم اٹھالیا تھا۔دور رہیں گے تو دِلوں میں جگہ بھی رہ جائے شاید۔

"اجنبی بن کے ایک چھت کے نیچے رہنے کی جگہ، کبھی کبھی مہمان کی طرح ملنا وارے میں پڑتا ہے"

بھرائی نظروں سے الوداعی نظر گھر پے ڈالتیں اپنی بیٹیوں کے ساتھ رکشے پر سوار ہو گئی تھیں۔

اُنکو کل شام کی باتیں یاد آئیں تو آنکھیں نئے سرے سے بھیگی تھیں۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حمائل اور صبیح کے جانے کے بعد جب رات کو ارباز گھر آیا تو لیلیٰ نے نئے سرے سے فساد مچایا تھا اور ارباز اپنی اماں کے سر پر سوار ہو گیا تھا

"امی کیا سچ ہے یہ کہ کال اُسی نے کی تھی؟ ارباز کا صبیح کی طرف اشارہ سمجھ کے اُسکی امی دھک سے رہ گئی۔

"ارباز، صبیح نے تو لیلیٰ کی باتوں سے تنگ۔۔۔۔

"پھوپھو جی۔۔۔سچ ہی بتایئے گا، قسم ہے آپکو، جواب دیں ہاں یا نہ؟" لیلیٰ نے تنفر سے بات کاٹ کے قسم دی

"بھابھی آپ۔۔۔۔مناہل لب بھینچے آگے بڑھی

"تم چپ کرو اندر جاؤ چھوٹی ہو ابھی تم۔۔۔۔امی جان آپ سچ بولیں "ارباز کے سامنے لیلیٰ بھی شیر بنی ہوئی تھی تب ہی مناہل کو چپ کروایا اور ساتھ ہے اپنی ساس کو طنزیہ دیکھا

"ارباز بیٹا۔۔۔اِدھر آ بات سن میری" اسکو اگنور کرتی اپنے بیٹے کی طرف بڑھی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"امی جواب دیں آپ اُس فضول انسان کی اتنی ہمت" بدتمیزی سے اُنکے ہاتھ جھٹکے

"ہاں، صبیح نے اقرار کیا تھا مگر صرف اور صرف لیلیٰ کی۔۔۔۔

"کیا میری؟ ایک تو اس گھر میں ہر مسئلہ مجھ سے شروع ہو کے مجھ پر ہی کیوں ختم ہوتا ہے؟" سوں سوں کرتی ایک دفعہ پھر اُنکی بات کاٹی۔ ارباز مٹھیاں بھینچے کھڑا غصے سے مناہل کی طرف بڑھا چھوٹی رونے لگی تو وہ اسکو لے کے فوراً کمرے میں بند ہو گئی۔

" آج سے ان دونوں کا باہر نکلنا بند ہے، لیلیٰ نے بہت دفعہ آپ سب کی اصلیت بتانا چاہی تھی مگر میں ہی یقین نہیں کرتا تھا۔ حمائل بھی نکلی نا ایسی ہی؟ اپنا بر خود ڈھونڈنے کے لیئے آزاد چھوڑا ہوا ہے آپ نے انکو۔۔۔۔"
تب ہی اُسکی امی نے آگے بڑھ کر تھپڑ مارا

" تیری بہنیں ہیں یہ جنکو اپنا راز دار بنائے پھرتا تھا۔۔۔ اسی حمائل نے تیری اور تیری اس بیوی کی شادی کے لیئے منایا تھا نا تیرے باپ کو؟ وہ تو ہی تھا نا جس نے اپنی بہن کو اپنی پسند کے لیئے سفارشی بنایا تھا؟؟؟ اپنی دفعہ غیرت نہیں جاگی تھی تیری؟؟؟ اب کون سی غیرت جاگ رہی ہے؟

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اورہاں ایک بات کان کھول کے سن لے میری بیٹیاں ہیں یہ انکی ماں اور باپ دونوں بن سکتی ہوں تیری پابندیوں اور غیرت کی ضرورت نہیں ہے۔رہی بات صبیح کی تو تُو خود تو یہاں موجود نہیں تھا۔تیری بیوی سے قسم دے کے ہی پوچھ اس نے صبیح کے سامنے کیا تماشا کیا تھا۔حمائل کے کردار کو بار بار مشکوک بنا رہی تھی اُسکے سامنے۔وہ ہوتا کوئی تیرے جیسا بے غیرت ہی تو کل ہی میری بیٹی کو اسی گھر میں چھوڑ کے جا چکا ہوتا۔مگر وہ مرد تھا غیرت مند مرد۔جسکو تیری بیوی کی نیت کا اندازہ ہو گیا تھا تب ہی اقرار کیا اُس نے کال کا اور قسم خدا کی جاتے ہوئے مجھ سے معافی مانگی تھی اپنے جھوٹ بولنے پر " دو تین تھپڑوں سے ہی ارباز کی اکڑ نکلی تھی لیلی بھی اپنی ساس کو پہلی دفعہ اتنے جلال میں دیکھ کے چپکی کھڑی رہی۔

"بہت غیرت ہے نا تُجھ میں ؟؟؟ چل اپنی ماں بہن کو چھوڑ اپنی بیوی کے حقوق ہی پورے کر دیا کر۔۔۔اِس کی حرکتوں پر نظر رکھ لیا کر۔۔۔اور رہی بات ہماری تو اس ذمے داری سے تُجھے آج خود آزاد کرتی ہوں" گہرے سانس لیتی کُرسی پے بیٹھ گئی تھیں۔

"تُو اپنی بیوی کو لے کے الگ ہو جا۔۔۔میری طرف سے پہلے بھی روک ٹوک نہیں تھی" اپنے خود کے بیٹے کو الگ ہونے کا کہتے ہوئے زبان لڑکھڑائی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیوں ۔۔۔۔ہم تو کہیں نہیں جائیں گے امی آپ ہمیں گھر سے نکلوانا چاہتی ہیں؟؟یہی ہے آپکا سارا کھیل؟ لیلیٰ نے فوراً آگے بڑھ کے مظلومیت سے کہا تو آج اُسکی ساس نے زندگی میں پہلی دفعہ اُسے بھی تھپڑ دے کے مارا۔

"کاش یہ تھپڑ تم دونوں کو بہت پہلے لگ جاتے تو آج مجھے اِس حد تک مایوس نہ کرتی میری ہی اولاد" لیلیٰ تو ہکا بکا کھڑی تھی۔ارباز بھی حیران سا کھڑا رہا اپنی بیوی کے لیے ایک لفظ نکالنے کی بھی ہمت نہیں ہو سکی۔

"میری نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھایا ہے تم دونوں نے۔۔۔ آج اپنی ہی ماں کے منہ کو آرہے ہو؟ اتنی بدنصیب ہے تمہاری ماں؟" جذبات کی شدت سے آواز کانپ رہی تھی۔

"امی اندر چلیں پلیز۔۔۔ آئیں" مناہل نے فوراً آکے اُنکو کندھے سے تھاما

"آج میری اولاد میری ہی پرورش پر سوال اٹھا رہی ہے؟لرزتے بدن سے بے یقینی لیئے مناہل کو دیکھا جو مسلسل آنسو بہاتی اُنکو اندر لے جانے کے لیئے پر طول رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"مجھے کہتا ہے تیرا بھائی میں نے اپنی بیٹیوں کو آوارہ چھوڑا ہوا ہے؟ پتھرائی نظروں سے مناہل کو دیکھتی استفسار کر رہی تھیں۔ ارباز برآمدے کے پلر کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا رہا تھا۔ لیلیٰ دانت پیستی اُسی کی پشت کو دیکھتی اپنے اندر پکتا لاوا دبا رہی تھی۔

"اوئے تُو آئی کیوں نہیں تھی؟ کتنی دفعہ بلایا ہم نے" پانچوں دوستیں آخر آج مل کے ان تینوں کے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ تب ہی میشا نے امبر کی کمر میں مکہ مارا

"یار بس ایسے ہی نا" منہ بنا کے فرائز اٹھا کے منہ میں رکھے

"ہنہہ کہاں گئی اپنی پلاننگ شادی کے بعد ہماری پارٹیوں کی" عشاء نے بھی منہ بنا کے اسکو گھورا جسکی وجہ سے انکا پارٹی کا پلان خراب ہوا تھا۔

"خیر ہے پھر کبھی کر لیں گے" کھسیانی ہنسی سے بولی تو شفاء نے اُسکی پونی کھینچی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تُو وجہ بتا، آئی کیوں نہیں تھی" کڑے تیوروں سے گھورا۔ حمائل ابھی نہا کے آئی تھی سو رضائی میں دبکی انکی باتیں سن رہی تھی۔

"یار وہ نا۔۔۔امی کہتیں وہ چاروں تو کبھی نہیں آتیں اور ایک تو ہے روز وہاں جانے کی پڑی ہوتی ہے" مظلوم شکل بنائے اتنی معصومیت سے اپنی امی کا طعنہ انکو بتایا تھا کہ چاروں ہکا بکا دیکھتی رہ گئیں اور جب سمجھ آیا اُسکی پٹائی کرنے میں جت چکی تھیں۔

"میرے اتنی جلدی جانے کا سن کے پتہ نہیں یہ کیسا ریکٹ کریں گی" صبیح اپنے کپڑے چھوٹے سے بیگ میں بھرتا ہوا حمائل کے لیئے پریشان ہو رہا تھا۔ اُسکی چھٹیاں ختم ہونے والی تھیں۔ دو دِن پہلے ہی وہاں جا رہا تھا کیونکہ آج کل موسم خراب تھا شدید دھند کی وجہ ایئرلائنز بند کر دی جاتی تھیں۔ بائے روڈ جانے میں بھی رسک ہونا تھا۔

"ویسے یہ توزیادتی ہے اُنکے ساتھ۔۔۔وہ اِس گھر میں میرے نام سے آئی ہیں اور میں ہی اتنی جلدی اُنکو چھوڑ کے چلا جاؤں" منہ بسور کے بیگ کی زپ زور سے بند کی اور کُرسی پر بیٹھا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"مجھے پہلے پتہ ہوتا شادی ہے تو میں زیادہ چھٹیاں لے آتا" سر جھٹک کے موبائل اٹھا کے امان کو میسج کر کے ٹکٹس کنفرم کی

"ویسے۔۔۔۔۔۔۔پہلے پتہ ہوتا تو شاید میں نے تو آنا ہی نہیں تھا" موبائل کو سائڈ ٹیبل پے رکھ کے بازو آنکھوں پر رکھ کے لیٹ گیا تھا

"انو اور بجو جھوٹ بول کے نہ بلاتے تو کیا میں آجاتا؟؟؟" لب کاٹتا خود سے سوال کیا

"شکر اللہ نے میرے لیے آسانی پیدا کر دی، بیشک حلال رشتوں میں برکت اسی کا نام ہے" بند آنکھوں سے حمائل کو سوچ کے مسکرایا

"پتہ نہیں کیا سوچ کے یہ انوکھی سی لڑکی آپ نے میرا نصیب بنا دی" مسکراتے ہوئے ہی بیٹھ کر اللہ سے مخاطب ہوا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"انو کا خیال ابھی بھی دماغ سے نکلتا نہیں ہے مگر جب جب حمائل میرے آس پاس ہوتی ہیں تب تب مجھے انو یاد بھی نہیں آتی" دل ہی دل میں اعتراف کرتا حمائل کو بلانے کے لیئے اٹھنے ہی لگا تھا جب وہ اپنے آپ میں مگن اندر داخل ہوئی۔اور صبیح کو مبہوت کر گئی تھی۔

سرخ نیٹ کے شارٹ فراک اور پاجامے میں جیکٹ پہنے ہاتھوں میں دستانے پاؤں میں جرابیں پہن کر سر پے اونی ٹوپی لی ہوئی تھی۔ ہلکے سوکھے بال ٹوپی سے نیچے کمر پر پھیلے ہوئے تھے۔

سامنے صبیح کو دیکھ کے ٹھٹکی۔

"آپ کب آئے؟" جلدی سے دستانے کھینچتے ہوئے سوال کیا

"کب کا آیا ہوا ہوں، کہاں تھیں آپ؟ اُسکے پاس آتے ہوئے ہاتھ پکڑ کے بیڈ پر بٹھایا اور خود بھی ساتھ بیٹھا۔

"وہ میں ہماری ایک دوست آئی ہوئی تھی" جزبز ہوتی جواب دیا

"ابھی آپکے گینگ کی ایک اور دوست بھی ہیں؟ ہنس کے پوچھا تو وہ بھی مسکرادی

"جی ہم چار تو مل گئیں مگر بس ایک رہ گئی" ذرا سی اُداس ہوئی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میرا ایک اور بھائی ہوتا تو آپ چاروں کا نیکسٹ مشن اپنی پانچویں دوست کو لانا ہوتا تھا" شرارت سے تنگ کیا تو وہ بھی ہنسنے لگی

"یہ کیا حلیہ بنایا ہوا ہے آپ نے؟ اُسکی ٹوپی اُتار کے سائڈ پر رکھتا سوال کیا

"میں نہا کے میشا لوگوں کے کمرے میں چلی گئی تھی اُن لوگوں نے مجھے بچوں کی طرح پیک ہی کر دیا" دونوں ہاتھ اور پاؤں اُسکے سامنے کرتی معصومیت سے جواب دینے پر صبیح کا قہقہ نکلا۔

"اچھا یہ دیکھیں، کل آپکے لیئے نیا موبائل لے کے لایا تھا" ہلکی سی مسکن سجائے حمائل کی طرف نیو موبائل بڑھایا جسکو پکڑتے ہوئے اس کی نظر سامنے کُرسی پے رکھے چھوٹے سے سفری بیگ پر گئی

"یہ کس کا بیگ ہے؟ کوئی کہیں جا رہا ہے کیا؟ صبیح نے ہونٹ بھینچ کر اسکو دیکھا جو حیران سی سوال کر رہی تھی۔

"شکر جان چھوٹی" لیلیٰ نے پورے گھر پر طائرانہ نظر ڈال کے اونچی آواز میں کہا تو اپنی ہی آواز گونج کے کانوں میں پڑی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اف اب صرف اور صرف لیلیٰ کا راج ہو گا" اپنے دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپایا۔چوڑیاں کھنک اٹھی تھیں تب ہی فون کی چنگھاڑ نے اُسکا ارتکاز توڑا

"ہیلو۔۔۔جی امی" فرصت سے صوفے پر لیٹ کر پاؤں ٹیبل پے رکھے اور اُنکی باتوں کے جواب دینے لگی

"جی امی بس پھپھو لوگ نئے گھر میں شفٹ ہو گئے "

"جی جی۔۔۔خود گئی ہیں، میں نے کیا کہنا تھا بھلا اُنکو۔۔۔آپکو تو پتہ ہی ہے سارا دن یہ بہن بھائی پاگلوں کی طرح لڑتے تھے۔ "

"ارے امی میں الگ ہونا نہیں چاہتی تھی، وہ لوگ ہی چاہتے تھے تو ہو گئے الگ "

"اچھا ہاں امی یاد آیا۔۔۔آپ تو جانتی ہیں ناحمائل سے میری کتنی دوستی رہی ہوئی ہے اور ابھی تک بھی ہے ۔اب تو خیر سے اُسکا سسرال بھی بڑا امیر خاندان ہے تو وہ جتنی دفعہ آتی ہے میرے لیئے مہنگے گفٹس لاتی ہے ۔۔۔۔ارباز کبھی آپ سے پوچھیں تو آپ کہنا یہ سب کچھ آپ مجھے دیتی ہیں" اپنے بیش قیمت ڈریس اور سونے کی چوڑیوں پر ہاتھ پھیرتے مسکرا کے بولی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"افوہ امی بتایا تو ہے ان بھائی بہنوں میں بلکل ہی پیار محبت نہیں ہے۔۔۔ ارباز نے سنا حمائل مجھے گفٹ دیتی ہے تو غصہ ہی نہ ہو جائے، اب آپ تو جانتی ہیں حمائل کو میں نے کزن ہی نہیں بہن مانا تھا اب اُسکے دیئے تحفے پھینک تو نہیں سکتی نا؟ جھنجھلا کے اپنی ماں کو تسلی دے کے فون کاٹ کر صوفے پر پھینکا۔

چند لمحے یُونہی بیٹھی رہی پھر ایک نظر پورے گھر پر ڈالتی مسکرا دی۔

"مائے ہاؤس، لیلیٰ کا گھر" اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کے دھڑکن محسوس کرتی آنکھیں بند کر گئی۔

"آخر امی ابو نے ہم پر ہر چیز کی پابندی لگائی کیوں تھی؟ اب دیکھیں وہ لوگ آج اُنکی بیٹی جیسے چاہے ویسے سانس لیتی ہے۔۔۔ اپنی مرضی سے جیتی ہے اپنی ساری حسرتیں پوری کرتی ہے۔ سب کو اپنی انگلیوں پر نچاتی ہوں۔۔۔۔ آہ آپ کی بیٹی پر اب کوئی روک ٹوک نہیں ہے۔" لب بھینچ کر اپنے والدین سے مخاطب ہوئی جن کی بے جا سختیوں اور پابندیوں کی وجہ سے لیلیٰ اِس حال تک پہنچی ہوئی تھی۔

"آپ مجھے موبائل اسلیے نہیں لے کے دیتے تھے نا کہ میں غلط کام کروں گی؟ آپکو بھروسہ نہیں تھا نا مجھ پر؟؟ ہنہہ دیکھیں اب آ کے میں غلط کام ہی کرتی ہوں اور یہ پاگل لوگ مزید پاگل بن بھی جاتے ہیں۔ اتنے پیسے بھیجتے ہیں مجھے کہ ہر خواہش پوری کرتی ہوں اپنی، ارباز تو بس ایک سیڑھی تھا جسکو پھنسا کے میں اس گھر میں آنا چاہتی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھی۔ جہاں بیٹیوں کو اتنی محبت ،مان اور اعتماد دیا جاتا تھا۔ میں بھی اس آزاد ماحول میں سانس لینا چاہتی تھی۔ اور ان سب کی سانسیں تنگ کر دینا چاہتی تھی" قہقہ لگا کے خود ہی تالی بجائی

" مگر پھوپھا جی کے جاتے ہی سارا ٹھپ ہو گیا، آپکا داماد تو بہت ہی نکما نکلا ابا جان۔۔۔۔ پھر میں نے دوسروں کو الو بنانا شروع کیا جیسے ارباز کو بنایا تھا" اپنے ابا سے ایسے مخاطب تھی جیسے وہ واقعی سامنے بیٹھے ہوں

" آپکو پتہ ہونا چاہیئے۔۔۔ آپکی بیٹی جو چاہتی ہے وہ حاصل کر کے رہتی ہے، مگر ہاں آپکی بیٹی بہت ہمت والی محنتی لڑکی ہے" منہ لٹکایا

" بہت پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں مجھے تب جا کے اتنے عیش و آرام حاصل کیئے ہیں" ناخن چباتی خود سے بولے جا رہی تھی۔

اب یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ معاشرے میں بگاڑ پیدا ہونے کا قصوروار کس کو سمجھا جائے؟
"اُن ماں باپ کو جنہوں نے اپنی ہی اولاد کو خود باغی بنایا؟ وجہ کوئی بھی ہو لوگوں کا ڈر ہو یا اپنی بیٹیوں کی حفاظت کے لیئے ایسا کیا ہو "

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"یا ایسی اولاد کو قصوروار سمجھا جائے؟ جو اپنی ہی خواہشوں کی غلام ہیں؟ جنکو صحیح غلط کی پہچان کروانا ماں باپ کا فرض ہے؟ مگر وہ اولاد جو اپنے ہی ماں باپ کو غلط سمجھ کے غلط طریقے اپناتی ہیں۔۔۔ صرف اور صرف اپنی ذہنی تسکین کے لیے؟ صبر، شکر سے نہ بلد دوسروں کو اُجاڑ کے اپنے لیئے راستے ہموار کرنا جانتے ہیں صرف؟

"یا جو لوگ ایسی لڑکیوں سے اُلو بن جاتے ہیں؟ حرام رشتوں کے پیچھے بھاگتے ہیں؟ اُن پر اپنی یا اپنے والدین کی حلال کمائی اڑاتے ہیں۔؟

آخر ہر کوئی اپنے اپنے گھروں میں بیٹھی ذمے داریاں خود کیوں نہیں نبھاتا؟ آج کل ہر انسان ہمدرد واقع ہوا ہے مگر صرف اوروں کے لیے، اپنے گھر والوں کے لیے بیزاری ہی کیوں؟ اگر سب اپنے اپنے گھروں پر توجہ دے لیں تو دوسروں کے لیے ہمدردیاں بانٹنے میں بہت کمی آسکتی ہے۔ جب ہر کسی کو اپنے حق کی مکمل محبت اور اعتماد مل جائے تو اسکو کبھی کسی تیسرے کی ہمدردی کی ضرورت نہیں رہے گی شاید۔۔۔۔۔۔۔۔

ناجانے کس جذبے کے تحت لیلیٰ کی آنکھیں نم تھیں۔

" تھی تو یہ بھی انسان ہی۔۔۔ کبھی کبھی دوسروں کی بے اعتباری انسان کو اندر ہی اندر توڑ کے رکھ دیتی ہے۔یہی حال لیلیٰ کا تھا۔ خاص طور پر ماں باپ کا اپنی ہی اولاد پر اعتماد نہ کرنا اُنکی ذات کی تذلیل کا باعث بنتی ہیں پھر یہی بچے باہر والوں کی ہمردی، محبت کی بھوکے ہونے لگتے ہیں۔ یہی وجہ ہے جن بچوں کو گھر میں مکمل حق نہیں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ملتا پھر وہ اپنے حق کے لیئے خود لڑنا شروع کر دیتے ہیں، خود کو ثابت کرنے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں۔ پھر چاہے اس سب کے لیئے انکو غلط راستہ ہی کیوں نہ چننا پڑے۔

کوئی بھی انسان فطری طور پر ظالم نہیں پیدا ہوا، وقت اور حالات بناتے ہیں انسان کو ایسا ، کمزور ایمان کے بے صبرے جذباتی لوگ جن کو اپنا بدلا خود لینا ہوتا ہے وہ پھر اس راہ کے مسافر بن جاتے ہیں۔"

"اے زندگی آ بیٹھ چائے پیتے ہیں
تو بھی تھک گئی ہو گی مجھے بھگاتے بھگاتے "

نم آنکھوں سے ہی گہری سانس بھرتی پاؤں صوفے پر رکھ کر اور کپ ہاتھ میں اٹھائے اونچی آواز میں خود سے مخاطب ہوئی۔ ہونٹوں پر بوجھل مسکراہٹ کا بسیرا اور آنکھوں میں نمی اُسکے دل کی کیفیت کو بیان کرنے کے لیے کافی تھی۔

"بتائیے نا؟ یہ کس کی تیاری ہے؟" بیگ کو دیکھتی ایک دفعہ پھر سوال کیا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آپکا شوہر نامدار فوجی بندہ ہے مادام۔۔۔اُسی کی واپسی ہے کل" صبیح نے ہلکے پھلکے انداز میں ہنس کے جواب دیا

"اتنی جلدی ؟حمائل روہانسی ہو گئی تھی

"حمائل میں جلدی واپس آنے کی کوشش کروں گا۔۔۔ابھی آپکو ساتھ بھی نہیں لے کے جا سکتا،پہلے آپکے رہنے کا بندوبست کرنا ہے وہاں پھر آ کے آپکو لے جاؤں گا۔۔۔اور ہاں میں تو کافی عرصے سے یہیں شفٹ ہونا چاہتا تھا۔دیکھو ٹرانسفر ہو جائے شاید کچھ عرصے تک" دونوں ہاتھ تھام کے تسلی کروائی جس پر اُس نے بجھے انداز میں ہی سر ہلایا۔

صبیح کو اچانک اپنی کچھ چیزیں یاد آئیں تو وہ اُنکو بھی پیک کرنے لگا جب کہ حمائل دونوں ہاتھوں کی کٹوری میں چہرہ رکھے نم آنکھوں سے اُسکی تیاری دیکھ رہی تھی۔ صبیح کو محسوس تو ہو رہی تھی اُسکی اُداسی مگر کیا کہتا۔

"آئیں کچھ دیر باہر چلتے ہیں" نرمی سے ہاتھ بڑھایا جسکو وہ دھیرے سے تھام کے کھڑی ہو گئی تھی۔ صبیح نے مسکرا کے اُسکی نم آنکھوں میں جھانکا۔اور اپنا بلیک اوور کوٹ خود آگے بڑھ کر اسکو پہنانے لگا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آپ اتنی اُداس ہیں کہ یہی بھول گئیں آدھی رات کو باہر ٹھنڈ کس حد تک ہو گی ؟زپ اچھی طرح بند کرتے اُسکے سرخ گالوں پے نظر جمائے شرارت سے بولا جو مزید سر جھکا گئی۔

"یہ بھی پہنیں" اونی ٹوپی سر پر رکھ کے کوٹ کی ہڈی بھی سر پے ڈالی۔۔۔لمبے بازو جنکا سائز ہاتھوں سے بھی لمبا تھا اُسکے ہاتھ پکڑ کے اُسی کی جیبوں میں ڈالے اور رخ شیشے کی طرف کیا۔

"اب لگ رہی ہیں میری ٹیڈی بیئر... کیوٹو" اُسکے عکس کو دیکھتا ہنس کے کہا حمائل منہ بنا کے خود میں سمٹی مگر صبیح مرر سیلفی کلک کر چکا تھا۔

"آجاؤ آجاؤ۔۔۔ابا سوئے ہوتے ہیں اِس وقت کچھ نہیں ہوتا" دیوار سے کودنے کے بعد چاروں نیچے صحن میں کھڑے علی کو پچکار رہے تھے جو دیوار پے چڑھ کے ٹانگیں لٹکائے بیٹھا تھا نیچے اترنے کے لیئے راضی نہیں ہو رہا تھا تب ہی چاروں کا بس نہیں چل رہا تھا نیچے دھکا دے لیں۔

"نہیں یار میں یہیں ٹھیک ہوں جیسے ہی تیرا ابا تم چاروں کو بھوننے کی تیاری کرے گا میں یہیں سے بھاگ جاؤں گا" عفان کی پہنچ سے اپنی ٹانگیں دور کرتا معاذ کو جواب دیا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ایک آواز بھی نکلی تو ہم تُجھے بھن دیں گے" معاذ اور عفان نے ہاتھ اوپر کر کے ایک ایک ٹانگ کھینچی اور منیب نے دیوار پر چڑھ کے اسکو دھکا مارا

"اووو پس معصوم 'علی' غنڈوں میں پھنس گیا" عامر نے آنکھ مار کے اُسکی حالت پے مذاق اڑایا۔سب کی دبی دبی ہنسی نکلی

"اچھا سنو تم لوگ جوتے ہاتھوں میں لے لو۔۔۔۔۔۔اور ہاں جیسے ہی اشارہ کروں تب آنا میرے پیچھے" معاذ نے دونوں ہاتھوں میں جوتے اٹھا کے چوکنا ہو کے چاروں طرف دیکھنے کے بعد جھکے ہوئے ہی ہدایت نامہ جاری کیا جس پر چاروں نے سلیوٹ مارتے ہوئے فوراً عمل بھی کر لیا تھا۔

"سلولی سلولی چلنا ہے۔۔۔۔۔۔اپنی آہٹ خود کے کانوں میں بھی نہ پڑے" سرگوشی میں ایک اور ہدایت دی جواب میں عفان نے کمر میں جوتا کھینچ کے مارا

"خود کو زیادہ کمانڈو نہ سمجھ۔۔۔۔بس اپنے ہٹلر ابا سے بچا لے پلیز" معاذ نے جونہی تڑپ کے پیچھے مڑ کر چاروں کو دیکھا عفان نے کھینچائی کی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"لیٹس گو جوانوں" عفان کو مزید چڑانے کے لیئے دیوار پے تین اُنگلیاں مار کے جو سیمنٹ لگی تھی وہ گال پر پھیر کے تین لائینیں بنائی اور شرارت سے آنکھ مار کے جونہی دروازے سے اندر داخل ہو کے اندھیرے میں ڈوبے بر آمدے کو دیکھا۔خوش ہو کے اپنے دوستوں کا اشارہ کرنے ہی لگا تھا جب کلک کی آواز کے ساتھ لائٹ آن ہو گئی ۔معاذ کے ساتھ باقی چاروں کی سانسیں بھی اوپر کی اوپر اور نیچے کی نیچے رہ گئیں

"وہیں کھڑا رہ " معاذ جو دبے پاؤں اندر داخل ہو رہا تھا ابا کی چنگھاڑ پے چپلیں ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گری

"مل گیا ٹائم گھر آنے کا؟؟ آپکے آوارہ دوستوں نے اجازت دے دی نواب کو؟" رات کے دو بج رہے تھے ۔اور آج وہ گیٹ کی چابی لے جانا بھول گیا تھا تب ہی اپنے دوستوں کے ساتھ دیوار پھلانگ کے اندر آیا تھا ۔جب کہ باہر کھڑے اسکے پورے گینگ کو اپنی جان کے لالے پڑ گئے تھے۔

"ناہنجار اپنے ہی گھر کی دیوار پھلانگتے تیرا دل نہیں کانپا" گرجدار آواز میں چیخے سدا کا ڈرپوک علی کے منہ سے چیخ نکلنے لگی تھی جب عفان نے اُسکا منہ دبایا

"ابا۔۔۔بس آج ہی دیر ہو گئی تھی" کن انکھیوں سے پیچھے صحن میں نظر ڈال کے میمنایا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"نہ میرا بچہ یہ کیوں نہیں کہتا ابا بس آج ہی رنگے ہاتھوں پکڑا گیا ہوں" اُسکے ابا کی طنزیہ آواز پے منیب کا قہقہ نکلنے لگا تھا سختی سے دونوں ہاتھ منہ پر رکھے

"سوری ابا۔۔۔ آج کے بعد نہیں جاؤں گا باہر" منہ لٹکا کے ایک دفعہ پھر من منایا

"ہاں سارا دِن پڑا رہیے پھر گھر۔۔۔ کام دھندہ تو ہے نہیں تُجھے اور تیرے آوارہ دوستوں کو کوئی" ایک دفعہ پھر طنزیہ جواب آیا

"ابا کوشش کر تو رہا ہوں۔۔۔ اور کیا کریں اب ہم" امی کو کچن سے نکلتے دیکھ کے ہی جذباتی ہوا

"خاک کوشش کر رہا ہے؟ ابا نے گھورا تو وہ سٹپٹا کے امی کی طرف مدد طلب نظروں سے دیکھنے لگا

"بس بھی کریں معاذ کے ابا، ابھی عمر ہی کیا ہے اسکی مل جائے گی نوکری بھی۔۔۔ آپکو تو بس موقع چاہیئے ہوتا ہے میرے بیٹے کو ڈانٹنے کا" پانی کا گلاس اسکو دیتیں اپنے دوپٹے کے پلو سے معاذ کا چہرہ پونچھا اور اُسکے ابا پر بگڑ ہیں۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"۔ہاں ہاں بس ایک تو اور تیرا بیٹا ہی معصوم ہے اِس دنیا میں" معاذ کی اتنی خدمت پر تلملا کر گرجے

"ابا۔۔۔۔" معاذ نے منہ لٹکایا

"میں کہتا ہوں جلدی اپنے پیروں پر کھڑا ہو جاورنہ۔۔۔۔۔۔۔۔" دھمکی دینے پر معاذ نے لب بھینچے

" آپ نے جو وہ ڈیتھ سرٹیفکیٹ دیا تھا وہ بھی جعلی تھا ابا میں تو۔۔۔۔۔۔۔"

"کیا کروں میں سچ میں ماردوں اب کیا خود کو" ابا نے جھنجلا کے کہا جہاں معاذ شرمندہ سا ہو کے آگے بڑھا وہیں اُسکے چاروں لفنگے دوستوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا۔

معاذ کی امی تو منہ پے دوپٹے کا گولہ رکھے اس سے پہلے رونا شروع کرتیں معاذ نے اُنکو اپنے حلقے میں لے کر ابا کو دیکھا

"اللہ نہ کرے ابا" تڑپ کے دھیرے سے بولا آنکھوں میں نمی سی چمکی تھی اُسکے ابا بھی جذباتی ہو کے بول گئے تھے۔ مگر اپنے جوان بیٹے کی آنکھوں میں اپنے لئے چمکتی نمی سے سینہ مزید چوڑا ہو گیا تھا۔ دل تو کیا آگے بڑھ کر اسکو سینے سے لگالیں مگر اظہار کے ہمیشہ کچے ہی رہے تھے ۔تب ہی کمرے میں چلے گئے پیچھے پیچھے اُسکی امی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بھی کچن میں بھاگی اور پانی کا گلاس لیئے اُنکے پیچھے داخل ہوئیں جو تھکے ہارے آنکھیں بند کئے بیڈ پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"کیا ہو جاتا ہے آپکو" نروٹھے پن سے سوں سوں کرتی بولیں تو جھٹ سے آنکھیں کھول کر اپنی بیوی کی طرف دیکھا

"کھانا کھلاوا سے۔۔۔وہ بھوکا ہی نہ سو جائے" نظریں چرا کے پانی کا گلاس اُن سے لیتے ہوئے کہا تو آواز میں نرمی واضح تھی

"اتنی فکر ہے تو ڈانٹتے ہی کیوں ہیں" بھرائی آواز میں کہتیں باہر نکل گئیں تھیں۔جانتی تھیں معاذ کے ابا کوئی جواب نہیں دیں گے۔ہمیشہ سے یہی حال رہا تھا دونوں باپ بیٹے کا۔

"اوئے عشاء تیرے لیئے ایک سرپرائز ہے" صبح سنڈے تھا سو آج ان تینوں نے مل کر آدھی رات تک مووی دیکھی تھی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیا؟بیزاری سے جواب دیتی بار بار موبائل چیک کررہی تھی شاید معاذ نے میسج کیا ہو

"وہ۔۔۔۔ہمارے شریف جیجو نے تمہارے لیے کچھ دیا تھا ہمیں" میشا نے مزید قریب ہو کے آہستگی سے کہا

"وہاٹ؟کیا" آنکھیں پھٹی

"مس کررہی ہو نا کسی کو" شفاء نے بھی شرارت سے کندھا مارا۔

"یار بتاؤ کیا دیا تھا" عشاء بے صبری سے بولی تو میشا اور شفاء نے زور سے قہقہ لگایا

"پہلے وعدہ کر ہمیں کارنیٹو کھلاوگی" دونوں نے ہتھیلیاں اُسکے سامنے پھیلائی

"بھوکیو ٹھونس لینا اب بتاؤنا یار" منہ لٹکایا جسکا ان دونوں پر پھر بھی اثر نہیں ہوا تھا اچھی طرح تنگ کرنے کے بعد جب وہ رونے والی ہوگئی تھی تب میشا الماری سے کالی ویلوٹ کی ڈبی نکال کے اُسکے سامنے بیٹھی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"یہ دے کے گئے تھے معاذ بھائی ہائے کتنے سویٹ ہیں یار وہ" عشاء کے سامنے ڈبی کرتی کافی مرعوب نظر آرہی تھی۔

"یہ۔۔۔۔یہ تو وہی ہے" عشاء نے پھٹی آنکھوں سے فوراً جھپٹی اور کھول کے دیکھا تو وہی چھوٹی چھوٹی سی سونے کی بالیاں نظر آئیں

"ہاؤ رومینٹک یار۔۔۔بھائی کو کتنا خیال ہے تمہارا" شفاء نے جونہی کہا میشا نے اُسکے سر پے چپت لگای

"شرم کر تیرے سامنے تیری بڑی بہنیں بیٹھی ہیں" اکڑ کے گردن اٹھا کے کہا شفاء نے ہنس کے اُسکی بات ہوا میں اڑائی جب کہ عشاء تو سکتے میں ہی بیٹھی تھی۔

"صدمہ نہ لگا لیئے بہن۔۔۔معاذ بھائی نے اسی دِن یہ ہمیں دے دیا تھا اور کہا تھا جس دِن اُنکی یہ نخریلو بندری سیڈ لگے اسکو یہ گفٹ دے دینا" دونوں نے یک زبان ہو کے معاذ کی بات دہرائی عشاء کی مسکراہٹ پھیلتی جا رہی تھی۔ بلش کرتی فوراً تکیہ منہ پر رکھتی وہیں لیٹ گئ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہاہ لگتا ہے ابھی بھی قبول نہیں ہے گفٹ۔۔۔۔ چل ہم دونوں ایک ایک رکھ ۔۔۔۔۔ اس سے پہلے شفاء اپنی بات پوری کرتی عشاء اُسکے ہاتھ سے ڈبی جھپٹ کر واپس اُسی حالت میں لیٹ گئی تھی۔ دونوں اُسکی جلد بازی پر زور سے ہنس دیں۔

"آپ اتنی کم چھٹیاں لے کے کیوں آئے تھے" باہر دور دور تک دھند ہی دھند نظر آ رہی تھی۔ کالی لمبی سڑک پر اِس وقت اکا دکا گاڑیاں گزر رہی تھیں۔

"مجھے پتہ ہی نہیں تھا میری شادی ہے" صبیح بھی اپنے خیالوں میں جواب دے گیا تھا۔

"مطلب۔۔۔۔۔۔۔؟" حمائل نے رک کر اُسکی پشت کو دیکھا۔

"مطلب کچھ نہیں۔۔۔۔ آپ ان لمحوں کو میرے ساتھ میمورایبل بنائیں تاکہ میں آپکے سنگ بہت ساری یادیں لے کر جاؤں واپس" چند قدم واپس پیچھے آ کے اُسکے سامنے کھڑے ہو کر کہا تو وہ بھی مسکرا دی۔

"حمائل۔۔۔۔ آپ نے کبھی کسی کو آئیڈیلائز کیا ہے؟"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دھیرے سے چلتے ہوئے اُسکا پہلو میں لٹکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر پوچھا۔وہ لب کاٹتی خاموش ہی رہی۔

"چپ کیوں ہیں؟ صبیح نے گرن موڑ کے دیکھا جو آس پاس دیکھتی اپنے آپکو مصروف ظاہر کر رہی تھی۔

"ہمم تو ایسے کرنا ہے اب آپ نے" زیرِ لب مسکرا کے دیکھا

"کسی کو تو آئیڈیل مانا ہو گا میری معصوم بیگم نے؟" ہنسی دبا کے بیچ سڑک ہی رک کر اُسکا رخ بھی اپنی طرف کیا

" آپکے انداز بتا رہے ہیں میں ہی تو نہیں وہ خوش نصیب " شرارت سے جھک کے کہنے پر حمائل سٹپٹا گئی۔

"بہت تیز ہیں آپ" روہانسی ہو کے کہتی آگے بڑھنے لگی تھی جب صبیح نے بازو سے پکڑ کے اپنی طرف کھینچا اور اُسکی کمر پے بازو لپیٹے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آپ۔۔۔۔۔۔روڈ ہے یہ" حمائل تو حیرت کے مارے کبھی صبیح کو تو کبھی دائیں بائیں دیکھ رہی تھی کوئی آنہ جائے۔ صبیح کے اطمنیان میں کوئی فرق نہیں آرہا تھا ویسے ہی کمر سے تھامے نچلا لب دبائے اُسکی حواس باختہ شکل دیکھتا رہا یہاں تک کہ حمائل نے خود ہی بالآخر اُسکی آنکھوں میں جھانکا۔

"کل آپ نے ایسے کیوں کہا تھا کہ آپ نے مجھے اللہ سے مانگا ہے؟" جو نہی نظریں ملی صبیح نے سابقہ انداز میں تھامے ہوئے ہی نرمی سے سوال کیا ۔دھند کے باعث سانس کے ذریعے دونوں کے منہ سے دھواں نکل کر آپس میں گڈ مڈ ہو رہا تھا۔
حمائل نظریں جھکا گئی مگر ابھی بھی صبیح کی پُر شوق نظریں خود پر محسوس کرتی اُسی کی پناہ میں چھپ گئی تھی۔
کئی خاموش لمحے یُونہی سرکے،
"بتائیں گی نہیں تو آج یہاں سے ہل بھی نہیں سکیں گی آپ" صبیح نے بھی بازو کا گھیرا تنگ کرکے اسکو دھمکی دی

"ایک شرط پے بتاؤں گی" حمائل نے یونہی منہ چھپائے شرارت سے کہا

"مجھے دو بھی منظور ہیں" بند آنکھوں سے ہی جھٹ منظورِی دی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"پہلے آپ بتائیں وہ کون تھیں جن کا آپکے دل ودماغ پر بسیرا تھا" بولی تو آواز میں شرارت واضح تھی مگر صبیح کو حقیقت کی دنیا میں پٹخنے کے لیئے کافی تھا۔ فوراً آنکھیں کھولتا اپنے آپ سے نظریں چرا کر نرمی سے حمائل کو خود سے الگ کیا۔

"یہ کس نے کہا ہے آپکو؟ بولا تو آواز میں شکستگی واضح تھی۔

"اِسکا مطلب سچ میں تھیں کوئی" انداز ابھی بھی شرارتی ہی تھا۔ صبیح نے خاموش نظروں سے اسکی پشت کو دیکھا، جو روڈ کے سائڈ پر لگی گرل سے نیچے جھانک رہی تھی۔ جہاں ٹریفک کا بہت رش لگا ہوا تھا۔ وہ دونوں چلتے چلتے فلائی اوور پر آ گئے تھے۔

"حمائل۔۔۔۔ میں کچھ جھوٹ بولنا نہیں چاہتا مگر سچ یہ ہے کہ ہاں سوچوں پر قابض تھیں کوئی" آہستگی سے اُسکے ساتھ ہی گرل سے ٹیک لگا کے کھڑا ہوا۔

"دیکھا آپ نے میں بھی تیز ہوں" نیچے دیکھتے ہوئے ہی اترائی تو وہ بھی بوجھل سا مسکرا دیا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"دل میں تو اب آپ ہیں، بس دماغ میں ہی تھیں نا کوئی" جواب میں اس نے بھی جان بوجھ کر شرارت سے کہا حمائل نے تیکھی نظروں سے گھورا

"ویسے بھی کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔میں کیسے کسی اور کا ہو سکتا تھا جب کوئی مجھے اتنی شدت سے دعاؤں میں مانگ رہا تھا" مسکرا کے اُسکے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹکڑا کے کہا حمائل کے چہرے پر خوبصورت سمائل بکھری۔

"جانتی ہیں آپ کی چاہ اور میری چاہ میں فرق کیا تھا؟ میں بہت کنفیڈنٹ تھا جو میرا ہے وہ بس میرا ہی ہے اسلیے کبھی اللہ سے مانگا ہی نہیں تھا پھر جب میرے سامنے ہی حالات بدل گئے تب پتہ لگا میں جس کے پیچھے بھاگ رہا تھا وہ تو کچھ تھا ہی نہیں وہ تو میرا وہم ثابت ہوا"

"حمائل۔۔۔۔یہ سچ ہے میں شادی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔وجہ یہی تھی کہ مجھے لگتا تھا میں آنے والی کو وہ خوشی نہیں دے پاؤں گا جو اُسکا حق ہوگا, اُسکے لیے پہلے مجھے اپنے آپ میں مکمل ہونا تھا مگر گھر والوں نے بنا بتائے ہی شادی طے کر دی سو۔۔۔۔میں شاید تب بھی نہ کرتا مگر ولایت بھائی کے پوچھنے پر مجھ سے انکار نہیں ہو سکا آج تک میں نے اُنکی کوئی بات نہیں ٹالی ہے تو یہ کیسے ٹالتا؟" صبیح سامنے دیکھ کر بولتا آج یہ گتھی اُسکے سامنے کھول ہی دینا چاہتا تھا جب کہ حمائل اسکو یک ٹک دیکھتی بنا کچھ سوچے بس اسکو سننا چاہتی تھی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اور پھر نکاح ہو گیا، میں نہیں جانتا مگر نکاح کے وقت میرے دل سے بس ایک ہی دعا نکلی تھی۔۔۔۔اپنی شریک حیات کے لیئے" ذراسی نظریں گھما کے حمائل کی آنکھوں میں دیکھا جس میں یک دم نمی گھلی تھی مگر ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے

"پھر ایسی ہی ٹھنڈ میں ناجانے کتنی دیر میں اپنے آپ میں چھڑی جنگ سے نمٹتا رہا" اُسکے مسکراتے لبوں پر نظریں جمائے مزید بولا

"اندر اپنے انتظار میں بیٹھی لڑکی کے بارے میں سوچنے کے لیے دل و دماغ بوجھل ہو رہا تھا۔۔اور آپکے نکاح میں آنے کے بعد کسی اور کے بارے میں سوچنا مجھے اندر ہی اندر مار رہا تھا" حمائل کی بائیں آنکھ سے آنسو لڑھکتا گال پر پھسلا تو وہ لب بھینچ گیا۔

"آخر اپنے اندر ہمت جمع کرنے کے بعد آپکو سنانے والی لمبی اسپیچ تیار کی اور بوجھل دل سے جونہی کمرے میں آیا۔۔۔۔آپ نے نادانستگی میں ہی مگر میری ذات پر ایک بہت بڑا احسان کیا ہوا تھا حمائل" اُسکے گال پر اپنا انگوٹھا رگڑ کے ہلکے پھلکے انداز میں بتایا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"مجھے اُس وقت شاید صرف ذہنی سکون کی ہی طلب تھی جو آپ نے پوری کر دی تھی اور وہ رات میری پانچ سالوں میں آنے والی پہلی رات تھی جب میرے دل میں کوئی بے سکونی نہیں تھی، کوئی پرانی یاد نہیں تھی تو آنے والے کل کی فکر بھی یکدم دل و دماغ سے نکل گئی تھی تب ہی فوراً لیٹتے ہی سو گیا تھا اور صبح بھی ایک پیاری سی صورت دیکھ کے ہوئی تو کیسے نا زندگی اچھی لگتی؟" مسکرا کے دونوں ہاتھوں میں اُسکا چہرہ تھام کے پیار سے کہا تو وہ بھی پھیکی سی مسکرا دی۔

"اللہ نے منظر ہی جب خوبصورت بنا دیا تھا تو باقی سب پس منظر میں چلا گیا ہے، حمائل آپ ہیں میرا خوبصورت منظر، میری محرم میری معصوم سی بیگم۔۔۔ آپکے علاوہ سب کی اب ثانوی حیثیت ہے" اُسکی پھیکی مسکراہٹ سے دل جیسے کسی نے مٹھی میں لیا تھا تب ہی فوراً دل کے جذبات کو زبان دی

"آپ اِس دنیا کے سب سے بیسٹ والے ہی ہیں" صبیح کی ساری باتیں بھول کر اپنی حیثیت اُسکے دل میں جاننا ہی آسمانوں میں اڑانے کو کافی تھا۔ جلدی سے کندھے سے لگی بچوں کی طرح اظہار کرنے پر صبیح نے حیرت سے اسکو شانوں سے پکڑ کے سیدھا کیا۔

"آپ کو بھروسہ ہے ابھی بھی مجھ پر؟" اُسکی آنکھوں میں جھانکا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بہت زیادہ والا۔۔۔۔ آپ میرے آئیڈیل میں، میری خواہش، میری دعا، میرے محرم میرا سب کچھ ہیں، میں آپکی آنکھوں میں نظر آنے والا منظر ہوں نا؟ تو پس منظر میں کیوں جیئیں؟" پورے اعتماد سے جواب دیتے دیتے آخر میں شرارت سے بولی تو صبیح کے ہونٹوں پر بھی خوبصورت مسکراہٹ پھیلی

"آپ ہمیشہ میرے لیئے سکون کا باعث بن جاتی ہیں حمائل" اسکو سمجھ نہیں آرہا تھا کیسے بتائے اسکو "ہر جذبے سے بڑا جذبہ ہی دل کا سکون ہے، اور وہ سکون اس لڑکی کے سنگ ہے۔"

"ویسے بھی دل میں تو میں ہوں۔۔۔۔ دماغ میں بھی جلدی گُھس جاؤں گی" ایک دفعہ پھر شرارت سے کہا تو صبیح کا قہقہ نکلا

"بے فکر رہیں، دل اور دماغ کی جنگ میں جیت ہمیشہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بیوی کی ہوتی ہے" حمائل نے حیران ہو کے سمجھنے کی کوشش کی اور جب سمجھ آیا زور سے ہنستی سر ہلا گئی تھی۔

"مظلوم شوہر حضرات بیچارے" ناک چڑھا کے بولتی آگے کی طرف بڑھی صبیح بھی دل سے ہنستا اُسکے قدم سے قدم ملا کر چلنے لگا۔

آج اُسکے دل سے ایک اور بوجھ سرک چکا تھا۔ اور ساتھ ہی ساتھ اُسکے ظرف کا قائل بھی ہوا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حمائل نے بھی آنکھیں بند کر کے گہری سانس لی۔

" صبیح کے ظرف کے آگے یہ تو بہت کم ہے۔۔۔انہوں نے کل میرے گھر والوں کے سامنے میری ذات کا بھرم رکھ کے جو احسان کیا تھا اُسکے مقابلے میں تو یہ کچھ بھی نہیں ہے، آپ اب میرے ہیں، میرے لیئے یہی کافی ہے "

دل ہی دل میں نم آنکھوں سے اقرار کیا تھا

معاذ چل اندر کھانا کھالے" اُسکی امی بر آمدے میں واپس آتی ہوئ بولیں اور ساتھ ہی صحن میں جھانکا

" آجاؤ بچو، منہ ہاتھ دھولو اور کھانا کھالو چلو" جہاں معاذ نے چونک کے انکو دیکھا وہیں وہ چاروں بھی جی بھر کے شرمندہ ہوئے

"وہ تائی جان اصل میں ہم۔۔۔ عفان شرمندہ سا آگے بڑھتا بولنے لگا تھا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"پٹوگے کسی دِن تم پانچوں کے پانچوں۔۔۔یہ کوئی وقت ہے گھر آنے کا اور وہ بھی اس طرح؟ ابھی شکر کرو معاذ کے ابا کو یہ نہیں پتہ پورا شرارتی ٹولہ آیا ہوا ہے" عفان کے سر پر چپت مار کے تار پے لٹکے تولیے انکی طرف بڑھائے تب ہی معاذ نے آکے پیچھے سے جھپی ڈالی

"لویو اماں تم سچ میں انمول ہو" آواز بھاری تھی

"بدمعاش چل اپنے دوستوں کو دھیان سے چھت پر لے جا اور دیکھ صابن وغیرہ ہے کہ نہیں" اُسکے بازو کھول کے ساتھ ہدایت دی تو پانچوں شرافت سے گردن ہلا کے خاموشی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھے اور اُسکی امی کچن میں چلی گئیں تھی۔

"اماں کیا بنا رہی ہو" تھوڑی دیر میں ہی معاذ ہاتھ منہ دھوئے واپس کچن میں موجود تھا

"میں نے تو بس تیرے جتنا سالن نکال کے رکھا ہوا تھا وہ تو پورا آئے گا نہیں اِسلئے فٹافٹ آلو کے پراٹھے بنا دیتی ہوں" آلو کو کاٹ کے بوائل ہونے رکھے اور دوسری طرف مسالا تیار کرتی تفصیل سے جواب دیا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"سوری اماں آدھی رات کو بھی آپکو تنگ کرتا ہوں نا" جگ میں پانی بھرتے ہوئے منہ بسورا تو انہوں نے بنا جواب دیئے کام جاری رکھا

"آپ ناراض ہیں" پانی کا جگ اور گلاس ایک ڈش میں رکھتا دھیرے سے پوچھا

"آدھی آدھی رات کو گھر آنا ٹھیک ہے کیا؟ سختی سے پوچھنے پر معاذ شرمندہ سا ہو گیا

"امی وہ آج بس زیادہ لیٹ ہو گئے سوری نا، ابا بھی غصہ ہیں" اُنکے ہاتھ سے ہری مرچیں لے کے خود کاٹتے ہوئے شرمندہ تھا۔اُسکی امی پورا دِن کام کرتی رہتی تھیں اور اِس وقت جب اُنکے سونے کا وقت تھا تو بھی اُنکی خاطر لگی ہوئی تھیں

"چل بس کر یہ میں خود کاٹ لوں گی تو کافی لے جا اوپر جب تک پراٹھے بنتے ہیں پھینٹ کے رکھ لئے جا شاباش " مرچیں واپس لینے لگی

"آپکے ہاتھوں میں پھر جلن ہوتی ہے مرچیں کاٹ کے" اُنکے ہاتھوں میں زیادہ لگتی تھیں اسلئے جب بھی وہ مرچیں کاٹتی نظر آجاتی تھیں معاذ قینچی سے خود کاٹ کے دے دیتا تھا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کافی اور چینی ایک مگ میں ڈال کے تھوڑا سا پانی ڈالا اور کانٹا لے کے سب کچھ ایک ڈش میں رکھتا کچن سے نکل گیا تھا۔

"اماں جب بن جائے آواز دے دینا میں آجاؤں گا" جاتے جاتے کہتا اوپر چلا گیا تھا۔

"کیا ہوا یارو " معاذ جو نہی اوپر پہنچا چاروں خاموشی سے اپنے آپ میں گم تھے منیب دیوار سے ٹیک لگائے نیچے ہی بیٹھا ہوا تھا، علی چارپائی پر ٹانگیں لٹکائے بیٹھا کسی سوچ میں گم تھا، عامر اوندھے منہ لیٹا ہوا تھا جب کہ عفان جیبوں میں ہاتھ ڈالے ٹہل رہا تھا۔ معاذ کی آواز پر چاروں سیدھے ہو کے اُسکی طرف متوجہ ہوئے اور چھت پر بچھی دو چارپائیوں پر آکے بیٹھ گئے تھے۔

"لا دے میں پھینٹ دیتا ہوں" عفان نے اُسکے ہاتھوں سے کافی کا مگ لیا تو وہ بھی دھپ کر کے چارپائی پر لیٹ گیا تھا۔
خنکی بڑھتی جا رہی تھی مگر یہ پانچوں کمرے کی بجائے باہر ہی بیٹھے رہے۔

"کیا سوچ رہا ہے؟ معاذ کو یک ٹک آسمان کو تکتے ہوئے پا کر عفان نے بلایا۔ وہ دونوں ایک ہی چارپائی پر تھے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"یار۔۔۔بس کچھ کرنا ہے اب، کچھ بننا ہے" بازو آنکھوں پہ رکھتے دل سوز آواز میں جواب دینے پر عفان نے بھی لب بھینچے۔

"مثلاً۔۔۔کیا چل رہا ہے تیرے دماغ میں؟ عفان نے مگ منیب کو دیا اور خود معاذ کے برابر لیٹ کر دھیرے سے پوچھا

"کب تک جابز کی تلاش میں دھکے کھائیں گے؟ اب تک جتنی فیسیں ہم نے جاب کے لیئے اپلائے کرنے کے لیئے بھری ہیں، یہ ساری کسی جگہ انویسٹ کر لیتے تو شاید چھوٹا موٹا ہی صحیح مگر بزنس شروع ہو چکا ہوتا" بنا دیکھے ہی تفصیل دی عفان نے بھی سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا

"بزنس سٹارٹ کر تو لیں مگر رسکی ہے یار۔۔۔قرضہ لیں اور کامیاب نہ ہوئے تو سارا ٹھپ اور مقروض الگ سے" منیب نے کہا تو عفان سر نفی میں ہلاتا بیٹھ گیا تھا

"اور اگر کامیاب ہوا تو؟؟؟؟اب ہر چیز کے اثرات دو طرح کے ہوتے ہیں، تو ہم صرف نقصان کا سوچ کے آج تک ہمت نہیں کر سکے" عفان نے سنجیدگی سے کہا تو معاذ بھی اُٹھ کر بیٹھا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ایگزیکٹلی یہی تو۔۔۔یار رسک تو اب ہر چیز میں ہی ہے کیوں نا ہم خود انویسٹ کریں" معاذ نے بھی سوالیا دیکھا

"بس کرو۔۔۔ہر روز ایک نیا پلان بنا رہے ہوتے ہو تم لوگ، بھروسہ کوئی کرنا نہیں چاہتا ہم پر۔۔۔باہر والوں کو چھوڑو گھر والے ہی ایک ڈھیلا بھی نہیں دیں گے انویسٹمنٹ کے لیئے " علی نے بیزاری سے اُنکی بات کاٹی

"تُو ہی بتا پھر اب۔۔۔یُونہی خوار ہوتے رہیں؟ آر یا پار والا راستہ ہی بچتا ہے اب اپنے پاس" منیب نے تیز آواز میں کہا تو عفان نے فوراً اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھا

"ہاں تو وہیں جوتوں کے اسٹور پر جاب مل تو رہی تھی۔۔۔وہاں کیوں نہیں کی؟ بیٹا جی پیسے کمانے ہیں تو ناک بھی نیچے رکھنی ہو گی" علی نے تیوریاں چڑھائے ایک دفعہ پھر بیزاری دکھائی۔باقی چاروں نے تاسف سے اسکو دیکھا

"علی۔۔۔تُو بھی جانتا ہے اُس دکان کا مالک کام بارہ گھنٹوں کا دے رہا تھا اور سیلری کی جگہ بس دو ٹائم کا کھانا ۔۔۔وہ جاب اس قابل تھی کہ کریں؟" عامر نے نرمی سے جواب دیا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہاں تو تجربہ حاصل کرنے کے لیئے ایسی ہی جاب ملیں گی" سر جھٹک کے جواب دیا۔معاذ خاموشی سے بیٹھا ان چاروں کو دیکھ رہا تھا کہ نیچے سے امی کی آواز آئی۔تو خاموشی سے نیچے چلا گیا

"علی۔۔۔کول ڈاؤن کیوں لڑ رہا ہے؟عفان اُسکے کندھے پر بازو پھیلا کر بولا

"میں تنگ آگیا ہوں روز روز کے ان تماشوں سے۔۔۔ہم سے اچھی تو لڑکیاں ہوتی ہیں پڑھیں یا نہ پڑھیں بس شوہر کماتا ہو اور وہ گھر میں بیٹھ کر عیش کرتی رہیں " منہ بسور کے کہا

"اب لڑکی کا معاملہ کہاں سے آگیا؟منیب نے آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھا

"معاذ بیچارہ خود خوار ہو رہا ہے مگر اسکی منگیتر کو تو بس سونے کی بالیاں چاہیئے تھی نا "

"چپ کر علی۔۔۔کیا بکواس ہے یہ؟" عفان نے جھڑکا دیا تو وہ لب بھینچ گیا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"معاذ نے سن لیا ہوا نا تو کتنا دکھ ہوگا اُسے" سیڑھیوں پر کسی کے قدموں کی آواز سے عفان نے جھٹکے سے اسکو پیچھے کرتے چارپائی سے اُتر کر سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔

"تائی جان مجھے پکڑا دیں" جیسے ہی سیڑھیوں تک پہنچا معاذ اور اُسکی امی اوپر تک پہنچی ہوئی تھیں۔ عفان دیکھ تو معاذ کو رہا تھا مگر مخاطب اُسکی امی سے ہوا۔

دل میں بس یہی فکر تھی معاذ نے علی کی بات سن نہ لی ہو، پہلے ہی مشکل وقت چل رہا تھا ایسے میں انکی معصوم سی دوستی کسی خطرے میں نہ پڑ جائے۔۔۔ کیونکہ غلط فہمی ایک دفعہ پیدا ہونے کی دیر ہوتی ہے پھر وہ رشتہ پہلے جیسا بھروسے کے قابل بننے میں وقت لگتا ہے۔

صبح کے آٹھ بج رہے تھے۔ صبیح، انو اور امان ابھی جاگنگ سے واپس آئے تھے اور ہال میں ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ جب انہوں نے آج واپسی کا بتایا نعیمہ، صائمہ لوگ سب یک دم اُداس ہوئے تھے۔

"اتنی جلدی جانا ضروری ہے کیا؟ اتنے سال ہو گئے تھے مگر آج بھی صبیح لوگوں کا واپس جانے والا دِن انکے لیئے بھاری پڑتا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"جی بجو۔۔۔ آپکو بتایا تھا نا اگلے ہفتے وہیں سے وزیرستان پوسٹنگ ہو جائے شاید کچھ دنوں کے لیئے" صبیح نے پہلے سے ہی آگاہ کیا

"نہیں بس تو یہیں آ جا۔۔۔ اور تم دونوں بھی کوشش کرو لاہور ہی پوسٹنگ ہو جائے" وزیرستان جانے کا نام سنتے ہی نعیمہ کا دل دہلا تھا۔ اپنے پیاروں کو خود سے اتنی دور بھیجنے کے لیئے کافی بڑا دل ہی چاہیئے ہوتا ہے

"بجّو بجو پریشان نہیں ہوئیں۔۔۔ فوجی کبھی ایک جگہ ٹکا ہے آج تک؟ جہاں جہاں ہمارے وطن کو ہماری ضرورت ہے ہم وہاں وہاں تک جانے کو ہر پل تیار ہوتے ہیں" انوشے خاموش ہی بیٹھی تھی اِس دفعہ نا جانے کیوں اُسکا اپنا دل بھی اُداس ہو رہا تھا واپس جاتے ہوئے

"مجھے نہیں پتہ تم لوگ کہیں اور چلے جاؤ مگر وہاں نہیں" نعیمہ کی رندھی آواز سن کے انوشے کو اُٹھ کر اُنکے پاس آنا ہی پڑا

"بھابھی۔۔۔ وہاں آپریشن کی وجہ سے ہماری ضرورت ہے۔ میڈیکل یونٹ کا وہاں ہونا بھی ضروری ہے اِس وقت، آپ کیوں پریشان ہیں بلکہ یہ دیکھیں فرنٹ لائن میں جو پاک آرمی کے نوجوان ہوتے ہیں اُنکے گھر

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

والوں پر کیا گزرتی ہو گی؟ ہم تو پھر وہاں پر صرف فرسٹ ایڈ دینے کے لیئے جاتے ہیں" کندھوں پر ہاتھ پھیلا کے نرمی سے آسان لفظوں میں سمجھایا جس سے اُنکی آنکھیں مزید تیزی سے بھیگ رہی تھیں۔

صبیح نے لب بھینچ کے کھڑکی سے باہر نظریں گھمائی۔ہمیشہ سے انکے لیئے یہ وقت مشکل ثابت ہوتا آیا تھا۔پہلے گھر والوں کی یاد ستاتی تھی اس دفعہ حمائل کی اُداس من موہنی سی صورت ابھی سے دل کو بے چین کر رہی تھی

۔

"یار نہ اُداس ہو۔۔۔اللہ نے چاہا تو ہم جلد اپنوں کے درمیان ہوں گے" امان نے بھی اُسکی اُداسی بھانپ لی تھی تب ہی ہاتھ دبا کے تسلی دی وہ بھی پھیکا سا مسکرا دیا۔ دوستی اور دشمنی کو بیک وقت نبھانے والا یہ بندہ صبیح کو عزیز بھی بہت تھا۔

"بجو۔۔۔آپ فارغ ہیں؟ حمائل اپنے بالوں سے اُلجھتی نعیمہ کے سامنے آئی تھی۔ صبیح نے حیرت سے اُسکے طرز تخاطب پر اسکو آنکھیں پھاڑ کے دیکھا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہاں چندہ۔۔۔اُٹھ گئی میری بچی اور وہ تینوں ابھی تک سو رہی ہیں؟ چند پل پہلے کے اُداس ماحول کو حمائل کی آمد نے توڑا تھا۔تب ہی تینوں شرارتی لڑکیاں جھولتی ہوئی نیچے آئیں ۔ہال میں بیٹھے سب ہی نفوس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیلی تھی۔

"کیا امی۔۔۔اپنی بھابھی کے ساتھ ہماری چغلیاں کرتی رہتی ہیں" میشا نے جمائی روکتے ہوئے کہا تو سب کا قہقہ نکلا۔
صبیح کے ہنسنے کی آواز سنتے ہی حمائل نے فوراً پلٹ کے دیکھا جہاں امان اور صبیح دونوں صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے سٹپٹا کے شال سر پے لیتی خفیف سی ہوئی۔

"اٹھتے ہی شگوفے چھوڑنے شروع کر دیے" انو کے کہنے پر باقی سب بھی مسکرا دیئے

"حمائل کیا کہہ رہی تھی؟ نعیمہ نے اسکو بیٹھنے کا اشارہ کرتے پوچھا

"کچھ نہیں۔۔۔وہ میں بس" لب کاٹے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ارے کیا کچھ نہیں۔۔۔بولو نا ممانی جی سب اپنے ہی ہیں " عشاء نے شرارت سے کہا تو سب کی نظریں اُس پر جمی۔جو جلدی سے نفی میں سر ہلا گئی۔

"وہ مجھ سے بال۔۔میرا مطلب وہ مجھے بال باندھنے نہیں آتے،وہاں امی...." شرمندہ سی ہو کے بات ہی چھوڑی تینوں لڑکیوں کے ساتھ صبیح بھی ہنس دیا تھا

"بس اتنی سی بات؟ارے مجھ سے بنوالیا کرو۔۔۔ جھجھکو نہیں اب یہ تمہارا ابھی گھر ہے" نعیمہ کو صبیح ہی اتنا عزیز تھا تو اُسکی بیوی کو کیسے نا سر آنکھوں پر بٹھاتیں۔بازو سے پکڑ کے نیچے بیٹھنے کا اشارہ دیتی اُسکی شال سر سے ہٹا کے ہیئر برش پھیرنے لگی

"ہائے کوئی تو چٹکی کاٹو۔۔۔۔۔۔یہ امی ہیں؟ میشا نے صدمے سے کہا تو نعیمہ نے گھورا

"ہائے اللہ جی ماموں آپ بھی دیکھیں کتنا تضاد پایا جاتا ہے اس گھر کی بیٹیوں اور بہوؤں میں۔۔۔۔ابھی میں اپنی چھوٹی سی زلفیں لیئے امی کو کہتی نا مجھ سے پونی نہیں ہو رہی،امی نے پہلے سنانا تھا پھر بچپن کے ریکارڈز نکال نکال کے نئے سرے سے ڈانٹنا تھا۔۔۔۔۔اور اور" میشا جھوٹ موٹ کے آنسو بہاتی دہائیاں دیتی سب کو ہنسائے جا رہی تھی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اور۔۔۔۔ ہمارے تو بال بھی دو تین ہی ہیں صرف" شفاء نے اُسکا ادھورا جملہ پورا کیا سب کا زور سے قہقہ نکلا

"انہی پر اتراتی نہیں تھکتی، گنجیو" رمیز نے شفاء کی بات سنتے ہی چڑایا اور میشا کی پونی کھینچی

"امی دیکھیں اسکو" میشا اور شفاء دونوں نے چڑ کے کہا نعیمہ نے بھی ہنسی دبا کے تینوں کو گھورا۔ حمائل کی چوٹی بنا کے ایک سائڈ پر آگے کر دی تب ہی اُسکی نظر صبیح سے ملی جس کو کب سے اگنور کرنے میں لگی تھی۔
نظریں ملتے ہی صبیح مسکرایا تو وہ جھینپ کر ہیئر برش لیتی واپس صوفے پر بیٹھ گئی۔

باقی سب کا موڈ بھی اب بدل چکا تھا۔ تب ہی ناشتے کا خیال دل میں آیا تو اُٹھ کے تیاریوں میں لگ گئے.

دِن کے دو بجے کی انکی فلائٹ تھی اور اب دس بج رہے تھے جب صبیح نے حمائل کو نیچے سے بلایا

"جی۔۔۔؟ مہرون رنگ کی لونگ شرٹ اور ٹراوزر پے شال لپیٹے بہت پیاری لگ رہی تھی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آپ تیاری کر لیں۔۔۔ایک گھنٹے کے لیئے آپکے گھر ہو آتے ہیں" صبیح نیم دراز ہوتا بولا

"سچ ؟جوش سے پاس آ کے بیٹھتی حیرت سے پوچھا

"جی سچ، میرے جانے کے بعد آپ نے ٹائم ضائع نہیں کرنا عشاء والوں کے ساتھ ڈیلی کالج جانا ہے، دل لگا کے پڑھنا ہے اوکے نا؟۔ اور آج ہی ہم آپکی بکس لینے جا رہے ہیں۔باقی یونیفارم وغیرہ جو جو ضروری چیزیں ہیں کالج کی سب لے کے آجائیں آج ہی" صبح کی بنی چوٹی سے کچھ باریک لٹیں چہرے کے اطراف جھول رہی تھی انگلیوں سے کان کے پیچھے کرتے ہوئے اپنے ارادے بتائے۔

"ابھی بھی پڑھنا پڑے گا؟ منہ بنا کے بولی تو صبیح نے ہنسی دبائی

"جی اب تو اور زیادہ پڑھنا پڑے گا، چلیں تیاری کر لیں صرف دس منٹ ہیں آپکے پاس" سنجیدگی سے کہنے پر حمائل برے برے منہ بناتی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کے لپسٹک لگانے لگی۔
صبیح بھی والٹ اٹھاتا اُسکے چلنے کے انتظار میں دروازے پر ہی کھڑا تھا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"صبیح۔۔۔۔اچانک کچھ یاد آنے پر حمائل نے بلایا تو اُسکا دل پل بھر کو دھڑکا تھا۔یہ لڑکی بہت تیزی سے اُسکی زندگی کا حصہ بنتی جا رہی تھی۔

"آپ کی واپسی کب ہے؟اس سے پہلے صبیح کوئی جواب دیتا حمائل نے جوتے پہنتے ہوئے مصروف سا پوچھا۔ صبیح نے گہری سانس لی کل سے اسی سوال سے بچتا پھر رہا تھا۔وہ کیا بتاتا وہ تو خود نہیں جانتا تھا۔

"کیا ہوا؟بتایئے نا" شال لپیٹ کے پرس ہاتھ میں اٹھاتی قریب آ کے دوبارہ پوچھا

"حمائل،ایک فوجی اور ایک ڈاکٹر،انکے آنے اور جانے کا کوئی ٹائم فکس نہیں ہوتا کیونکہ اِس فیلڈ میں آنے والے لوگ انسانیت کی خدمت اور حفاظت کے لیئے آتے ہیں" نرمی سے سمجھانا چاہا

"صبیح آپ کی واپسی کب ہے؟حمائل نے جیسے کچھ سنا ہی نہیں تھا۔اپنا سوال ایک دفعہ پھر دہرایا

"جلدی ہی آجاؤں گا اپنی معصوم بیوی سے زیادہ دن دور رہوں گا کیا؟اُسکی آنکھوں میں اضطرابی دیکھ کے صبیح نے بازو کے حلقے میں لے کے تسلی دی تو وہ سر ہلا گئی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ابھی سے ڈر گئیں؟؟ فوجی کی بیوی کو تو بہت بہادر ہونا پڑتا ہے" نظریں چرا کے کہتے ہوئے اُسے خود سے الگ کیا۔ بوجھل دل سے اُسکا ہاتھ تھام کے باہر نکل گیا تھا۔

"کبھی پرچم میں لپٹے ہیں
کبھی ہم غازی ہوتے ہیں۔۔۔۔ "!

گاڑی چلاتے ہوئے دماغ میں صرف یہی دو لائنیں چل رہی تھیں۔

"ماما کھانا" لیلیٰ کے گھٹنوں کو ہلا کے کوئی تیسری دفعہ ارسلان نے اپنی طرف متوجہ کیا

"بنا دیتی ہوں صبر نہیں ہے؟ نظریں موبائل پر جمائے ہوئے ہی غصے سے جواب دیا
"دادو پاس جانا ہے" لیلیٰ کے انداز سے فوراً سہم کے ہونٹ نکال کے رونے لگا تھا
"اف ایک تو نا ان باپ بیٹے نے دماغ خراب کر دیا ہے" ایک نظر بند کمرے کے دروازے پر ڈال کے پاؤں پٹختی کچن میں گئی۔ ارباز رات سے ہی تھوڑا بجھا بجھا سا تھا۔ تب سے اپنی امی کے کمرے میں ہی بند تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"یہ ہر دفعہ میں اپنے ہی جال میں کیوں پھنس جاتی ہوں؟ پھپھو لوگ اگر یہاں تھیں تو کتنا سکون تھا نا مجھے" بغیر دھلے برتنوں سے کچن بھرا پڑا تھا۔ اُکتائی آئی تو فوراً بر آمدے میں واپس آ کے صوفے پر بیٹھی سوچنے لگی

"جو بھی تھا سارا کام تو وہ لوگ کر ہی لیتی تھیں، ایسے ہی انکے الگ ہونے پر خوش ہو رہی تھی کل سے" اندر ارسلان کے رونے کی آواز پر دوبارہ پاؤں جھٹکتی کچن میں جا کے فریج کا جائزہ لینے لگی

"اس دفعہ اُس مسٹر نے بھی پیسے نہیں بھیجے۔۔۔اسکو تو پہلی فرصت میں فارغ کر دوں گی۔'سویٹ نیو گھر بنا رہا ہوں نا تو ہاتھ تھوڑا تنگ ہے" منہ ٹیڑھا کر کے غائبانہ اُسکی نقل اتارتی دودھ اور بسکٹ ہی پلیٹ میں رکھ کے لے آئی تھی۔

"کام والی کے رکھنے کا نام سنتے ہی تیرا ابا چھت کے لگ کر نیچے پڑے گا، نکما کہیں کا" ارسلان کے سامنے غصے سے دودھ کا گلاس پٹخ کے ارباز پر بھی غصہ نکالا

حمائل اور صبیح دونوں اپنی اپنی سوچوں میں گم تھے جب اسکے گھر پہنچے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حمائل نے جونہی بیل بجانے کے لیئے ہاتھ اٹھایا گیٹ تھوڑا کھلا ہوا دیکھ کر حیرت سے اندر داخل ہوتے ہی چاروں طرف نظر دوڑائی۔

"اتنی خاموشی۔۔۔ آج تو ہے بھی سنڈے" ہاتھ بڑھا کے گلاب کے پھول کو چھوا

"کیا ہوا۔۔۔ آپ یہیں کھڑی ہیں" تب ہی صبیح گاڑی لاک کرتا اندر آیا اسکو بیگانہ انداز لیئے آس پاس دیکھ کے پریشان ہو کر سوال کیا۔

"ہاں نہیں وہ بس آپکا انتظار تھا چلیں؟ چونک کے صبیح کو دیکھ کے ذرا سا مسکرائی

"امی، مناہل چھوٹی؟؟؟ ارسو؟ آس پاس دیکھ کے باری باری سب کی بلا رہی تھی

"پھپھو آگئی" ارسلان تو اپنا نام سنتے ہی بیڈ سے اُتر کے باہر بھاگا آیا تھا پیچھے پیچھے لیلیٰ آئی۔

"ارسو۔۔۔ کیا ہوا بچے" اپنی ٹانگوں سے لپٹے ارسلان کے سر پر دونوں ہاتھ رکھتی لیلیٰ کی طرف دیکھا جو بے نیاز بنی ارسلان کی طرف بڑھ رہی تھیں

"حمائل۔۔۔ تمھیں تمہاری امی نے جانے سے پہلے بتانا بھی گوارہ نہیں کیا؟ وہ لوگ کل صبح ہی یہ گھر چھوڑ گئے تھے" تمسخر سے ایک نظر دونوں کو دیکھ کے ارسلان کا بازو کھینچا

"چلے گئے؟؟ کہاں گئے وہ؟ بھابھی, بھائی؟ ارباز کو کمرے سے نکلتا دیکھ فوراً لپکی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میں نہیں جانتا، کل جب گھر آیا تو وہ جاچکی تھیں" نظریں پھیر کے صبیح کو دیکھا جو لب بھینچے کھڑا ان سب کو ہی دیکھ رہا تھا

"آپکو نہیں پتہ ؟؟؟؟ک کیا کہا تھا آپ دونوں نے اُنکو؟" حیرت کی زیادتی سے آواز پھٹ گئی تھی۔

"بھابھی بولیں نا" ارباز کو چھوڑ کے لیلیٰ کی طرف بڑھی

"میں نے کچھ نہیں کہا اپنے بھائی سے پوچھ لو بیشک" جواباً تیز آواز میں بول کے بازو دبوچا۔

"بھابھی۔۔۔۔میری وائف سے بات کر رہی ہیں آپ" صبیح نے بھینچے بھینچے انداز میں کہا تو لیلیٰ کی گرفت خود ڈھیلی پڑی ۔

"بھائی۔۔۔ڈھونڈا ہے آپ نے کہیں؟ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ حمائل کا پریشان ہونا بھی بنتا تھا تب ہی ایک آخری اُمید سے ارباز کو دیکھا جو نفی میں سر ہلا کے نظریں چرا گیا تھا۔

"کیسے مرد ہیں آپ ؟؟؟؟ مرد تو پورے پورے خاندان سنبھالتا ہے بھائی، مگر آپ سے اپنی ماں اور بیوی کے درمیان توازن رکھنا نہیں آیا؟؟؟؟ چلیں ہمیں چھوڑیں ہمیں جتنا بے اعتبار سمجھنا تھا سمجھے آپ۔۔۔ مگر امی ۔۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"چپ کرو حمائل میں دیکھ لوں گا خود" ارباز نے غصے سے کہا تو وہ طنزیہ ہنس دی

"ابھی بھی کہہ رہے ہیں دیکھ لوں گا؟؟؟ آپ کے دل میں ہمارا یہ مقام رہ گیا ہے بس؟؟ آنسو پیتے ہوئے تاسف سے دونوں کو دیکھتی باہر نکل گئی تھی۔ ارباز بھی غصے سے ٹانگ مار کے کُرسی گرا کے واپس کمرے میں چلا گیا تھا۔

"ابھی بھی وقت ہے لیڈی۔۔۔ آپ بھی سدھر جائیں" صبیح اور لیلیٰ اکیلے رہ گئے تھے تو وہ بھی کہتا باہر نکل گیا

"کہاں چلیں ؟ اگنیشن میں چابی گھما کے حمائل کو دیکھا جو دونوں ہاتھوں میں منہ چھپائے رونے میں مشغول تھی

"جہاں امی کھانا بنانے جاتی تھیں ایک دفعہ وہاں چیک کرتے ہیں مجھے یقین ہے وہیں ہوں گی" گال رگڑ کے بھاری آواز میں ہی جواب دیا تو وہ سر ہلا گیا تھا.

"امی آپ لوگ اچانک یہاں کیوں شفٹ ہو گئے ؟ خالہ جی کے گھر کی انیکسی میں اُسکی امی اپنی دونوں بیٹیوں کے ساتھ شفٹ ہوئیں تھیں۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"خالہ جی اکیلی ہوتی تھیں گھر پے تمہیں پتہ تو ہے کتنا بلاتی تھیں مجھے" صبیح کو چائے دیتے ہوئے مسکرائیں۔ تو وہ دونوں بھی مطمئن ہو کے مسکرا دیے

بارہ بجے کے قریب وہ دونوں واپس گھر آئے تھے۔

ایک بجے انوشے، امان اور صبیح کو پنڈی کے لئے نکلنا تھا۔ دو بجے کی فلائیٹ تھی۔ ڈائننگ ہال میں سب اکھٹے بیٹھے ہوئے تھے۔

"صبیح، تم حمائل کو بھی ساتھ لے جاؤ ایک ہفتہ گھوم پھِر کے واپس آجائے گی" نعیمہ، صبیح سے مخاطب ہوئیں

"بجو ایک گھنٹے میں نکلنا ہے ہمیں" ہنستے ہوئے جواب دے کے حمائل کی طرف دیکھا جو خود حیران تھی اُنکی بات پر

"تم لوگوں نے پہلے کیوں نہیں بتایا آج جانے کا؟ اتنی جلدی اپنی دلہن کو چھوڑ کے جانا ٹھیک ہے کیا صاحبزادے" صائمہ نے بھی تنگ کیا تو وہ مسکرا دیا۔ حمائل جھینپ گئی تھی

"شروع کے دِن ہی تو ہوتے ہیں گھومنے کے، لے جاؤ ساتھ " نعیمہ نے ایک دفعہ پھر کہا حمائل نے اپنے ساتھ بیٹھی انوشے کو اشارے سے انکار کیا جس نے گھوری سے نوازا۔

"کھا نہیں جائے گا، شوہر ہے تمہارا" گھور کے چپ کروایا تو وہ صبیح کو دیکھنے لگی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اچھا چلو ایسا ہے تو ایک پروگرام بناتے ہیں، ابھی ہم جا رہے ہیں لیکن اس ویک اینڈ پر اس پورے ٹولے کو بھیج دینا آپ رمیز کے ساتھ۔۔۔ہم مری کا ٹور رکھ لیں گے۔۔۔کیسا؟" تائیدی نظروں سے سب کو دیکھا لڑکیاں تو خوشی کے مارے صبیح کو لپٹ ہی گئی تھیں۔

صبیح تیاری کرنے کے لیے کمرے میں گیا تو حمائل بھی اُٹھ کے آگئی تھی۔

"میں جانتا تھا اتنی جلدی آپکی تیاری ممکن نہیں اسلیے منع کیا تھا۔۔۔کہیں ظالم شوہر تو نہیں سمجھ رہیں نا آپ مجھے" حمائل کے ہاتھ سے جرابیں لیتا شرارت سے پوچھا تو وہ بھی مسکرا دی

"نہیں بلکہ ٹھیک کیا، فرینڈز کے ساتھ جانے میں بھی اپنا ہی مزہ ہے" ڈریسنگ ٹیبل کی طرف مڑتی جواب دیا مگر صبیح کڑے تیور لیئے راستے میں حائل ہو گیا تھا

"میڈم آپکی شادی اس ناچیز سے ہوئی ہے، اُن جنگلی بلیوں سے نہیں جو اُنکے ساتھ چپکی رہتی ہیں" سینے پے ہاتھ باندھے نروٹھے پن سے کہا حمائل دل کھول کے ہنسی تھی

"کوئی جیلس ہو رہا ہے کیا؟" شرارت سے کہنے پر صبیح نے بھی ہنس کے کلائی پکڑ کے اپنی طرف کھینچا تھا۔اپنی بیوی کو ہنستا ہوا ہی چھوڑ کے جانا چاہتا تھا۔کل سے بجھی بجھی سی حمائل کو دیکھ کر دل کی حالت بری ہو رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حمائل بھی صبیح کے سامنے مضبوط بنی مگر اُسکے جانے کے بعد کافی دیر تک روتی اُسکی سلامتی کی دعا کرتی رہی تھی
۔

"یہ محبت سے زیادہ عزت اور مان دینے والا شخص دنوں میں ہی رگوں میں خون کی جگہ دوڑنے لگا تھا۔ اب جب دور جارہا تھا تو دل بری طرح بے چین کر گیا تھا۔

"امی مجھے کچھ پیسے چاہئے تھے" اگلی صبح ہی معاذ نے ہمت کر کے اپنی امی کو کہہ دیا تھا

"کیوں؟ کیا ہوا معاذ؟ حیرت سی اُسکے پاس چارپائی پر آ کے بیٹھیں

"امی ضرورت ہے، میں نے واپس کرنے ہیں کسی کے" نظریں چرا کے اُنکی گود میں سر رکھا

"اللہ خیر تو نے قرضہ لیا ہوا ہے کسی سے؟ اور کتنا؟ پریشانی سے پوچھا

"پچاس ہزار" دھیرے سے منمنایا

"کیا؟ اتنے پیسے کس سے لیئے؟ اور کیا کرنا تھا تُو نے؟؟؟؟؟ بول؟

"ضرورت تھی نا۔۔۔اب پلیز کچھ کر دیں پیاری امی ہیں نا" ندامت سے نظریں جھکائے اُنکے ہاتھ پکڑ کے آنکھوں سے لگایا اب کیا بتاتا عشاء کے لیے کچھ اچھا لینا چاہتا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"عشق، واقعی معصوم ہے" دل ہی دل میں خفیف سا ہوا نا جانے اُسے کیا سوجھی تھی جو اتنا مہنگا گفٹ دینے کا خیال آ گیا تھا

"میری انگوٹھی بیچ دے" معاذ کا سر گود سے ہٹا کے الماری کی طرف بڑھیں

"نہیں امی، یہ مطلب نہیں تھا میرا آپ کوئی کمیٹی ڈلوا دیں" تڑپ کے بیٹھ کر اُنکی پشت دیکھی

"یہ انگوٹھی پرانے زمانے کی ہے بنا ملاوٹ کے سونے کی بنی ہوئی ہے، بیچ دے" ایک بڑی سی انگوٹھی اُسکی ہتھیلی پر رکھی

"نہیں امی یہ آپکی" دل ہی دل میں خود کو کوسا

"بے فکر رہ تیرے باپ کو پتہ نہیں چلے گا۔ یہ انگوٹھی میرے بھائیوں کی ڈالی ہوئی ہے" پیار سے پچکارا

"امی پلیز، بس میں کچھ اور کرتا ہوں"

"معاذ دیکھ، تُو کاروبار شروع کرنا چاہتا ہے نا؟ چھوٹے پمانے پر شروع کر لے تیرے باپ کو میں سمجھا لوں گی اور ہاں اپنے باپ سے بد گمان نہیں ہونا بیٹا وہ تیرے لیئے یہ گھر تک گروی رکھوانے کا سوچ رہے تھے۔" رسانیات سے سمجھایا

"کیا؟؟ مگر کیوں امی؟؟؟ معاذ کی آنکھیں پھٹی باپ سے بد گماں پہلے بھی نہیں تھا اب تو دل کی حالت عجیب ہوئی

"وہ ایک جگہ رشوت" نظریں چرا کے بتانے سے رک گئیں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"امی پلیز ابو کو سمجھائیں سرکاری نوکری میں اب کچھ نہیں رکھا لاکھوں کی رشوت دے کے چند ہزاروں کی نوکری لگ بھی جائے تو کیا حاصل؟ صرف اسلیے ابا سرکاری چاہتے ہیں نا کہ فیوچر سیکیور ہو جاتا ہے؟ پینشن آتی رہتی ہے؟ رہائش مل جاتی ہے؟ مگر اتنا سب تب اچھا لگے نا جب سفارش، رشوت نہ دینی پڑے میرٹ پر بھرتیاں ہوں۔ سرکاری ہو یا پرائیویٹ ہر جگہ سفارش چاہیئے ہے اور ایک موٹی گدی نوٹوں کی، امی اگر نوکری کے لیے بھی یہی کرنا ہے تو اتنا پڑھاتے لکھتے کیوں ہیں ماں باپ؟ میں کسی کے انڈر اب کام نہیں کروں گا۔ ہم دوستوں نے بزنس ہی شروع کرنا ہے۔ اتنے پیسے دے کے چند ہزاروں کے لیئے کسی کی ڈانٹ پھٹکار سننے کا حوصلہ نہیں ہے اب ہم میں" بے بسی سے اپنی کیفت بتا کے واپس لیٹ گیا تھا۔

"ہیلو" ساحل سمندر پر اپنے گینگ کے ساتھ بیٹھ کے مسکرا کر دیکھا

"کہاں تھا؟ تیرے گھر بھی آیا تھا میں" عفان نے اسکو گہری نظروں سے دیکھ کے پوچھا

"بہنوں کے اسکول میں کام تھا پرنسپل نے بلایا تھا" دھیرے سے بول کے جیب میں ہاتھ ڈال کے پیسے نکالے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تم سب کی امانت۔۔۔۔بہت شکریہ یارو میری مدد کرنے کے لئے" چاروں کو ایک نظر دیکھ کے مسکرایا وہیں علی چور سا ہوا منیب نے بھی گٹار پہلو میں رکھ کے اسکو دیکھا۔ عامر نے عفان کی طرف دیکھا جو لب بھینچے معاذ کو دیکھتا سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا

"کیا ہوا؟؟ تم سب کی امانت لوٹا رہا ہوں۔۔۔۔ عیدی نہیں دے رہا" ہنستے ہوئے کہتا خود ہی اُنکے پیسے الگ الگ کرتا پکڑانے لگا

"معاذ، تو ایسے اچانک" عامر کے پوچھنے پر وہ ہنس دیا

"یار امی سے ڈسکس کیا تو انہوں نے بزنس کے لئے بھی کافی مدد کر دی ہے۔ اب بس تم لوگ اپنا اپنا حصہ لو اور جسکے پاس جتنا بھی بنتا ہے۔ انوسٹمنٹ میں حصہ ڈال لو، اب جلد از جلد ایک دکان سے شروعات کر لیتے ہیں پانچوں۔۔۔اب مزید دیر نہیں کرنی۔۔۔۔ محنت کرنی ہی ہوگی یار اب ہمیں اس سے پہلے کہ نوکریوں کے پیچھے بھاگ کے ہمارے گھر والے بھی کنگلے ہو جائیں۔" ہلکے پھلکے انداز میں کہتا علی کی طرف اُسکا حصہ بڑھایا

"معاذ تُو نے میری بات سن تو نہیں لی تھی؟ یار میرے کہنے کا مطلب یہ نہیں تھا ٹرسٹ می" علی کی آنکھوں میں نمی چمکی تھی۔ دنیا کا پتہ نہیں مگر دوستی ادھر سے اُدھر نہیں ہونی چاہیئے تھی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"جانتا ہوں یار تُو فکر نہ کر۔۔۔ مگر ہاں ایک بات کہوں؟ مسکرا کے گلے لگا کے کہا جو شرمندہ سا سر ہلا گیا باقی سب بھی چپ سادھے بیٹھے تھے

"لڑکیاں گھروں میں ہی شہزادی کی طرح راج کرتی اچھی لگتی ہیں۔۔۔۔ اُنکی چھوٹی چھوٹی ضدیں، خواہشیں اُن سے جُڑے مرد ہی پورے نہیں کریں گے تو کون کرے گا؟ اُس نے تو لینے سے بھی انکار کر دیا تھا مگر میرے دل کی خوشی تھی اُسکے دل میں اپنے لیے یہ احساس دیکھنا کہ اُسکے پاپا کے بعد بھی کوئی ہے جو اسکو شہزادی بنا کے رکھے گا، ان شاء اللہ" ٹھہر ٹھہر کے بولتا اتنا پیارا لگا عفان نے جھٹ سے آگے بڑھ کر سینے سے لگایا۔ علی بھی شرمندہ سا مسکرا کے بڑھا تو معاذ نے اسکو بھی ساتھ لگا لیا تھا۔ باقی کیوں پیچھے رہتے فوراً ان تینوں کی طرف لپکے اور گتھم گتھا ہو چکے تھے۔
ڈوبتا سورج بھی ان کی دوستی پر مسکرایا تھا۔ شکر تھا کہ انکی دوستی بھی ایک غلط فہمی میں پڑ کے ڈوبنے سے بچ گئی تھی۔
"دل جتنی جلدی صاف کر لیئے جائیں، ہمارے اپنے حق میں بہتر رہتا ہے"

"کہاں سے یہ ہوا آئی....؟ منیب نے فوراً گٹار بجا کے سر لگانا شروع کیا
" گھٹائیں، کالی کیوں چھائی" عامر نے اگلی لائن گنگنائی
"خفا ہو گئے ہم" عفان نے بھی معاز کو آنکھ مار کے اپنا حصہ ڈالا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"جدا ہو گئے ہم" علی نے زبردستی دکھی ہونے کی اداکارہ کی۔چاروں معاذ کو اپنے ساتھ گانے پر اکسار ہے تھے تو وہ بھی مسکرا کے انکا ساتھ دینے لگا

"وہ لمحے، وہ باتیں کوئی نہ جانے، تھی کیسی راتیں ہووو برساتیں۔۔۔۔وہ بھیگی بھیگی یادیں" پانچوں اپنے بچپن کا پسندیدہ گانا گاتے ہوئے بلکل بچوں کی طرح لوٹ پوٹ ہوتے رہے تھے۔

ویک اینڈ پر پروگرام کے مطابق سب لوگ مری گھومنے آئے ہوئے تھے۔دو دن خوب ہلا گلا کیا تھا۔اب صبح انوشے، امان اور صبیح کو یونٹ کے ساتھ وزیرستان کے لیئے روانہ ہونا تھا جب کہ چاروں لڑکیوں نے رمیز کے ساتھ واپس لاہور آنا تھا۔اُداسی نے سب کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔خاص کر حمائل کی آنکھوں میں نمی جم سی گئی تھی۔تب ہی عشاء، ہیشا نے "سوئنگ دی باٹل" گیم سٹارٹ کر دی تھی۔کافی دیر ٹروتھ اینڈ ڈئیر دیتے رہے اور انجوائے کرتے رہے تھے۔
حمائل برفباری میں بیٹھی یہ خوبصورت منظر آنکھوں میں قید کر لینا چاہتی تھی۔خاص کر کہ جس میں صبیح موجود ہو ہمیشہ۔
"ماموں آپکا ڈئیر ہے پورا تو کرنا پڑے گا" شفاء نے منہ بسور کے کہا تو حمائل خیالوں سے نکل کے اُسکی طرف متوجہ ہوئی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اٹھیں نا" عشاء نے بھی ہاتھ پکڑ کے اٹھانا چاہا تو وہ مسکراتا ہوا کھڑا ہو گیا تھا ساتھ ہی حمائل کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ حیران ہو کے سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی جب ہر طرف سے ہوٹنگ سٹارٹ ہوئی

"اٹھو نا یار، اتنی مشکل سے ماموں ڈئیر پورا کر رہے ہیں" یشا نے حمائل کو ٹہوکا دیا

"کپل ڈانس کرنا ہے صرف" شفاء نے شرارت سے اسکو آگاہ کیا تو وہ سرخ پڑتی صبیح کا ہاتھ تھامے کھڑی ہو گئی تھی۔

"ماموں گانا بھی خود ہی گائیں گے آپ، کوئی ہیلپ نہیں کرے گا" عشاء نے تنبیہی نظروں سے امان کو دیکھا تو اس کا قہقہ نکلا کیونکہ اشارہ سمجھ چکا تھا۔ صبیح اور امان ہمیشہ مل کے فوجی ٹورز کو یادگار بناتے تھے۔ انوشے کی زبانی لڑکیوں کو پتہ چلا تھا تب ہی انہوں نے اسکو یہ ڈئیر دیا تھا۔

"ڈر تو نہیں لگ رہا؟ حمائل کا ایک ہاتھ اپنے کندھے پر رکھ کے دوسرے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا۔

"نہیں" لب دبائے نفی میں سر ہلایا۔ صبیح کو وہ اس وقت دنیا کی سب سے حسین لڑکی لگ رہی تھی۔ بلیک ہائی نیک پر سکن اوور کوٹ میں پونی ٹیل کئے اُسکے ساتھ کھڑی بہت جچ رہی تھی۔

"ماموں ہمیں آواز نہیں آ رہی سونگ کی" تینوں نے اونچی آواز میں کہا تو صبیح کا ارتکاز ٹوٹا۔ مسکرا کے ہلکے سے گنگنایا

"نگاہوں میں دیکھو،

میری جو ہے بس گیا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ ہے ملتا تم سے،

ہو بہو۔۔۔۔۔

جانے تیری آنکھیں تھیں یا،

باتیں تھیں وجہ۔۔۔

ہوئے تم جو،

دل کی آرزو !

ایک ہاتھ سے ذراسا گھما کے خوبصورت لب و لہجے میں اعتراف کرتا حمائل کو دل کے بلکل قریب لگا تب ہی خود پر رشک کرتی پورے دل سے مسکرادی تھی۔جواب میں صبیح نے بھی مسکرا کے اُسکا ساتھ دیا تھا۔

اُن لوگوں کو وزیرستان آئے ہوئے مہینہ ہو گیا تھا،تب ہی ایک دن صبیح اور امان پر دشمن کی جانب سے اچانک حملہ ہوا۔

صبیح۔۔۔۔۔" امان چلاتا ہوا اُسکی طرف بڑھا تھا مگر وہ تب تک دشمن کی گولی کا نشانہ بن چکا تھا۔امان نے دانت پے دانت دبائے جوابی فائر چھوڑے تھے۔

وہ دونوں اکیلے پھنس گئے تھے۔اِس سے پہلے پاک فوج کے جوان وہاں تک پہنچتے امان بھی اُنکی گولی کا نشانہ بنا صبیح کے برابر ہی گرا تھا جو تکلیف چھپائے مسکراتے ہوئے اسی کی طرف دیکھتا کچھ کہنا چاہتا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

امان نے خون آلود ہاتھ اُسکی طرف بڑھایا، صبیح نے بھی کانپتا ہاتھ اُسکے ہاتھ میں دیتے ہی خوبصورت مسکراہٹ نے دونوں کے لبوں کو چھوا تھا۔

کلمہ پڑھتے دونوں کے چہرے ایک الگ ہی داستان سنا رہے تھے۔

دور کہیں سے اللہ اکبر کی صدائیں گونجتی پاک فوج کی کامیابی کا راز بیان کر رہی تھیں۔ ادھ کھلی آنکھوں سے اپنے فوجی بھائیوں کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ آسودگی سے آنکھیں موند گئے تھے۔

"کبھی پرچم میں لپٹے ہیں۔۔۔

کبھی ہم غازی ہوتے ہیں"!

"یہ کیا ابھی تک تم دونوں نے فنش نہیں کیا؟" انوشے اپنی چھوٹی سی ناک چڑھائے صبیح اور امان کو گھور رہی تھی۔

امان کی ایک ٹانگ جب کہ صبیح کے دائیں بازو پر پلاسٹر چڑھے ہوئے تھے۔ دونوں ایک ہی بیڈ پر لیٹے پاکستان کا کرکٹ میچ دیکھنے میں اتنے مگن تھے کہ انوشے گھنٹہ پہلے سیب کاٹ کے انکو دے کے گئی تھی وہ کھانا ہی بھول گئے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"نہیں ہاں بس یہ صبیح سست ہے" امان نے فوراً سیب کا قتلہ صبیح کے منہ میں ڈالا جسکو وہ فرمانبرداری سے کھانے لگا

"صرف پانچ منٹ ہیں، ختم کرو دونوں سوپ بھی تیار ہے" سنجیدگی سے ہی وارن کرتی باہر جانے لگی۔

"یخ ہم نہیں پیئیں گے یار کون سے جنم کے بدلے لے رہی ہو؟ صبح شام سوپ" دونوں نے ایک ساتھ منہ بنا کے انکار کیا

"مکہ ماروں گی نا عقل ٹھکانے آجائے گی، میں نے کہا تھا دونوں سینہ تان کے اُنکی بندوقوں کے آگے جاؤ" حسبِ عادت انوشے غصے سے پھنکاری تھی۔ البتہ آنکھوں میں نمی تھی۔ دو ہفتے گزر گئے تھے اِس واقعے کو مگر انوشے کا دل ابھی تک کانپتا تھا۔ جب صبیح اور امان دونوں کو اپنے سامنے خون میں لت پت ہوش وخورد سے بیگانہ پایا۔ اُس وقت اس مضبوط اعصاب کی آرمی آفیسر کا دماغ بھی اتنی بری طرح چیخ گیا تھا خود بھی وہیں بیہوش ہوتی اپنی ساتھی آفیسر کی بازو میں جھول گئی تھی۔

امان کی ٹانگوں اور بازو جب کہ صبیح کے کندھے، بازو اور پیٹ پر گولیاں لگی تھیں۔ جسکی وجہ سے خون کافی بہہ گیا تھا۔ جیسے ہی پاک فوج نے خون کے لیئے اناؤنسمینٹ کی۔۔۔ آس پاس کے قبائل کے قبائل اگئے تھے اپنا اپنا خون دینے کیلیئے۔

جہاں پاک فوج کی جرات قابلِ تحسین ہے وہیں ہر پاکستانی کے دل میں پاک فوج کے لیئے اپنی جان سے بڑھ کر محبت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اللہ کے فضل اور ڈاکٹروں کی محنت سے آپریشن کامیاب رہے تھے۔

اڑتالیس گھنٹوں کے طویل انتظار کے بعد صبیح کو ہوش آیا تھا۔ ناجانے کتنی دیر سمجھنے میں لگی اور جیسے ہی اپنی نئی زندگی کی رمق محسوس کرتے ہی بے اختیار آنکھیں بند کرتا اللہ کا شکر ادا کیا تھا۔

"بیشک، تُو ہی حفاظت کرنے والا ہے" پلکوں سے آنسو نکلتے تکیہ بھگوتے رہے تھے۔

"امان؟؟؟؟ امان میرے ساتھ تھا" یک دم دماغ میں جھماکا ہوا ساتھ ہی آنکھیں کھول کے آس پاس دیکھا گردن موڑنے سے داہنے کندھے میں درد کی ٹیسیں اُٹھی تھیں۔

"اللہ بیشک تُو ہی زندگی اور موت دینے والا ہے۔۔۔۔ میرا دوست" تکلیف سے آنکھیں بند کرتا دعا گو تھا۔

ایک لمبے تڑنگے جوان کو روتا دیکھ لیتا کوئی اُس انسان کی قسمت پر رشک کرتا۔

"صبیح" دروازے میں کھڑی انوشے نے تڑپ کے اسکو بلایا تھا جو روتا ہوا کوئی چھوٹا بچہ ہی لگ رہا تھا۔

"انو، انو میں ٹھیک وہ امان کہاں ہے؟ کیسا ہے؟ میں ملنا" انوشے کو دیکھتے ہی بیتابی سے امان کا پوچھا جو خود اپنے آنسو پر ضبط کھو چکی تھی۔

"وہ بھی ٹھیک ہے مگر اُسے ہوش نہیں آیا ابھی تک" دونوں ہاتھوں سے اُسکے آنسو پونچھتے صبیح کے بیتاب دل کو سکون دیا تھا۔ پورا جسم ڈھیلا چھوڑ کے آنکھیں بند کرتا دل ہی دل میں اُسکے ہوش میں آنے کی دعا کرنے لگا۔ جب کہ انوشے آنسو پیتی اپنے اِس پیارے سے دوست کے لیئے شکر ادا کر رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تم ٹھیک ہو؟ چند لمحوں بعد ہی صبیح نے آنکھیں کھول کے اِس لڑکی کو دیکھا جو دسترس میں نہ ہونے کے باوجود دل کے بہت قریب رہی تھی۔ اب بھی اُسکے آنسو تکلیف دے رہے تھے۔

"دو انسانوں کے درمیان دل کا رشتہ ضروری نہیں شادی تک ہی جاتا ہو۔۔۔ کچھ لوگوں سے دل جڑنے کی وجہ اُن سے انسیت ہوتی ہے "

"تمہیں ہوش آگیا ہے، آدھی ٹھیک ہوگئی ہوں" ہتھیلیوں سے گال رگڑ کے مسکرا کے کہنے پر صبیح بھی مسکرا دیا تھا۔

"گھر بات ہوئی تمہاری؟ انوشے کو انجکشن بھرتے ہوئے دیکھ کے جلدی سے پوچھا

"ہمم" لب بھینچے ہی اثبات میں سر ہلایا

"حمائل، کو ۔۔۔۔۔ دھیرے سے پوچھنے لگا

"وہ جانتی ہے" جھکی نظروں سے ہی اُسکے بازو پر انجکشن رکھا

"ک کیوں بتایا۔۔۔ وہ" سوئی کی چبھن صرف اک لمحے کو محسوس ہوئی

"صبیح، تمہیں کسی کی دل سے دعا کی ضرورت تھی۔۔۔ میں جانتی تھی حمائل سے زیادہ کوئی تڑپ کے تمہارے ٹھیک ہونے کی دعا نہیں کرے گا" ہاتھوں سے دستانے اُتار کے اُسکے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔ جسکے چہرے پر حمائل کے ذکر پے ایک الگ ہی چمک دیکھنے کو ملی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"پریشان نہیں ہونا، تمہارے آپریشن کے کامیاب ہونے کی سب سے پہلی خبر حمائل کو ہی دی تھی" اُسکے چہرے پر نظر رکھے رکھے اسکو تسلی دی جو اب غنودگی میں جارہا تھا

"تو کیا میں حمائل کو خوش قسمت سمجھوں؟ اتنی تکلیف میں بھی صبیح کے ہونٹوں پر خفیف سی مسکراہٹ دیکھتے انوشے نے دھیرے سے پوچھا

مگر وہ شاید سوچ چکا تھا۔بھاری ہوتی سانسیں محسوس کرتی گہری سانس لی۔

"تم اتنی ہی محبت کرنے والی اور محبت دینے والی ہمسفر ڈیزرو کرتے تھے" نرمی سے کہتی جانے لگی تھی۔

"بہت پہلے کسی سے سیکھا تھا، شادی اُس سے کرو جو آپکو چاہتا ہو، نہ کہ اس سے جسے آپ چاہتے ہوں" صبیح کی بھاری دھیمی آواز پر حیران ہو کے پلٹی

"تم نے صحیح فیصلہ لیا تھا انو۔۔۔میرا نصیب حمائل ہی تھیں۔محبت سے گندھی یہ لڑکی مجھے بہت بھانے لگی ہیں" ذرا کی ذرا نظریں اٹھا کے انوشے کی خوبصورت آنکھوں میں جھانکا۔

"تم اب ناراض تو نہیں" پُر امید نظروں سے اُسکی طرف دیکھتی بولی

"نہیں، تم بچپن سے میری دوست ہو اور ہمیشہ رہو گی۔جانتی ہو نا گھر بھر کی لاڈلی ہو تم" مسکرا کے اسکو دوستی کا مان بخشا جو بھیگی آنکھوں سے روتی روتی مسکرا دی تھی۔کیونکہ لاڈلی وہ واقعی تھی۔گھر والوں کی بھی، اپنے شوہر کی بھی اور اپنے اس پیارے سے دوست کی بھی۔۔۔لیکن انوشے اپنی حدود جانتی تھی جیسے اب بھی جان گئی تھی ۔۔۔حمائل کی صبیح کے دل میں جگہ کیا ہے "

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ایک ہفتے کے بعد ہی تینوں پنڈی واپس اگئے تھے۔ اور یہاں انوشے نے دن رات ایک کر دیا تھا ان دونوں کو مکمل صحت یاب دیکھنے کے لیئے۔

"اِس حادثے کے بعد ہماری دوستی زیادہ پکی نہیں ہو گئی۔۔" صبیح آہستہ سے چلتا ہو اڈریسنگ تک گیا تھا۔ اور ہیئر برش لا کے امان کو دیا۔

"پہلے بھی پکی والی ہی تھی" شرارت سے اسکو بیٹھنے میں مدد کی۔ پھر خود اُسکے بالوں میں پیچھے کی طرف برش پھیرا

"دیکھ نا تُو میرا بازو بنا ہوا ہے۔۔۔ اور میں تیرے قدم" صبیح کا ایک بازو پلاسٹر میں ڈال کے گلے میں لٹکا ہوا تھا۔ اِس لیئے کوئی بھی کام کرنا مشکل ہوتا تھا وہیں امان کی ٹانگ پوری پلاسٹر میں کور تھیں۔ وہ ابھی تک بیڈ سے بغیر سہارے نہیں اُتر سکتا تھا۔ تب ہی دونوں ایک دوسرے کے ساتھ خوب اچھی طرح ٹائم سپینڈ کر رہے تھے مگر ساتھ ہی ساتھ انوشے کے ناک میں دم کر کے رکھا ہوا تھا۔

"چل ہیرو۔۔۔ اب مجھے ریموٹ بھی اٹھا کے لا دے" پیار سے پچکارا تو وہ بھی مصنوعی سے گھور کے آہستہ آہستہ چلتا ریموٹ اٹھا کے واپس بیڈ تک آیا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آج کس کے ساتھ ہے پاکستان کا میچ؟ٹیوی آن کرتے ہوئے سوال کیا مگر وہ ٹیک لگا کے آنکھیں بند کر گیا تھا

"اوئے طبیعت ٹھیک ہے؟ خاموشی محسوس کرتا اُسکی پیشانی پر ہاتھ رکھا

"امان، آئی ایم سوری" بند آنکھوں سے ہی دھیرے سے بولا

"اب سمجھ آئی ہے۔۔۔ جو آپکا نصیب ہوتا ہے وہ ہی آپ کے پاس آتا ہے، کوئی آپ سے چھینتا نہیں ہے" امان کے جواب نہ دینے پر آنکھیں کھول کے اُسکی آنکھوں میں دیکھ کے کہا

"چل نا اب زیادہ سینٹی نہ بن" امان نے مسکرا کے سائڈ ٹیبل سے فروٹس کی پلیٹ دونوں کے درمیان رکھی

"یہ ختم کرو ورنہ میری بیوی نے گلا دبا دینا ہے۔۔۔ سرجری کے بعد سے ناراض ہی ہے مجھ سے" کیلے کا چھلکا اتار کے صبیح کی طرف بڑھایا

"تُو بلکل بیویوں کی طرح خیال رکھ رہا ہے میرا" اُسکے ہاتھ سے کیلا لے کے شرارت سے کہا

"تُو اویں خوش نہ ہو، تیری خدمت اسلئے کر تا ہوں تا کہ جلدی ٹھیک ہو کے اپنی اصل بیوی کے پاس چلا جائے اور پھر میں اپنی بیوی سے نخرے اٹھوا سکوں" قہقہ لگا کے کہتا خود بھی فروٹ کھانے لگا نظریں ٹیوی پر تھیں۔

"ویسے کیسے جان نکلتی تھی نا تیری، کہیں انو کو تیرے خلاف نہ کر دوں." صبیح نے ایک دفعہ پھر شرارت سے تنگ کیا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اوہ جاجا۔۔۔ تُجھ سے ڈرتا نہیں تھا وہ تو سالے صاحب تُو اپنا رقیب لگنے لگا تھا" امان نے بھی اسی کے انداز میں تنگ کیا تو دونوں ہنستے ہوئے اپنی رکھی شرط کو یاد کر کے ہنس دیئے تھے

ماضی؛

"اوئے صبیح۔۔۔ ایک بات کہوں" امان نے صبیح کو کہنی ماری۔ دونوں ہی کھلے آسمان تلے لیٹے ستاروں کو تک رہے تھے۔

"ہمم" صبیح نے ھنکارا ابھرا

"یار ایک فیور چاہیئے تھی" معصوم سا منہ بنا کے اُٹھ کر اُسکی طرف دیکھا جس نے زبردست قسم کی گھوری سے نوازا

"اچھا اب ایسے تو نہ دیکھ یار۔۔۔ مجھے پہلے ہی گھبراہٹ ہو رہی ہے" منہ بسور کے واپس لیٹ گیا تھا

"بول نہ یار، بس فیور والی بات دوبارہ نہ کریئے" صبیح قہقہ لگا کے اُسکی طرف متوجہ ہوا

"یار وہ۔۔۔ مام ڈیڈ تمہارے گھر رشتہ بھیجیں گے، تو تُو صرف میرے حق میں منانا سب کو، اوکے نا؟ امان کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" رشتہ ؟ صبیح کو بلکل سمجھ نہیں آیا تو سوالیہ دیکھا

" انوش کے لیئے " آنکھیں بند کر کے دل سے نام پکار رہا تھا وہیں صبیح کا دل جیسے ڈوب ہی گیا تھا

" ک کیا مطلب ؟ انو سے پہلے پوچھنا پڑے گا امان " صبیح نے جلدی سے انکار کیا کیونکہ انوشے کے بارے میں آنکھیں بند کر کے بھی اسکو یقین تھا کہ وہ صبیح میں انٹرسٹڈ ہے۔

" وہ راضی ہے، بس تُو گھر والوں کو منالینا یار اوکے نا؟ امان نے تیزی سے جھوٹ بولا وہ انوش کو کھونے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔

دل ہی دل میں انوشے کو منانے کے لیے ارادے باندھے۔ اپنی ٹینشن میں صبیح کا سفید پڑتا چہرہ بھی دیکھ نہیں پایا تھا۔

" تجھے کوئی اعتراض تو نہیں نا؟ اچانک امان نے اُسکا کندھا ہلا کے پوچھا وہیں انوشے کے قدم ٹھٹھکے تھے۔ جو ان دونوں کو بلانے آرہی تھی۔

" ک کس میں ؟ صبیح کا دماغ ماوف تھا بلکل۔۔۔

" میری اور انوش کی شادی سے ؟ " امان نے دھیرے سے دوبارہ پوچھا

" نہ نہیں۔۔۔ میں تو بہت خوش " صبیح کے لبوں نے حرکت کی تھی مگر دل کی دھڑکن جیسے رُکنا چاہتی تھی۔

اُسکے وہم و گمان میں بھی کبھی امان نہیں آیا تھا۔ پھر انوشے راضی کیسے ہو گئی ؟؟ میں نے تو اُسکی آنکھوں میں اپنے لیئے ہمیشہ محبت دیکھی ہے " آنکھیں زور سے مینچ کے دکھتی کنپٹی دبائی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" میری اور امان کی شادی ؟؟؟ صبیح کو بھی اعتراض نہیں ؟؟؟ اسکو آج تک میری محبت نظر کیوں نہیں آتی اللہ جی میرے لیے اتنا پتھر دل کیوں ہے اِسکا" انوشے پوری رات روتی شکوہ کنہ رہی تھی۔

" صبیح۔۔۔ تمہارے دوست امان کے والد کی کال آئی تھی" دوپہر کے کھانے کے بعد ولایت نے صبیح کو رشتے کے بارے میں بتایا جو بت بنا اپنے اشتعال کو دباتا بمشکل باہر آیا تھا۔

" تُجھے میں نے روکا تھا نا ابھی ؟ رشتہ بھیجنے سے" پارک میں امان کو بلا کے اسکے آتے ہی پوری قوت سے مکہ مارا وہ اس حملے کے لیئے تیار نہیں تھا تب ہی لڑکھڑا کے گرنے لگا تھا کہ صبیح نے ایک اور پنچ مارا

" بول منع کیا تھا نا میں نے" ہانپتے ہوئے اُسکا گریبان پکڑا

" صبیح۔۔۔ ڈیڈ نے خود کال" امان نے نرمی سے جواب دینا چاہا

" انوشے سے پوچھنا تھا ابھی، تو نے جلد بازی کیوں مچائی" اُسکی بات کاٹ کے دھاڑا

" انوش راضی ہے صبیح میں۔۔۔۔۔

" جھوٹ بولتا ہے تو، بکواس کرتا ہے وہ کیسے راضی ہو سکتی ہے ؟ وہ ہمیشہ سے مجھے چاہتی آئی ہے تُو نے اسکو ٹریپ کیا ہے۔۔۔۔ تُو ہمارے درمیان آرہا ہے امان، انو میری۔۔۔۔" صبیح ہزیانی انداز میں بتاتا جا رہا تھا جب امان نے اُسکی بات کے درمیان میں جوابی مکے مارے

" انوش کے بارے میں آئندہ یہ بکواس کی تو دیکھئیے" صبیح کی ناک سے نکلتا خون دیکھ کے امان رکا تھا۔ مگر

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وارن کرنا نہیں بھولا

" میرا یقین کر امان۔۔۔ ہم دونوں ایک دوسرے کے لیئے ہیں وہ تیرے ساتھ خوش نہیں رہے گی" صبیح نے منت کرتے ہوئے کہا امان نے اپنا آپ جھٹکے سے چھڑوا کے اپنی شرٹ سیدھی کی چکڑاتے سر کو دونوں ہاتھوں میں تھام کے بینچ پر بیٹھ گیا تھا۔ صبیح وہیں گھاس پے گرنے کے انداز میں بیٹھا۔

" آج صبح ہی میں نے انوش سے پوچھا ہے۔۔۔ قسم سے میں نے کوئی زبردستی نہیں کی مگر وہ مان گئی تھی صبیح" ایسے ہی سر جھکائے جھکائے مخاطب ہوا

" میں نے اُسے کبھی بتایا نہیں ہے میں اُسکے لیئے کیا محسوس کرتا ہوں" صبیح نے تھکے ہوئے جواری کی طرح جواب دیا

" تُجھے غلط فہمی ہوئی ہو گی، اگر اُسکے دل میں تیرے لیے کچھ ہوتا تو وہ کم از کم مجھ سے وقت تو مانگتی" امان نے دھیرے سے ایک اور دلیل دی، صبیح نے دھندلی نظروں سے اسکو دیکھ کر لب بھینچے۔

" ایک شرط لگائے گا؟ اچانک امان نے سر اٹھا کے اُسکی طرف دیکھا جو میکانکی انداز میں ہی سر ہلا گیا

" اب ہم کچھ نہیں کہیں گے، اب فیصلہ انوش اور گھر والوں کا ہو گا۔۔۔۔ اگر انوش نے انکار کر دیا تو میں اُسے کبھی نہیں بتاؤں گا کہ میں اُسے کتنا پسند کرتا ہوں لیکن اگر۔۔۔۔ امان نے رک کے اُسکی طرف دیکھا

" لیکن اگر انوش مان گئی تو تُو کبھی اپنی محبت کا اسکو احساس تک نہیں ہونے دے گا، منظور ہے؟ ناک سے خون کی پتلی دھار سی نکلی تھی۔ اُنگلی سے رگڑ کے واپس صبیح کی طرف دیکھا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" منظور ہے" دھڑکتے دل سے حامی بھری اور وہیں لیٹ کر گہری سانس بھری تھی۔

اسکو یاد آیا تھا انوشے ہمیشہ سے اسکو پسند کرتی آئی تھی۔ جب جب کوئی لڑکی صبیح سے آٹو گراف بھی لینے آتی تھی انو جیلس ہو کے اُس سے روٹھی روٹھی سی رہتی تھی۔ صبیح کو اُسکے انداز بہت بھاتے تھے تب ہی ان خاموش جذبوں کو نکاح سے پہلے کوئی نام نہیں دینا چاہتا تھا۔ مگر یہ بھی سچ تھا ہوش کی دنیا میں قدم رکھنے کے ساتھ ہی انو کو اپنے دل و دماغ پر قابض پایا تھا۔ اور آج اتنے سالوں بعد اسکو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔ تب ہی شرط منظور کر لی تھی۔ دل میں ایک موہوم سی اُمید ابھی بھی باقی جو تھی۔

مگر یہ اُمید بھی جلد ہی دم توڑ گئی جب شام کو سارے گھر والے انوشے سے اُسکی مرضی پوچھ رہے تھے اور اُس نے ایک بھی نظر صبیح پر ڈالے بغیر اپنی رضامندی دے دی تھی۔

امان نے باقاعدہ بھنگڑے ڈالے تھے۔ صبیح کا دل اور دماغ بری طرح چیخ رہے تھے۔ انوشے کمرے میں بند آخری دفعہ اُس ظالم پتھر دل کے لیئے جی بھر کے رونا چاہتی تھی۔ جسکی چاہ اُسکے دل میں تب سے تھی جب اُسے سمجھ بوجھ تک نہ تھی۔ انوشے کے مطابق اُسکی فیلنگز یک طرفہ تھیں۔ کیونکہ صبیح نے کبھی اسکو محسوس جو نہیں ہونے دیا تھا۔ اب صبیح بھی شرط اور اپنے دوست کے وعدے کا پابند ہو چکا تھا تب ہی خاموشی سے پیچھے ہٹ گیا مگر آخری دفعہ امان کو صفائی ضرور دی تھی کہ انو اسکے پیچھے نہیں تھی کبھی بلکہ صبیح کو وہ پسند تھی۔ وہ نہیں چاہتا تھا اب جب انوشے کی شادی امان سے ہو ہی رہی ہے تو اُسکے دل میں انو کے لیے کوئی شک باقی رہے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" مجھے تو راضی لگتی ہے،
جیتی ہوئی بازی لگتی ہے"

گنگناتا ہوا امان دولہا بنا اِس وقت بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔ صبیح دل پے پتھر رکھے اُسکے ساتھ ساتھ تھا۔ نکاح کے وقت اسکو اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا تو باہر نکل گیا تھا۔ امان کو افسوس تھا اپنے دوست کے لیئے مگر اُسکے مطابق انوشے اسی کو پسند کرتی ہے تب ہی راضی ہو گئی تھی۔ یہی سوچ کے مطمئن تھا۔

" تم نے فیصلہ لینے میں جلدی نہیں کر دی؟" یونٹ کے کافی فرینڈز انوائٹڈ تھے۔ تب ہی برائیڈل روم کی کھڑکی سے انوشے کی ساتھی کولیگ کی آواز کانوں میں پڑی

" نہیں، نائلہ۔۔۔۔ یک طرفہ جذبے کبھی کامیاب نہیں ہوتے، صبیح کو میں پسند کرتی تھی یہ سچ ہے مگر امان مجھے پسند کرتا ہے یہ اس سے بڑا سچ ہے۔ میں کس کے سہارے بھائی کو امان کے لیئے انکار کرتی؟ اُس پتھر دل کے لیے جسکو آج تک میری محبت کا اندازہ ہی نہیں ہو سکا؟ بچپن سے ہے نا میرے ساتھ؟ پھر کیوں مجھ سے بے نیازی برتی؟ میرا قصور کیا تھا؟ بھرائی آواز سے سوال کرتی صبیح کا سانس لینا مشکل ہو رہا تھا۔

" پھر میں نے بہت سوچنے کے بعد فیصلہ لیا تھا۔ شادی اُس سے کرو جو آپکو چاہتا ہے۔۔۔۔ اسلیے میں نے امان کے لیئے ہاں کر دی۔ اب کبھی صبیح کو اپنی محبت کی بھنک بھی نہیں پڑنے دوں گی۔ امان کے نکاح میں ہوں اب میں، میں کبھی اُسکے جذبوں سے منہ نہیں موڑوں گی جیسے صبیح نے میرے ساتھ کیا میں امان کے ساتھ وہ نہیں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہونے دوں گی۔ میں اسکو بتاؤں گی کہ محبت ہونا بھی خوش قسمتی ہے۔۔۔" نم آنکھوں سے نائلہ کو جواب دیتی پُرعزم تھی۔ صبیح کی آنکھ سے آنسو نکلنے لگا تھا۔ جسکو فوراً صاف کر کے عینک لگا تا میر تیج ہال سے ہی باہر نکل گیا تھا۔

موبائل پر ہوتی رنگ نے اسکو ماضی سے نکالا تھا۔ گہرا سانس لیتا موبائل اٹھا کے دیکھا "حمائل کی ویڈیو کال تھی، چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ بکھری۔

"یہ ہیں میرا آج، میرا سکون" سرشاری سے سوچتے ہوئے کال یس کر کے سلام دعا کے بعد ہی حمائل نے بے صبری سے اپنا سوال دہرایا، جو کہ وہ دن میں کوئی دس دفعہ پوچھتی تھی۔

" آپ نے کب آنا ہے" منہ بسورے سوال کیا

" بس دو دن اور۔۔۔ پھر آپکے پاس ہونگا" سنجیدگی سے جواب دیا مگر آنکھوں میں نرمی تھی

" آپ ناراض کیوں ہیں" اُنگلیاں چٹخاتے نظریں چرائی

" آپ کالج کیوں نہیں جارہیں؟ اب تو ٹھیک ہوں میں" اُسکے آپریشن کا گھر میں اور کسی کو نہیں پتہ تھا سوائے حمائل کے۔ جو صبیح کی ٹینشن میں خود بیمار ہوگئی تھی۔

میشا نے شکایت لگائی تھی کہ وہ بلکل ہی کمزور ہوگئی ہے نہ کھاتی پیتی ہے اور نہ ہی کمرے سے باہر نکلتی ہے۔ کالج

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بھی نہیں جاتی۔

تب ہی آج صبیح نے کلاس لینے کا سوچا

" آپ آجائیں پہلے " نظریں گھما کے بے نیاز بنی

" حمائل، آپکے ایگزیمز ہیں میشا بتا رہی تھی" سنجیدگی سے دیکھا

" ہاں تو تیاری ہے میری۔۔۔بس کالج نہیں جانا" روہانسی ہو کے منمنائی

" ٹھیک ہے میں بھی جب تک مکمل ٹھیک نہیں ہو جاتا میں نہیں آرہا" دھمکی دی

" نہیں۔۔۔ آپ نے کہا تھا ویک اینڈ پر آنا ہے" دو آنسو نکل کے گال پر پھسلے تو وہ گہری سانس لیتا اُسکی طرف دیکھ کے سمجھانے لگا

" میشا یہ کون لوگ ہیں؟ رمیز ایک ہاتھ میں بیٹ اور دوسرے ہاتھ سے بال اچھالتا ہال تک پہنچا جہاں ایک خاتون، ایک لڑکے کے ساتھ بیٹھی چائے بسکٹ کھا رہی تھیں۔

" اپنی شفاء کا ہاتھ مانگنے آئے ہیں" کان میں سرگوشی نما بول کے حمائل کے پاس جا کر بیٹھ گئی تھی جو اکیلی نروس سی اُنکے اُلٹے سیدھے سوالوں کے جواب دیتی خود کو اماں بی سمجھ رہی تھی۔

" شفاء کی شادی" دل ایک دم گھبرایا تھا بال کو زور سے دیوار پر ھٹ کرتا شفاء کے کمرے کی طرف بھاگا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" آرہی ہوں یار دو منٹ تیار تو ہو جاؤں" دروازہ ناک کرنے پر اُسکی جھنجھلائی ہوئی آواز میں جواب سن کے تیوری چڑھا کے بند دروازے کو ہی گھورا

" شفاء دروازہ کھولو ، میں ہوں" رمیز نے آواز میں نرمی رکھنے کی کوشش کی۔شفاء کے تیزی سے چلتے ہاتھ تھم گئے تھے

" ہنہ۔۔۔اب بھی جاؤ اپنی پرکٹی دوشیزاؤں کے پاس" اندر سے ہی جل کے جواب دیتی دروازہ کھولا مگر رمیز کی آنکھوں کی سرخی سے حیران ہوئی

" تم۔۔تم کس سے پوچھ کے ان لوگوں کے سامنے نمائش کرنے جا رہی ہو اپنی" ادھ کھلے دروازے کو پاؤں مار کے پورا کھولتا اُسکے روبرو ہو کے دھاڑا تھا

" ت تمہیں کیا، میں جس مرضی....." شفاء سہی معنوں میں ڈر گئی تھی

" تم اس کمرے سے اس حلیئے میں نکلی تو ٹانگیں توڑ دونگا تمہاری" اُسکی تیاری پر نظریں چرا کے دھمکی دی۔جو ہلکے گلابی رنگ کی ٹاپ اور بلیو جینز میں مفلر گلے میں ڈال کے بال دونوں کندھوں پر پھیلائے بنا میک اپ کے بہت پیاری لگ رہی تھی۔

" میں جاؤں گی" تیکھی نظروں سے دیکھ کے واپس شیشے میں دیکھتی لپسٹک لگانے لگی

" شفاء، باہر صرف وہ عورت نہیں اُسکے ساتھ لڑکا بھی ہے" نہ چاہتے ہوئے بھی آرام سے کہنا پڑا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" کیا مسئلہ ہے خود جو ہزاروں لڑکیوں پر دن رات مرتے ہو۔۔۔تب کیا ہوتا ہے؟" کندھے اچکا کے دل ہی دل میں اُسکی حالت پر ہنسی دبائی

" شفاء سمجھنے کی کوشش کرو یار، میں تو بس یونہی میرا مطلب آج تک کسی لڑکی کو دیکھا تک نہیں ہے میں نے" رمیز کو سمجھ نہیں آرہا تھا کیسے اسکو بس اسی کمرے میں قید کر دے کچھ دیر کے لیے۔

" ہاں میں بھی بس یُونہی، اپنا اڈیشن دینا چاہتی ہوں" طنزیہ نظروں سے گھور کے بیڈ پر بیٹھ کے اپنے گلابی اسٹرپس والی سینڈل پہننے لگی

" تم، اس طرح نہیں جاسکتی شفاء" کسی طرح بھی اسکو نہ مانتا دیکھ چبا چبا کے بولتا دروازے کی طرف بڑھا

" پیچھے ہٹو" تیزی سے دروازے کا ہینڈل پکڑ کے اُسکی آنکھوں میں دیکھ کے دبے دبے غصے سے بولی کیونکہ رمیز اسکو کمرے میں لاک کرنے والا تھا

" تم میرے علاوہ کسی سے شادی نہیں کروگی یار" دھیرے سے بول کے اُسکی آنکھوں میں دیکھنا چاہا مگر وہ سٹپٹا کے نظریں گھما گئی

" میں آج ہی امی سے بات کر لوں گا یار پلیز سمجھو نا اب تو" ہینڈل پے رکھے اُسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کے آہستگی سے کہا

"ک کس معاملے میں؟ تیزی سے اپنا ہاتھ کھینچ کے گھبرا کے پوچھا

" میں تمہارے علاوہ کسی کا نہیں ہوسکتا، یہ سب خود آتی ہیں، انکا مقصد پتہ ہوتا ہے مجھے۔۔۔یہ ٹائم پاس کرنا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

چاہتی ہیں یا پھر اپنے خرچ ہم جیسے معصوموں سے نکلوانا چاہتی ہیں، ان میں سے پتہ نہیں کتنی توفیک آئی ڈی ہوں گی یار۔۔۔میں تو انکو سبق سیکھا کے قسم سے خود بلاک کر دیتا ہوں، دیکھو میری بلاک لسٹ" فوراً میسنجر کھول کے بلاک لسٹ نکال کے اُسکے سامنے کی جہاں لمبی لائن تھی عجیب عجیب ڈی پی اور ناموں والی لڑکیاں کسی اچھے گھرانے کی تو بلکل معلوم نہیں ہو رہی تھیں۔ شرم سے سرخ ہوتی موبائل کھینچ کے اسکو گھورا جو اُسکی حالت پر خفیف سا مسکرا دیا تھا

" نہیں یقین تو چیٹ بھی پڑھوا دوں؟ نچلا لب دبائے معصومیت سے پوچھنے پر شفاء جھنجھلا کے باہر نکل گئی تھی۔

" یار اب تو نہیں جاؤ۔۔۔اور کیسے یقین دلاؤں تمہیں" حیرت سے پیچھے لپکا

" مجھے تم پر بلکل یقین نہیں ہے ٹھرکی بندر" اتنے سالوں سے رمیز نے اسکو جلایا تھا اب شفاء کی باری تھی تب ہی ہنسی دبا کے سنجیدگی سے کہتی اُسکا ہاتھ جھٹک کے ہال میں چلی گئی تھی۔

" آؤ آؤ۔۔۔ماشاءاللہ چاند کا ٹکڑا ہے یہ تو سچ میں" ہال میں بیٹھی وہ خاتون نے شفاء کے کچھ زیادہ ہی صدقے واری جاتی اسکو جھپی ڈال کے اپنے پاس ہی بٹھایا

" دب گئی میں" نظروں ہی نظروں میں حمائل کو دیکھ کے التجاء کی موٹی خاتون کا آدھا وزن اپنے اوپر محسوس کرتی سانس رک رہی تھی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" آنٹی جی، آپ نے تو کچھ کھایا ہی نہیں یہ بھی لیں نا" حمائل اور عشاء فوراً اُنکی طرف لپکے شفاء کو آزاد کروا کے کباب کی طرف متوجہ کیا

" جب سے آئیں ہیں کھا ہی رہی ہیں" میشا نے زیرِ لب سنا کے شفاء کو گھورا جو اب پچھتا رہی تھی کیونکہ سامنے بیٹھا لڑکا ٹکر ٹکر اُسے ہی دیکھتا شرمانے کی اداکاری کر رہا تھا۔

" ہے بھائی۔۔۔۔ نکالئے؟ میشا نے اس بھائی کا ارتکاز محسوس کر کے ہتھیلی پھیلائی

"ک کیا؟ بوکھلا کے دیکھا

" ٹیکس، کیونکہ ہمارے گھر میں اس عجوبہ کو دیکھنے کے لیئے بھی ٹیکس لگتا ہے" آنکھیں پٹپٹا کے کہنے پر حمائل سمیت سب کا قہقہ نکلا جب کہ خاتون اور اُسکا شکل سے ہی آوارہ بیٹا منہ کھولے ان لڑکیوں کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگے

رمیز نے بھی حیران ہو کے واپس ہال کی طرف قدم بڑھائے، اور وہیں کھڑے ہو کے اپنی شرارتی لڑکیوں کی کارروائی دیکھنے لگا کیونکہ آج پورا گھر انکے رحم و کرم پر جو تھا۔ گھر کے سارے بڑے پنڈی گئے ہوئے تھے ۔انوشے اور امان کا پتہ کرنے جب کہ صبیح کو واپس لانے کے لیئے۔

" ہائے پیاری ہی اتنی ہے میری ہونے والی بہو" زبان میں چاشنی بھر کے دوبارہ شفاء سے لپٹی۔

" بیٹا کیا کرتی ہو سارا دِن ؟ اُنگلی سے اُسکی ٹھوڑی پکڑ کے چہرہ اٹھا کے پچکارا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" بس آنٹی جی ایک جاب کرتی ہوں، اچھا خاصا کما لیتی ہوں اسی سے " نظریں جھکائے جواب دیا رمیز کی آنکھیں اُبل کے باہر کو آئیں باقی سب نے ہنسی دبائی

" میں صدقے، میں واری اتنی پیاری لڑکی کو کیا ضرورت جاب کی باپ اتنا تو کماتا ہے مگر آج کل اپنے پیروں پر کھڑا ہونا بھی اچھی بات ہے " آنٹی کی تو دلی خواہش پوری ہوئی تھی چٹاچٹ گال چومے

" کیا کام کرتی ہیں " لڑکے نے بھی شرماتے ہوئے حصہ ڈالا

" وہ جی بس دو تین گروپس میرے انڈر چلتے ہیں، صبح صبح دو تین پوسٹیں کرتی ہوں شام تک دو چار لائکس اور ایک دو کمنٹس کما لیتی ہوں، اللہ کا شکر اچھا گزارا ہو رہا ہے " شرمائی شرمائی سی جواب دے کے ہنسی دبائی آنٹی نے تو جھٹ سے خود سے الگ کیا جب کہ لڑکا بد مزہ ہوتا اپنی امی کو دیکھنے لگا۔ جو سہانے خواب دکھا کے ہی یہاں رشتہ لے کے آئیں تھیں

" اُمید ہے آپکو ہماری لڑکی بلکل پسند نہیں آئی ہو گی، اب آپ لوگ جا سکتے ہیں " اس سے زیادہ رمیز ان لوگوں کو برداشت نہیں کر سکتا تھا تب ہی سنجیدگی سے اس لڑکے کے سامنے کھڑا ہو کے باہر جانے کا راستہ دکھایا

" ہاں ہاں ہمیں بھی تمہاری نفسیاتی لڑکی نہیں چاہیئے " اپنا پرس بغل میں دبا کے ہنکارا بھرا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" اپنے نکھٹو بیٹے پر محنت کر لیں آپ۔۔۔ ہماری لڑکی نفسیاتی نہیں آپکا بیٹا ہے جو بیوی کے کندھوں پر سوار ہو کے آرام دہ زِندگی گزارنے کا خواہشمند ہے" رمیز کو غصے میں دیکھ کے چاروں لڑکیوں نے ایک دوسرے کو گھورا

" چل ہٹ۔۔ شہزادہ بیٹا میرا کیوں کام کرے گا کوئی" اپنے بیٹے کو بازو سے پکڑ کے رمیز کو جواب دے کے چلتی بنی

" اپنے شہزادے کو گھر میں ہی رکھیں۔۔۔۔ آج کل بری نظر کسی کی بھی لگ جاتی ہے" پیچھے سے ٹھوکا دیا وہ سر جھٹکتی گیٹ سے نکل گئیں جب کہ لڑکیوں کا ہنس ہنس کے برا حال تھا۔

" کیا تھا یہ سب؟؟ حمائل آپ بھی انکے ساتھ؟ سنجیدگی سے سینے پر بازو باندھ کے میشا اور عشاء کو دیکھا پھیر حمائل پر حیرت ہوئی

" افوا تنے مزے کا سین بن رہا تھا ابھی تو اور تم نے خراب کر دیا، لالچی خاتون تھیں اور اپنی شفاء کے پیچھے ہاتھ دھو کے پڑی ہوئی تھیں۔ ہم نے سوچا آج گھر پے کوئی نہیں ہے تو کیوں نا انکو سبق سکھایا جائے" میشا اور عشاء نے صوفے پر لیٹ کے مزے سے اپنے ارادے بتائے۔ جس نے تاسف سے سر ہلا کے ایک نظر شفاء کی طرف دیکھا۔ جو بے نیازی نمکو کی پلیٹ گود میں رکھ کے کھانے میں لگی رہی۔

دل ہی دل میں خود پر غصہ بھی آیا جو آج اِس کے سامنے اپنا آپ عیاں کر دیا تھا اب یہ اسکو بخشے گی تو نہیں اور

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہوا بھی یہی اُس نے سب کو بتا دیا تھا۔ بلکہ آتے جاتے اسکو تنگ کرنے کا ایک موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتی تھی۔

رمیز سے سارے بدلے سود سمیت واپس لیئے تھے۔

آج پھر چاروں لیٹ ہو گئیں تھیں۔۔ وجہ امبر تھی جو آج پہلی دفعہ رات کو اپنی دوستوں کے ساتھ انکے گھر رکی تھی۔ ارادہ گروپ اسٹڈی کا تھا مگر پوری رات یہ لوگ پارٹی کرنے کے بعد فجر کے بعد سوئے تھے تب ہی آج کچھ زیادہ لیٹ ہو گئی تھیں۔ رمیز نے گاڑی کے ہارن پر ہاتھ رکھے جھنجھلا کے باہر دیکھا۔ جہاں وہ پانچوں آگے پیچھے ایک دوسرے کو دھکے مارتی گاڑی میں پہنچی

" گاڑی جلدی چلاؤ گبر ہمیں پانچ منٹ میں کالج پہنچا دو پلیز تم ہماری کھڑوس میم کو نہیں جانتے کلاس سے ہی باہر کر دیتی ہیں " آئی بھی خود لیٹ تھیں اور اب چڑھائی بھی رمیز پر کی ہوئی تھی۔

اور پھر گاڑی میں نہ ختم ہونے والی جنگ شروع ہو گئی تھی کم اگر لڑکیاں نہیں تھیں تو آگے بھی انکے جیسا ہی نمونہ تھا۔

رمیز کا اپنا لیکچر نکل گیا تھا اسلیے جان بوجھ کے پندرہ منٹ کا سفر چالیس منٹ میں کاٹا اُنکی گھوری کو نظر انداز کرتے جیسے ہی پانچوں اُتری گاڑی بھگا کے لے گیا تھا۔

" یار اتنی دیر ہو گئی، اب نہیں جاتے کلاس میں " شفاء نے جل کے ابھی کہا ہی تھا جب راؤنڈ پر نکلی میم انکی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سامنے کھڑی ہو کے گھورتی رہیں

۔" کہاں سے آ رہی ہے شاہی سواری ؟طنزیہ پوچھنے پر پانچوں لائن سے کھڑی ہو گئیں ۔

" بادشاہ اکبر کے تاج محل سے " میشا نے زیرِ لب جواب دیا جو میم کے کانوں تک تو نہیں پہنچا البتہ باقی چاروں کی دبی دبی ہنسی نکلی

" میم شاہدہ کی سٹوڈنٹس ہیں نا آپ پانچوں " کرخت لہجے میں کہتیں اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا

" آج کا دن ہی منہوس ہے " عشاء نے مرے مرے انداز میں کہا تو سب نے تائید میں گردن ہلای

" اللہ دو ظالم خواتین کے تشدد سے بچا لے مجھے پلیز " امبر نے ہلکی آواز میں دعا مانگی

" اور ہمیں ؟" حمائل نے بازو پر زور سے چٹکی کاٹی

جسکی چیخ پر میم مڑ کے تنبیہہ نظروں سے گھور کے واپس سامنے دیکھتیں روم میں داخل ہوئیں پیچھے پانچوں مختلف دعاؤں کا ورد کرتی بالآخر اس کالج کی ہٹلر ٹیچر کے سامنے کھڑی اپنی کلاس پر ایک نظر ڈالی جو ہنسی دبائے ان معصوم مجرموں کی ہونے والی بے عزتی کو انجوائے کرنے کے لیے فل ریڈی تھی۔اور ہوا بھی وہی میم شاہدہ نے تو اُنکی جو کلاس لی۔اچھی طرح ڈانٹ کے جب دل بھر گیا تو پورے ہفتے کے لیے اپنے لیکچر میں نہ بیٹھنے کی سزا سنائی تھی۔

" جس پر پانچوں کی باچھیں کھلی تھیں۔جب کہ میم نے اپنی طرف سے بڑی سخت سزا دی تھی ساتھ ہی کلاس سے باہر جانے کا اشارہ کرتیں اپنی کُرسی پر بیٹھ گئیں تھیں۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اُنکے مطابق اتنی ڈانٹ کے بعد پانچوں پے کوئی اثر ہوا ہو گا مگر وہ تو مرے مرے قدموں سے کلاس سے نکلی تھیں مگر کوریڈور تک پہنچتے ہی ڈانس کرنا شروع کر چکی تھیں۔ اندر بیٹھی کلاس یہ منظر دیکھ کے ہنسی دبانے کے چکر میں پکڑی گئیں۔۔۔اب میم شاہدہ اُن پر برس رہی تھیں۔

" ہائے شکر پورا ہفتہ سکون سے گزرے گا" ہنستے ہوئے کنٹین میں آ کے لوٹ پوٹ ہوئیں

" پورے دو سال انکے ان میم کے ساتھ تعلقات ناساز رہے تھے۔ وجہ انکی نیچر تھی، جو پڑھاتی بھی نہیں تھیں بس اپنے روعب میں رکھنا چاہتی تھیں آدھے کالج کو ڈرایا ہوا تھا۔

" یار میم خود تو موبائل پے گپیں لگاتی رہتی ہیں، بچوں کو اویں ڈانٹ دیتی ہیں" شفاء نے منہ بنایا

" چپ۔۔۔۔۔۔ ٹیچر ہیں اپنی" حمائل نے شرارت سے گھورا تو سب کا قہقہ نکلا مگر فوراً ہونٹوں پر اُنگلی رکھ کے سموسوں کا آرڈر دیتی مزے سے انتظار میں ٹیبل بجا بجا کے گانے گاتی رہیں۔

آج یوں کلاس سے بے عزت ہو کے نکلنا بھی ان جھلی لڑکیوں کو ایک بڑا اعزاز لگ رہا تھا۔

مجھے اپنے سرہانے پر تھوڑی سی جگہ دے دو،

مجھے نیند نہ آنے کی کوئی تو وجہ دے دو"

امان نے شرارت سے اُسکے تکیے پر لیٹ کر انوش کا ایک ہاتھ تھام کے اپنے سینے پر رکھا تا کہ اب یہاں سے بھی نہ بھاگ جائے۔ اتنے دن گزر گئے تھے مگر انوش کی ناراضگی ہنوز قائم تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ امان کی حرکت پر چند سیکنڈز تو گھورتی رہی مگر آنکھوں میں تیزی سے آنسو جمع ہونے لگے تو فوراً سینے سے لگی

" انوش... کیا ہوا، اچھا بابا سوری نا اب ہمیں کیا پتہ تھا ہم روسٹ ہونے جا رہے ہیں؟ آہ" امان کے کندھے پر دھپ سے مکہ لگا تھا

" امان، میں نے کبھی بتایا نہیں ہے مگر میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی" کالر دبوچے خوفزدہ سی بولی تو امان مسکرا دیا۔ بنا کچھ بولے آج کھل کے رونے دیا۔

" بہت بری ہوں نا میں، اب کبھی نہیں ماروں گی۔۔۔ لڑوں گی بھی نہیں اور ہاں ناراض بھی نہیں رہوں گی کبھی مگر ابھی میں ناراض ہوں"

" باپ رے۔۔۔ عجیب لڑکی ہو یار یہ بتانے کے لیے کہ اب ناراض نہیں ہو گی۔۔۔ تو اسکے لیئے بھی ناراض ہو کے دکھا رہی ہو" شرارت سے کہنے پر اُس نے ایک دفعہ پھر زور سے مکہ مارا

" اُوپس۔۔۔ پھر سے مار دیا" زبان دانتوں تلے دبائی

" تم ایسی ہی رہنا ہمیشہ لڑتی، جھگڑتی روٹھی ہوئی بیگم کو منانے کا بھی تو اپنا ہی مزہ ہے" اپنی پناہ میں لے کے شرارت سے کہا تو وہ بھی دل کھول کے مسکرا دی تھی۔

" اس تاریخ کی خاص وجہ؟" صبیح کو آئے تین دن ہو گئے تھے۔ حمائل کے ایگزیم ہونے والے تھے تب ہی زبردستی اسکو پڑھنے کے لیئے بٹھایا ہوا تھا۔ پورے بیڈ پے کتابیں پھیلائے بورنگ کیمسٹری کے رٹے لگانے میں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

مصروف تھی جب صبیح کو اُسکی کتاب پر لکھی تاریخ اور نیچے جلی حروف میں لکھی سطریں نظر آئی تھیں

" یہ بس میں کشمکش میں تھی تب لکھی تھی، سوچا تھا ہر مہینے کی اس تاریخ کو دیکھا کروں گی اب میری زندگی کس ڈگر پے دوڑ رہی ہے" ذرا سا اُچک کے صبیح کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا

" تو پھر کس ڈگر پے ہے" شرارت سے پوچھنے پر حمائل نے منہ بنایا

" خود دیکھ لیں" بکس کی طرف اشارہ کیا تو صبیح کا قہقہ نکلا

" ابھی دو گھنٹے مزید پڑھنا ہے آپ نے، تب جا کے چھٹی ملے گی " صبیح کے تنگ کرنے پر حمائل نے بھی ناک چڑھا کے جواب میں تنگ کیا

میں آپ سے محبت کرنا نہیں چاہتی، مگر ہوتی جا رہی ہے۔۔۔۔ کھڑوس ہی"

" اور میں محبت کرنا چاہتا ہوں، مگر مجھے محسوس نہیں ہوتی، میری معصوم بیگم " صبیح نے بھی دل جلانے والے انداز میں کہہ کے اپنی طرف کھینچا تو وہ کھل کھلا کے ہنس دی

" آپکو بُرا نہیں لگا" کلائی پکڑ کے کھینچ کر بھنوؤ اُچکائی"

نہیں، آپ جتنے بڑے دل کے مالک ہیں، میری جیسی دو تین مزید آئیں تو بھی ہم ایڈجسٹ کر لیں گی" شرارت سے کہتی کلائی چھڑوا کے بھاگ گئی تھی"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ابھی بھی جھلی ہی ہیں۔۔۔ کس نے کہا سمجھدار ہو گئیں آپ" دوپٹے سے واپس اپنی طرف کھینچ کے تھوڑی دیر پہلے والی بات یاد دلائی جب صبیح کے ہاتھ حمائل کا وہی سکارف لگ گیا تھا جس پے اُسکا آٹو گراف تھا۔اور حمائل نے فرمایا تھا" دیکھیں تب تو میں جھلی تھی،اب ایسی ویسی لڑکی نہیں سمجھئے گا اب میں سمجھدار ہو گئی ہوں" صبیح تب بھی نا جانے کتنی دیر ہنستا رہا تھا۔

اور اب جب بازوں میں تھی اپنی زِندگی تو کیوں نا خدا کا شکر ادا کرتا۔

عقیدت سے حمائل کے ماتھے کو لبوں سے چھوتا دل سے مسکرا دیا تھا۔

صبیح، بھابی مجھے بلا رہی ہیں" حمائل نے کال بند ہوتے ہی پریشانی سے بتایا

" کیا ہوا؟ خلافِ معمول صبیح نے بھڑکے بغیر وجہ جاننی چاہی۔ مگر حمائل بھی نہیں جانتی تھی تب ہی صبیح خود اُسکے ساتھ بھابی کے گھر اسکو چھوڑنے آیا تھا۔

" حمائل کچھ کرو پلیز، تمھارے بھائی کو پتہ لگ گیا تو میں کہیں کی نہیں رہوں گی، وہ مجھے بلیک میل کر رہا ہے ۔۔۔ میں نے اس سے کافی پیسے لیئے تھے۔ مگر اب میں واپس کیسے کروں پلیز تم مجھے کچھ پیسے دے دو پلیز میں جلد لوٹا دونگی" لیلیٰ جس بندے سے ایک سال سے پیسے بٹورنے کا کام کر رہی تھی۔ اب اسکو خود ہی اپنی شادی کا بتا کے پھنس گئی تھی۔ لیلیٰ نے تو اسلیے بتایا تھا کہ وہ اسکی جان چھوڑ دے گا مگر وہ دھمکیوں پر اُتر آیا تھا۔ یا تو اُسکے سارے پیسے واپس کرے ورنہ وہ جس اکاؤنٹ میں پیسے بھیجتا تھا اُسکے ذریعے لیلیٰ کے گھر تک بھی پہنچ سکتا ہے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بہت سوچنے کے بعد آخر حمائل سے پیسے مانگنے کا خیال ذہن میں آیا تھا تب ہی آج اُسکے سامنے روتی ہوئی التجاء کررہی تھی۔

" بھابھی آپ نے پیسے لیئے کیوں تھے " حمائل نے پریشانی سے پوچھا

" تمہارے بھائی کو صرف اڑانے آتے تھے ۔۔۔ کبھی خرچہ میرے ہاتھ پر نہیں رکھا تھا۔ میں میری خواہشیں آخر کب تک گھٹ گھٹ کے جیتی ؟ میں نے بھی پھر اپنا آپ منوایا ہے یہ دیکھو " اپنی الماری سے سارے برانڈڈ کپڑے، جوتے جیولری نکال کے اُسکے سامنے پھینکتی جارہی تھی۔ حمائل افسوس کے سوا کیا کرسکتی تھی مگر زمین پیروں تلے تب نکلی جب صبیح کے ساتھ ارباز کو کمرے میں کھڑا پایا۔ لیلیٰ پریشانی سے ہزیانی کیفیت میں تھی ۔اسکو معاملے کی سنگینی کا اندازہ تب ہوا تھا جب ارباز نے اُسکے منہ پر تھپڑ دے کے مارا تھا۔

" بھائی " حمائل کی چیخ نکلی ۔ مگر ارباز لیلیٰ کو دو تین پے درپے تھپڑ مارنے کے بعد اب خود کو مارتا پیٹتا زمین پر بیٹھا تھا۔ آج سہی معنوں میں بھری دنیا میں خود کو اکیلا محسوس کررہا تھا۔ ناماں تھی پاس اور بیوی میلوں کے فاصلے پر کھڑی نظر آئی تھی۔ جہاں تک پہنچنا اُسکے لیئے ناممکن لگ رہا تھا۔

" بھابھی نمبر دیجئیے " صبیح ارباز کے آگے بڑھتے ہی کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔

ایک جگہ ضروری کال کرکے باقی کی ڈیٹیلز لیلیٰ سے لی اور پیسے واپس کرواکے معاملہ اندر ہی اندر رفع دفعہ کروا دیا تھا۔ فوجی بندہ تھا کیسے نا مدد کرتا پھر چاہے وہ انسان کتنا ہی برا کیوں نہ لگتا ہو۔

لیلیٰ ذہنی طور پہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہورہی تھی۔ غلطی لیلیٰ کی تھی تو ارباز کو اپنی بھی برابر کی لگی تھی تب ہی امی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کے سامنے رو کے اُنکو واپس گھر لے آیا تھا مگر لیلیٰ کا پردہ رکھ کے اُسکی ذات پر جو احسان کیا۔ وہ اسکو اپنی ہی نظروں میں ندامت سے بھرپور کر گیا تھا۔

پانچ سالوں کے بعد؛

آج اتنے سال گزرنے کے بعد بھی جہاں سب کچھ ٹھیک تھا۔ باقی دونوں بہنوں کی بھی شادی ہو گئی تھی۔ لیلیٰ ایک بلکل گھریلو بیوی کے روپ میں ارسلان کو سنبھالتی پھرتی تھی۔ ارباز کی سرد مہری میں کمی ضرور آئی تھی مگر دوریاں مٹ نہیں سکی تھیں۔

حیرت کی بات تو یہ تھی لیلیٰ جیسی لڑکی جو جب کوئی چیز ملتی نہیں تھی تو اسکو چھین کے لینے پر یقین رکھتی تھی آج صبر سے دن رات اپنے آپ میں یا ارسلان میں گم رہتی تھی۔ بنا کوئی شکایت کیے ارباز کا ہر ایک کام خود اپنے ہاتھوں سے کرتی تھی مگر ارباز کے اور اُسکے بیچ ایک اجنبیت کی دیوار جو پہلے روز کھڑی ہو گئی تھی وہ جوں کی توں تھی۔

دونوں کے لیئے شاید یہ سزا کافی تھی۔ مگر لیلیٰ کو ابھی بھی کوئی شکوہ نہیں رہا تھا۔ ارباز کا اُسکا پردہ رکھنا اور اپنے نکاح میں رکھنا ہی اُسکے لیے بہت بڑی بات تھی۔ اپنی زندگی سے کسی حد تک مطمئن ہوتی ہر حال میں اللہ کا شکر

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ادا کرنا سیکھ گئی تھی۔

عفان کی شادی میشا اور معاذ کی عشا سے تین سال پہلے ایک ساتھ ہوئی تھی۔ جب کہ رمیز اور شفاء کی شادی کو دو سال ہو گئے تھے۔

آج عفان، میشا اور عشاء، معاذ کی تیسری ویڈنگ انیور سری تھی۔ تب ہی ان لوگوں نے سب دوستوں کو کراچی انوائٹ کیا ہوا تھا۔

ایک بھرپور دن گزارنے کے بعد سب لوگوں کو اپنی پسندیدہ جگہ ساحل سمندر پر لے آئے تھے۔ جہاں مصنوعی برقی قمقے، لائٹنگ غباروں اور ہلکی پھلکی آتش بازی کے درمیان چاروں نے مل کر کیک کاٹا تھا۔

ان پانچ سالوں میں بیروزگار گینگ مطلب ان پانچوں کا بزنس ترقی کی طرف گامزن تھا۔

" چلو اپنی پارٹی کی خوشی میں کچھ سنا ہی دو" علی، منیب اور عامر بھی اپنی اپنی بیگمات کے ساتھ پارٹی میں موجود تھے۔

عشا، میشا، شفاء، امبر، حمائل بھی یہیں موجود تھیں۔

انوشے، امان اور صبیح بھی یہیں تھے۔ گو کہ سب دوست اپنے دوستوں کے ساتھ اس پارٹی کا حصہ تھے۔ باقی سب کے گھر والے بھی ایک طرف بیٹھے انجوئے کر رہے تھے۔

" ہو جائے پھر؟ عفان نے شرارت سے کہا تو منیب نے ہنستے ہوئے اپنا گٹار سمبھالا یہ جگہ آج بھی منیب کی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

علی اور عامر نے دو مائک انکی طرف بڑھائے تھے۔جو کہ انکی طرف سے سرپرائز تھا۔باقی سب تجسس سے معاذ اور عفان کو ہی دیکھ رہے تھے جو کچھ سوچتے بل آخر ایک سونگ پر متفق ہو گئے تھے۔ایک نظر سب پے ڈال کے گلا کھنکارا

" پرانی جینز۔۔۔اور گٹار" منیب کی طرف دیکھ کے شرارت سے لائن گائی سب کی طرف سے ہوٹنگ شروع ہو گئی تھی

" محلے کی وہ چھت۔۔۔اور میرے یار" دماغ میں پرانے پل گھومے تو پانچوں دوستوں کی نظریں ملی تھیں.

" وہ راتوں کو جاگنا۔۔۔۔ صبح گھر جانا کود کے دیوار" بھولی بھٹکی یاد پے سب کا قہقہ نکلا

" وہ سگریٹ پینا گلی میں جا کے۔۔۔۔وہ کرنا دانتوں کو گھڑی گھڑی صاف" عفان نے گاتے ہوئے بھی معاذ کی کمر میں مکہ مارا،بروں کی طرف سے کھنکارنا کی آواز پر سب کی دبی دبی ہنسی نکلی تھی۔

" پہنچنا کالج ہمیشہ لیٹ۔۔۔۔
وہ کہنا سر کا گیٹ آؤٹ فرام دا کلاس" لڑکیوں کا بھی کچھ یاد آنے پر ہنسی کا فوارہ نکلا

" وہ باہر جا کے ہمیشہ کہنا۔۔۔
یہاں کا سسٹم ہی ہے خراب" میشا نے ناک چڑھا کے پرانے وقت کی نقل اتاری عفان اُسکی ادا پے مسکرا دیا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" وہ جا کے کینٹین۔۔۔ٹیبل بجا کے

" وہ گانے گانا۔۔یاروں کے ساتھ "

" بس یادیں، یادیں۔۔۔یادیں رہ جاتی ہیں،

کچھ چھوٹی، چھوٹی۔۔۔چھوٹی باتیں رہ جاتی ہیں "

معاذ اور عفان کے ساتھ ساتھ سب مسکرائے تھے مگر آنکھوں میں نمی چمک رہی تھی

" وہ پاپا کا ڈانٹنا۔۔۔وہ کہنا ممی کا چھوڑیں جی آپ " بڑوں کی طرف سے بھی قہقہ نکلا تھا۔

" تمہیں تو بس نظر آتا ہے۔۔۔جہاں میں بیٹا میرا ہی خراب " معاذ کی امی نے اُسکے ابا کو دیکھا تو وہ فخر سے اپنے بیٹے کو دیکھ کے مسکرا دیئے تھی

" وہ دل میں سوچنا۔۔۔کر کے کچھ دکھا دیں "

"وہ کرنا پلاننگ روز نئی یار " سب ہنس دیئے تھے۔

" وہ لڑکپن کا پہلا پیار۔۔۔" بیک وقت عفان نے میشا، معاذ نے عشاء، رمیز نے شفاء کو دیکھا تھا۔وہیں انوشے نے بلا ارادہ صبیح کی طرف دیکھا جو اُسی کو دیکھتا مسکرا دیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

نظریں گھما کے پہلو میں بیٹھی حمائل سے ٹکرائی جو خوبصورت جذبے لیئے اُسی کو دیکھتی مسکرا رہی تھی۔ صبیح کا ماتھے سے ماتھا ٹکرانے پر جھینپ کے نظریں جھکا گئی۔ سب کو اپنی لڑکپن کی نادانیاں یاد جو آ گئیں تھی۔

" وہ دینا تحفے میں سونے کی بالیاں۔۔۔۔

" وہ لینا دوستوں سے پیسے اُدھار " اس بار لڑکیوں کا بھی انکے ساتھ قہقہہ نکلا تھا۔ عشاء نے سرخ پڑتے ہوئے معاذ کو گھورا جو دلکشی سے مسکرا دیا

" بس یادیں، یادیں، یادیں۔۔۔۔ رہ جاتی ہیں۔

کچھ چھوٹی، چھوٹی، چھوٹی۔۔۔۔ باتیں رہ جاتی ہیں "

" ایسا یادوں کا موسم چلا۔۔۔۔ بھولتا ہی نہیں دل میرا "

بس یادیں □

اور کچھ چھوٹی باتیں!

"علی حیدر"

سب کی آنکھیں نم مگر ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔ یادیں ہوتی ہی ایسی چیز ہے جو اچھی ہوں یا بری مگر انسان کو ایک الگ ہی دنیا میں لے جاتی ہیں۔

معاذ اور عفان کی پرفارمنس ختم ہو چکی تھی پانچوں دوست ہنسی مذاق کرتے نظر آ رہے تھے۔ لڑکیاں اپنے ساتھ حمائل کو بھی کھینچ کے لے گئی تھیں۔ سب کے چھوٹے چھوٹے بچوں کی ابھی سے دوستی تھی۔ تب ہی الگ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

پارٹی بنائے ریت میں کھیلتے پھر رہے تھے۔

صبیح نے ذرا سی نظر ترچھی کر کے انوشے اور امان کی طرف دیکھا آج تک دونوں سے دوستی اٹوٹ رہی تھی ،واپس مسکرا کے حمائل کی طرف دیکھا نظریں ملنے پر وہ خوبصورتی سے مسکرا کے نظریں جھکا گئی تھی۔ صبیح کی آنکھوں میں ناجانے کتنے ہی خوبصورت پلوں کی فلم سی چلی تھی۔

"دوستی کیا ہے؟

دوستی۔۔۔ عشق ہی تو ہے۔

اور عشق معصوم ہی تو ہوتا ہے بلکل دوستی کی طرح۔

کون کہتا ہے عشق ظالم ہے؟ کون کہتا ہے عشق ہو تو انسان در در کی ٹھوکریں کھاتا ہے؟

ایک در پر رہو تو عشق ایمان بن کے رگوں میں دوڑتا ہے، در در پے روندتا نہیں ہے۔

وہ ایک در۔۔۔۔ جو صرف اللہ کا ہے، اُس پر اور اُسکی مصلحت پر یقین ہو تو ہر انسان اپنے میسر رشتوں کی قدر کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

کیونکہ، قدر کرنا ہی تو کسی بھی رشتے سے دوستی ہے اور دوستی عشق ہے۔۔۔ اور عشق، عشق تو معصوم ہے نا "

ختم شد

اور یہاں میرے دوسرے ناول کا سفر بھی ختم ہو گیا ہے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بالآخر اس ناول کی ہیپی انڈینگ رہی جسکی وجہ یہی ہے کہ کسی بھی کہانی کا اختتام دکھوں پر ہو تو وہ کہانی ادھوری لگتی ہے۔

جب اللہ کسی بھی شے کو اُسکی طاقت سے زیادہ آزمائش میں نہیں ڈالتا، تو انسان کیسے خود کو دکھوں کا مارا سمجھ کے مایوس ہو سکتا ہے؟ کیسے جینا چھوڑ سکتا ہے؟ اللہ ہمیں صبر اور شکر کرنے والا بنائے اور ہمارا حامی و ناصر ہو۔ امین

فی امان اللہ۔

دعاؤں کی طالب

"عائشے کرن راجپوت"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com